الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد 25 — جمعۃ المبارک 21 ستمبر 2018ء — 10 محرّم 1440 ہجری قمری ❁ 21 تبوک 1397 ہجری شمسی — شمارہ 38

الٰہی رُعب

غزوہ ذات الرقاع کے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے کہ غورث بن حارث نے آپؐ کی تلوار اٹھالی اور آپ کو جگا کر کہا کہ تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچائے گا۔ آپؐ نے فرمایا ''اللہ''۔ یہ الفاظ ایسے پُرشوکت اور پُررعب تھے کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گرگئی۔ آپؐ نے وہ تلوار اٹھالی اور پھر اسے معاف کردیا۔

(مسند احمد بن حنبل)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیارِ اُمّت کا زمانہ جو تین صدیوں تک تھے نصف دن کے نصف کے مشابہ ہے یعنی عصر کا وقت جو متوسط دنوں میں تین گھنٹے کا ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ کی تقدیر اور اس کی حکمت کے مطابق تاریک رات آ گئی جو ظلم اور جَور سے بھری ہوئی تھی اور وہ ایک ہزار سال تک چلتی چلی گئی۔ پھر اس کے بعد خدائے رحمٰن کے فضل سے مسیح موعود کا سورج چڑھنا مقدر تھا۔ پس یہ معنٰی اُس عصر کے ہیں جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اور یہی وقتِ عصر کی حقیقت ہے جو ہم پر ظاہر ہوئی ہے۔

''اور آپ ﷺ کے بہترین متبعین کے سلسلہ کو اس مدّت تک لے گیا جو اس نصف مدّت کا نصف ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی گئی یعنی تین صدیوں تک جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد تین سو سال گزرے۔ پس موسیٰ کی امت کا زمانہ کامل اور تمام دن کے مشابہ ہے اور اس کی صدیوں کی تعداد دن کی گھڑیوں کی تعداد کے برابر ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی اُمّت کا زمانہ فِیۡ حَدِّ ذَاتِہٖ اس دن کے نصف کے مشابہ ہے لیکن خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیارِ اُمّت کا زمانہ جو تین صدیوں تک تھے نصف دن کے نصف کے مشابہ ہے یعنی عصر کا وقت جو متوسط دنوں میں تین گھنٹے کا ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ کی تقدیر اور اس کی حکمت کے مطابق تاریک رات آ گئی جو ظلم اور جَور سے بھری ہوئی تھی اور وہ ایک ہزار سال تک چلتی چلی گئی۔ پھر اس کے بعد خدائے رحمٰن کے فضل سے مسیح موعود کا سورج چڑھنا مقدر تھا۔ پس یہ معنٰی اُس عصر کے ہیں جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اور یہی وقتِ عصر کی حقیقت ہے جو ہم پر ظاہر ہوئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی قربِ قیامت بالکل صحیح بات ہے جو قرآن کریم سے ثابت ہے اور اہل عرفان (عارفوں) کے نزدیک قرآن مجید کی مختلف توجیہات ہوسکتی ہیں۔ پس ایک پہلو یہ ہے اور ایک پہلو وہ ہے۔ اور غور کرنے پر دونوں درست ہیں اور اس کا انکار جاہل، اندھے اور سرکشی کے پردوں میں اسیر متعصب کے سوا کوئی نہیں کرسکتا کیونکہ جو معنے اپنے بیان میں ہم نے پہلے ذکر کئے ہیں ان سے ان بعض اشکال سے نجات ملتی ہے جو عرفان کے بعض پیاسے دلوں میں شیطان کے بار بار کے وساوس سے خلجان پیدا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ معنے بخاری اور مؤطا کی حدیث کو معترضین کے اعتراض سے بچاتے ہیں اور اس معترض کے اعتراض سے بھی بچاتے ہیں جو تنقید کی خاطر ہر وقت اسلحہ لٹکائے پھرتا ہے۔ معترض کا اعتراض یہ ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اسلام کے زمانہ کو عصر کے وقت سے تشبیہ دی جائے جبکہ اِس دین کا زمانہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے برابر ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے دین کے زمانہ سے زیادہ ہے بلکہ اس عصر کے وقت تک اس کے دگنے زمانہ سے بھی بڑھ گیا ہے۔ پس اس مذکور زمانہ کی نسبت سے عصر کے بیان شدہ معنے کیسے درست ہوں گے بلکہ یہ بیان کھلا کھلا خلافِ واقعہ اور جھوٹ کی انواع میں سے بدترین ہے اور اعتراض کا دامن تو اس ممنوع حد سے بھی آگے بڑھ گیا ہے کیونکہ نزول عیسیٰؑ، خروجِ دجّال اور یاجوج و ماجوج کے نکلنے کی خبر جس کا اکثر عوام الناس انتظار کررہے ہیں اس کا جھوٹ اس ذکر سے بالبداہت اور بالضرورت ثابت ہوجاتا ہے کیونکہ عصر کا وقت گزر چکا بلکہ مِلّتِ موسویہ کے زمانہ کے تناظر میں بغیر کسی شک و شبہ کے اس سے چار گنا وقت گزر چکا ہے۔ پس ان پیشگوئیوں کے ظہور کے لئے اب کوئی وقت باقی نہیں رہ گیا اور ان خبروں کے منتظر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ یہ سب خبریں درحقیقت بالکل جھوٹ ہیں اور ان کی تصدیق کا کوئی راستہ باقی نہیں رہا سوائے اس کے کہ یہ کہا جائے کہ یہ پیشگوئیاں پوری ہوچکی ہیں اور نازل ہونے والا عیسیٰ نازل ہوچکا۔ نیز دجّال کا خروج بھی ہوچکا اور یاجوج و ماجوج بھی ظاہر ہوگئے اور ان کا دنیا میں پھیل جانا اور ان کا پھلانگنا اور ان کا عروج پورا ہوگیا۔ اور وہ تمام خبریں پوری ہوگئیں جو مقدر تھیں۔ اور رسول وقت مقررہ پر لائے جاچکے۔ اور جب ہم قرونِ ثلاثہ کی حد بندی کو مدنظر رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ اُمتِ موسیٰ کا زمانہ ان تینوں امتوں میں سے سب سے لمبا زمانہ تھا اور عیسیٰ علیہ السلام کی اُمّت کا زمانہ اس سے نصف تھا اور اس اُمّت کے بہترین لوگوں کا زمانہ مذکورہ نصف کا نصف تھا تو مذکورہ اعتراض باطل ہوجاتا ہے اور اس شخص پر حقیقت کھل جاتی ہے جو سلیم فطرت اور صحتِ نیّت سے حق کو معلوم کرنا چاہتا ہے اور قطعی اور یقینی طور پر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ امّت محمدیہ مرحومہ کا زمانہ امّت موسیٰؑ اور امت عیسیٰؑ کے زمانہ سے فی الحقیقت کم ہے [حاشیہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرمادی ہے کہ ان امتوں سے مراد جو پہلے گزر چکیں یہود ونصاریٰ ہیں۔ پس جھگڑنے والے کے لئے کوئی راہ باقی نہیں۔ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ''فَمَنۡ'' (کہ ضَالِّین یہود و نصاریٰ کے سوا اور کون ہیں) نہیں سنا۔ پس غور وفکر سے کام لے۔ پھر ہم بطور تنزّل کہتے ہیں کہ ہمارے نبی مصطفیٰؐ کی بعثت کا وقت دوسری امّتوں کی نسبت سے عصر کا ہی وقت تھا کیونکہ پانچویں ہزار کی نسبت جو دنیا کی عمر یعنی سات ہزار سے ہے اس نسبت کے مشابہ ہے جو وقتِ عصر سے پائی جاتی ہے۔ جو بغیر اختلاف کے پہلے گزر چکا ہے۔ اور یہ اس طرح ہے کہ جب بعض علاقوں میں سورج کے طلوع و غروب پر نظر کر کے دن کی کم از کم مقدار سات گھنٹے لی جائے اور آپ جانتے ہیں کہ بعض دور دراز علاقوں میں دن اسی قدر ہوتا ہے جیسا کہ عقل مندوں پر مخفی نہیں۔ پہلی صورت میں ہم نے دن کو زیادہ گھنٹوں کے حساب سے شمار کیا اور دوسری صورت میں کم از کم ساعات کے اعتبار سے اور ہمیں اختیار ہے جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے۔]''

…………(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 244 تا 248۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

امیرالمومنین حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی ستمبر 2018ء

مسجد فضل (لندن) سے روانگی۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکز ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

یکم ستمبر 2018ء بروز ہفتہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی (Germany) کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے نو بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ ہر ایک شخص اپنے پیارے آقا کے شرف زیارت سے فیضیاب ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب حاضرین کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں چار گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے ایک ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔

Dover برطانیہ کی ایک مشہور بندرگاہ ہے۔ لندن اور اس کے اردگرد کے علاقوں اور شہروں میں آباد لوگ یورپ کا سفر بذریعہ Ferries اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔ Dover شہر سے گیارہ میل قبل Folkestone کے علاقہ میں وہ مشہور Channel Tunnel ہے جو برطانیہ اور فرانس کے ساحلی علاقوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس Tunnel (سرنگ) کے ذریعہ کاریں اور دیگر بڑی گاڑیاں مع مسافر بذریعہ ٹرین فرانس کے ساحلی شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔ آج کا سفر بھی اسی چینل ٹنل کے ذریعہ تھا۔

لندن سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت احمدیہ یوکے)، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (مبلغ انچارج یوکے)، مکرم مرزا محمود احمد صاحب (مرکزی آڈیٹر)، مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص)، مکرم عمران ظفر صاحب (مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ یُوکے) اپنی خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ پچپن منٹ کے سفر کے بعد گیارہ بجکر پچیس منٹ پر چینل ٹنل آمد ہوئی۔ لندن سے ساتھ آنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔

بعد ازاں امیگریشن اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد کچھ وقت کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ قریباً بارہ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین پر بورڈ کی گئیں۔ ٹرین بارہ بجکر سات منٹ پر 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر Calais کے لئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ کی کل لمبائی 31 میل ہے اور اس میں سے 24 میل کا حصّہ سمندر کی تہ کے نیچے ہے۔ اس سرنگ کا گہراترین حصّہ سمندر کی تہ سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک کسی سمندر کے نیچے بننے والی سرنگ میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی سرنگ ہے۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق ایک بجکر چالیس منٹ پر ٹرین فرانس کے شہر Calais پہنچی۔ (فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے) ٹرین رکنے کے قریباً پانچ منٹ بعد گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں جماعت فرانس اور جماعت جرمنی سے آئے ہوئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا۔

فرانس سے مکرم اشفاق ربّانی صاحب (امیر جماعت فرانس)، مکرم محمد اسلام دوبری صاحب (نائب امیر جماعت فرانس)، مکرم فہیم احمد نیاز صاحب (نیشنل جنرل سیکرٹری)، مکرم منصور احمد ظفر صاحب (نیشنل سیکرٹری تربیت)، محمد ظفراللہ صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ فرانس) اور ہارون رشید صاحب (مہتمم عمومی خدام الاحمدیہ فرانس) اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔

جبکہ جرمنی سے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، مکرم صداقت احمد صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب (نیشنل جنرل سیکرٹری و افسر جلسہ سالانہ جرمنی)، مکرم حسنات احمد صاحب (صدر خدام الاحمدیہ جرمنی)، مکرم احمد کمال صاحب (نائب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی)، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب، مکرم جری اللہ صاحب (مبلغ سلسلہ و نائب جنرل سیکرٹری) اور مکرم انچارج صاحب سیکیورٹی ٹیم اپنے خدام کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے کے لئے موجود تھے۔

یہاں پہنچنے کے بعد بغیر رُکے سفر آگے جاری رہا۔ پروگرام کے مطابق چند کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد موٹروے پر ہی ایک ہوٹل Holiday Inn میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جماعت فرانس نے اس کا انتظام کیا تھا۔

دوپہر دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم امیر صاحب فرانس، مکرم نائب امیر صاحب فرانس، مکرم امیر صاحب جرمنی، مبلغ انچارج صاحب جرمنی اور جنرل سیکرٹری صاحب جماعت جرمنی نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے ریسٹورنٹ کے ایک علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد یہاں سے آگے فرینکفرٹ کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔ روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے امیر صاحب فرانس سے مختلف امور کے حوالہ سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور تین بجکر دس منٹ پر فرینکفرٹ (جرمنی) کے لئے روانگی ہوئی۔ اور یہاں Calais سے 55 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد فرانس کا بارڈر کراس کر کے ملک بیلجیم میں داخل ہوئے۔ اور راستہ میں آخن (Aachen) کے مقام پر قریباً ساڑھے چھ بجے بیلجیم کا بارڈر کراس کر کے جرمنی میں داخل ہوئے اور مزید کچھ سفر کے بعد یہاں ایک ریسٹورنٹ کے پارکنگ ایریا میں کچھ دیر کے لئے رکے۔ بعد ازاں بطرف فرینکفرٹ سفر جاری رہا اور اس طرح Calais سے فرینکفرٹ تک قریباً چھ صد (600) کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد رات نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت جرمنی کے مرکز ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

بیت السبوح میں تشریف آوری کے بعد جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرینکفرٹ شہر اور اس کے اردگرد کی جماعتوں اور جرمنی کے بعض مختلف شہروں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں، بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑے والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف ہاتھ بلند تھے اور اھلاً وسھلاً و مرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ ایک طرف احباب بڑے پُرجوش انداز میں اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے تو دوسری طرف بچے اور بچیاں مختلف گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت اور دعائیں اور نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

مکرم ادریس احمد صاحب (لوکل امیر فرینکفرٹ)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (نائب امیر جرمنی)، مکرم امتیاز شاہین صاحب (مبلغ فرینکفرٹ) اور مکرم مبارک احمد صاحب جاوید (جنرل سیکرٹری جماعت فرینکفرٹ) نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرینکفرٹ شہر کے مختلف حصّوں کے علاوہ Giessen، Bad Homburg، Gross Gerau، Hanau، Bad Vilbel، Wiesbaden، Mörfelden، Niederhausen، Limburg، Gelnhausen، Kassel، Fulda، Köln، Maintal، Koblenz، Hamburg، München، Dietzenbach، Oberrussel، Offenbach، Rüsselsheim اور Raunheim کے شہروں اور جماعتوں سے آئے تھے۔

اپنے آقا کے استقبال کے لئے بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے آئی تھیں۔

کوبلنز (Koblenz) سے آنے والے 130 کلومیٹر، Fulda سے آنے والے 135 کلومیٹر، کولن (Köln) سے آنے والے 170 کلومیٹر، کاسل شہر سے آنے والے 250 کلومیٹر، میونخ (München) سے آنے والے احباب 450 کلومیٹر اور ہمبرگ (Hamburg) سے آنے والے 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کے لئے بیرونی ممالک سے مہمانوں اور وفود کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک تاجکستان، ماریشس، غانا، پاکستان، قزاقستان، ازبکستان، رشیا، رائیجیریا، انڈونیشیا، سیرالیون اور سوئٹزرلینڈ سے آنے والے وفود اور احباب بھی استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دورویہ کھڑے اپنے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے مرد و خواتین اور بچے بچیوں کی تعداد دو ہزار تین صد ستّر کے لگ بھگ تھی۔

نو بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد و خواتین پہنچے تھے ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز مغرب و عشاء ادا کرنے کی سعادت پائی۔

ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسے خوش قسمت احباب اور نوجوانوں کی تھی جو گزشتہ ایک سال کے دوران پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی لوگ اس سعادت کے حصول پر بیحد خوش تھے اور ان انتہائی مبارک اور بابرکت لمحات سے فیضیاب ہو رہے تھے جو اُن کی زندگیوں میں پہلی مرتبہ آئے تھے اور ان پیاسی روحوں کی تشنگی دور کر رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ یہ برکتیں اور سعادتیں ہم سب کے لئے مبارک کرے اور ہماری آئندہ نسلیں اور اولادیں بھی انعامات خداوندی سے ہمیشہ فیض پاتی رہیں۔ (آمین)

........................(باقی آئندہ)

☆...☆...☆

اسلام آباد (پاکستان) کی ہائی کورٹ کا فیصلہ

(ایک تجزیہ)

(ڈاکٹر مرزا سلطان احمد)

قسط نمبر 7

1978ء میں رابطہ عالمِ اسلامی کی قرارداد پس منظر اور حقائق

1974ء کے حالات کے بعد جسٹس شوکت عزیز صاحب کے فیصلہ میں 1978ء کے ایک واقعہ کا ذکر آتا ہے۔ اور یہ واقعہ 1978ء میں رابطہ عالمِ اسلامی کے تحت کراچی [پاکستان] میں ہونے والا ایک اجلاس ہے جس میں اس فیصلہ کے مطابق جماعتِ احمدیہ کے خلاف بھی ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جو قرارداد اس فیصلہ میں درج کی گئی ہے وہ اسی طرح نفرت انگیز مواد پر مشتمل تھی جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔ اور اس قرارداد میں جماعتِ احمدیہ کو حسبِ سابق بغیر دلیل کے یہود کا، استعماری طاقتوں کا بلکہ ہر کسی کا ایجنٹ قرار دے کر ملّتِ اسلامیہ کے لئے ایک سنگین خطرہ قررا دیا گیا۔ اور یہ بے بنیاد الزام بھی لگایا گیا تھا کہ نعوذُ باللہ احمدیوں نے قرآنِ کریم میں لفظی تحریف بھی کی ہے۔ اور حسبِ سابق یہ الزام بھی لگایا تھا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے جہاد کو منسوخ قرار دیا ہے۔ عدالتی فیصلہ سے اس قرارداد کا متن درج کیا جاتا ہے۔

Qadianism is a destructive religious doctrine which hides under the guise of Islam in order to conceal its mischievous and malicious ends. Its most un-Islamic allegations are:

a) Its leader's baseless claim to prophethood.

b) Distortion of Quranic texts

c) Falsification of Jihad (Fight in the cause of Islam)

Qadianism is the step-daughter of British Imperialism it survives only under its guardianship and protection. Qadianism does not faithfully serve the cause of the Muslim Ummah it is blindly devoted to Imperialism and Zionism, and wholeheartedly supports anti-Muslim powers and policies. It even utilizes the anti-Muslim powers in order to pull down and disintegrate basic principles of Islamic belief. Qadianism persistently endeavours to attain such malicious and mischievous ends….' (PAGE 75-76)

ترجمہ: قادیانیت ایک تخریبی مذہبی عقیدہ ہے جو کہ اسلام کے لبادے میں چھپ کر کام کرتا ہے تا کہ اپنے شریر اور بد ارادوں کو پوشیدہ رکھ سکے۔ اس کے نہایت غیر اسلامی ارادے یہ ہیں۔

1۔ ان کے بانی کا نبوت کا بے بنیاد دعویٰ۔

2۔ قرآنِ کریم کے متن کو مسخ کرنا۔

3۔ جہاد [اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے] کو منسوخ کرنا

قادیانیت برطانوی استعمار کی سوتیلی بیٹی ہے اور صرف اس کی سرپرستی اور حفاظت میں ہی زندہ رہ سکتی ہے۔ قادیانیت مسلم اُمّہ کے مقاصد کی وفاداری سے خدمت نہیں کرسکتی۔ یہ اندھا دھند استعماریت اور صیہونیت کی پیروی کرتی ہے۔ اور دل و جان سے ان کی خلاف اسلام سرگرمیوں کی حمایت کرتی ہے۔ یہ بڑی طاقتوں کو بھی استعمال کرتی ہے تا کہ اسلام کے بنیادی عقائد کو پراگندہ کردے۔ قادیانیت مسلسل ان شریر اور بد ارادوں کی تکمیل کے لئے کوشاں ہے۔

اس کانفرنس کے بارے میں چند حقائق

عدالتی فیصلہ میں رابطہ عالمِ اسلامی کی اس کانفرنس کی مندرجہ بالا قرارداد کا حوالہ دیا گیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُس پس منظر کا جائزہ لیا جائے جس میں یہ کانفرنس منعقد ہو رہی تھی۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس کانفرنس کا افتتاح جنرل ضیاء الحق صاحب نے کیا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ اُس دور میں اُن کی مرضی کے بغیر پاکستان میں یہ کانفرنس اس قسم کی قرارداد منظور نہیں کر سکتی تھی۔ اور اس کانفرنس کی صدارت پاکستان کے وزیر برائے مذہبی امور و قانون اے کے بروہی صاحب کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنے اختتامی خطاب میں کہا:

"Decisions of the conference will be followed by vigorous action."

ترجمہ: اس کانفرنس میں ہونے والے فیصلوں پر بھرپور عمل کیا جائے گا۔

اور یہ بھی اعلان کیا گیا کہ ایشیا کے لئے کانفرنس کا ریجنل سینٹر کراچی [پاکستان] میں قائم کیا جائے گا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں رابطہ عالمِ اسلامی کی یہ کانفرنس ایک ایسے موقع پر ہو رہی تھی جبکہ پاکستان کے ہمسایہ ملک افغانستان میں اہم تبدیلیاں رونما ہوئی تھیں جو کہ امریکہ کے لئے بہت پریشانی کا باعث تھیں۔ اپریل 1978ء میں افغانستان میں نور محمد ترکئی صاحب کی قیادت میں کمیونسٹ گروہ نے صدر داؤد کا تختہ اُلٹ کر اقتدار سنبھال لیا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ ایشیا کے اس اہم حصہ میں کمیونزم کا نفوذ امریکہ، برطانیہ اور ان کے دیگر اتحادیوں کے لئے پریشانی کا باعث تھا۔ شاید اسی لئے اس کانفرنس کے اختتام پر رابطہ عالمِ اسلامی کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل شیخ محمد صفوات نے اعلان کیا:

"Communism with its irreligious doctrine came in for unequivocal condemnation."

ترجمہ: اس کانفرنس پر اپنے غیر مذہبی نظریہ کی وجہ سے کمیونزم کی غیر مبہم مذمت کی گئی۔

جب ان سے سوال کیا گیا کہ کیا افغانستان کی صورتِ حال پر بھی بات کی گئی تو انہوں نے کہا کہ جب ہم کمیونزم کی بات کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں وہ تمام ممالک ہوتے ہیں جن کو کمیونزم سے خطرہ ہے یا وہاں پر کمیونزم کا نفوذ ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کانفرنس میں سیکولر خیالات اور سوشلزم کو بھی مسترد کیا گیا ہے۔

سعودی امام کعبہ کی طرف سے جنرل ضیاء کی حمایت

جن دنوں میں یہ کانفرنس منعقد کرائی گئی، اُن دنوں میں پاکستان کے ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق صاحب کو بھی کئی چیلنجوں کا سامنا تھا۔ وہ ایک سال قبل اس دعوے کے ساتھ آئے تھے کہ نوّے دن میں انتخابات کرا کر رخصت ہو جائیں گے۔ لیکن اب یہ آثار واضح نظر آ رہے تھے کہ وہ اقتدار چھوڑنے کا کسی قسم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ اور اس غرض کے لئے وہ وعدہ شکنی پر وعدہ شکنی کر رہے تھے۔ اُن دنوں بھٹو صاحب پر قتل کا مقدمہ چل رہا تھا۔ اور سزائے موت کے خلاف اُن کی اپیل کی سماعت سپریم کورٹ میں ہو رہی تھی۔ جس روز اس کانفرنس کا اختتام ہوا اس روز سپریم کورٹ میں بھٹو صاحب کے وکیل یحییٰ بختیار صاحب نے اس اپیل کے میرٹ پر دلائل دینے شروع کئے تھے۔ جنرل ضیاء صاحب بھٹو صاحب کی سیاسی مقبولیت سے خائف بھی تھے۔ یہ بھی ظاہر تھا کہ ضیاء صاحب کی مقبولیت کا گراف جو کہ پہلے بھی نیچے تھا، اب تیزی سے مزید گر رہا ہے۔ اس وقت کے امام کعبہ بھی اس کانفرنس کے اہم مندوب تھے۔ اُنہوں نے ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے لوگوں کو نصیحت کی کہ وہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء صاحب کے ہاتھ مضبوط کریں۔ اپنی اس حمایت کو تقدس کا رنگ دینے کے لئے انہوں نے ایک تقریر میں کہا کہ وہ خانہ کعبہ میں جا کر جنرل ضیاء صاحب کی کامیابی کے لئے دعا کریں گے۔ جنرل ضیاء صاحب نے بھی ان کے اعزاز میں عشائیہ دیا اور کہا کہ عالم اسلام کے اتحاد کے لئے کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔

(Daily Dawn, July 9 1978 page 1 and 10)

جماعتِ احمدیہ کی مخالفت میں رابطہ کی تاریخ

رابطہ عالمِ اسلامی کی طوطا چشمی ملاحظہ ہو۔ صرف چار پانچ سال پہلے یعنی 1973ء اور 1974ء میں یہی تنظیم بھٹو صاحب کو تھپکیاں دے رہی تھی کہ احمدیوں کے خلاف قدم اُٹھاؤ۔ اور جب کوئی قدم اُٹھایا جاتا تھا تو انہیں مبارکبادیں بھی دی جاتی تھیں۔ اور اب بھٹو صاحب اقتدار سے محروم ہو کر جیل میں تھے اور اپنی سزائے موت کے خلاف اپیل کر رہے تھے اور اس بات پر احتجاج کر رہے تھے کہ لاہور ہائی کورٹ نے انہیں نام کا مسلمان کیوں قرار دیا ہے؟ اور اب یہ تنظیم جنرل ضیاء کی حمایت کر رہی تھی۔

1978ء میں یہ پہلی مرتبہ نہیں ہوا تھا کہ رابطہ عالمِ اسلامی نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف اس قسم کے الزامات پر مشتمل قرارداد منظور کی ہو۔

جب آزاد کشمیر اسمبلی نے 1973ء میں یہ سفارشی قرارداد منظور کی کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے تو فوراً رابطہ عالمِ اسلامی کے جنرل سیکرٹری نے تار کے ذریعہ مکہ معظّمہ سے پاکستان کے صدر بھٹو کو آزاد کشمیر کی اسمبلی کی اس قرارداد پر مبارکباد بھجوائی۔ رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری جنرل نے دنیا کے مسلمان ممالک سے اپیل کی کہ وہ اپنے ممالک میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیں اور مسلمان فرقوں میں اس گمراہ فرقہ کو اپنا شر پھیلانے کی اجازت نہ دی جائے۔

[المنبر 6؍جولائی 1973ء صفحہ 14 و 15]

1974ء میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف فسادات شروع ہونے یا شروع کرانے سے قبل رابطہ عالمِ اسلامی کا ایک اجلاس مکہ مکرمہ میں منعقد کیا گیا۔ اس میں مختلف مسلمان ممالک کے وفود نے شرکت کی۔ اس میں ایک سب کمیٹی میں جماعتِ احمدیہ کے متعلق بھی کئی تجاویز پیش کی گئیں۔ اس کمیٹی کا نام کمیٹی برائے Cults and Ideologies تھا۔ اس کے چیئر مین مکہ مکرمہ کی اُمّ القریٰ یونیورسٹی میں اسلامی قانون کے Associate پروفیسر مجاہد الصواف تھے۔ اس کمیٹی کے سپرد بہائیت، فری میسن تنظیم، صیہونیت اور جماعتِ احمدیہ کے متعلق تجاویز تیار کرنے کا کام تھا۔ اس کمیٹی میں سب سے زیادہ زور و شور سے بحث اُس وقت ہوئی جب اجلاس میں جماعتِ احمدیہ کے متعلق تجاویز پر تبادلہ خیالات ہوا۔ اور اس بات پر اظہارِ تشویش کیا گیا کہ پاکستان کی بیوروکریسی، ملٹری اور سیاست میں احمدیوں کا اثر و رسوخ بہت بڑھ گیا ہے۔ اور یہ ذکر بھی آیا کہ اگر احمدی غیر مسلم بن کر رہیں تو کوئی مسئلہ نہیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ احمدی افریقہ اور دوسری جگہوں پر اپنے آپ کو عالمِ اسلام کی ایک اصلاحی تنظیم کے طور پر پیش کرتے ہیں اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور اس بات پر اظہارِ تشویش کیا گیا کہ قادیانیوں نے حیفا میں اسرائیلی سرپرستی میں اپنا مشن قائم کیا ہے اور اسے چلا رہے ہیں۔ (یہ تاریخی حقائق کے بالکل خلاف تھا۔ کبابیر، حیفا میں جماعت اسرائیل کے قیام سے بہت پہلے قائم تھی۔ اور دوسرے لاکھوں مسلمانوں کی طرح انہوں نے اس وقت بے انتہا تکالیف اٹھائی تھیں جب وہاں پر یہودی تسلط قائم کیا جا رہا تھا۔ اور اس وقت حیفا میں صرف احمدی ہی نہیں رہ رہے تھے بلکہ دوسرے بہت سے مسلمان بھی رہ رہے تھے۔)

بہر حال خوب جھوٹ بول کر مندوبین کو جماعت کے خلاف بھڑکایا گیا۔ تمام تگ و دَو کے بعد جماعت احمدیہ کے متعلق تجاویز پیش کی گئیں۔ اور یہ تجویز کیا گیا کہ تمام عالمِ اسلام کو قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے مطلع کیا جائے کیونکہ قادیانی مسلمانوں کی سیکیورٹی کے لیے بالخصوص مشرق اوسط جیسے حسّاس علاقہ میں ان کے لیے سنگین خطرہ ہیں۔ کیونکہ قادیانی جہاد کو منسوخ سمجھتے ہیں اور ان کو برطانوی استعمار نے اپنے مقاصد کے لیے کھڑا کیا تھا۔ اور یہ لوگ صیہونیت اور برطانوی استعمار کو مضبوط کر رہے ہیں۔ اور قادیانی ان طریقوں سے اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ یہ اپنی عبادتگاہیں تعمیر کر رہے ہیں جہاں سے یہ اپنے عقائد کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور اپنی خلافِ اسلام سرگرمیوں کو مضبوط کرنے کے لیے سکول اور یتیم خانے تعمیر کر رہے ہیں۔ اور قرآنِ کریم کے تحریف شدہ تراجم دنیا کی زبانوں میں شائع کر رہے ہیں۔ اور اس کام کے لیے انہیں اسلام کے دشمن مدد مہیا کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے متعلق یہ فلمی منظر کشی کرنے کے بعد کمیٹی نے یہ تجاویز پیش کیں۔

1) تمام اسلامی تنظیموں کو چاہئے کہ وہ قادیانی معابد، مدارس، یتیم خانوں اور دوسرے تمام مقامات میں

جہاں وہ اپنی سرگرمیوں میں مشغول ہیں ان کا محاسبہ کریں۔

2) ان کے پھیلائے ہوئے جال سے بچنے کے لیے اس گروہ کے کفر کا اعلان کیا جائے۔

3) قادیانیوں سے مکمل عدم تعاون اور مکمل اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی بائیکاٹ کیا جائے۔ان سے شادی سے اجتناب کیا جائے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔

4) کانفرنس تمام اسلامی ملکوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ ان کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور ان کی املاک کو مسلمان تنظیموں کے حوالے کیا جائے۔اور قادیانیوں کو سرکاری ملازمتوں میں نہ لیا جائے۔

5) قادیانیوں کے شائع کیے گئے تحریف شدہ تراجم قرآن مجید کی نقول شائع کی جائیں۔اور ان تراجم کی اشاعت پر پابندی لگائی جائے۔

ٹی ایچ ہاشمی کا موقف

جب یہ تجاویز کمیٹی کے سامنے آئیں تو مختلف تنظیموں کے مندوبین نے ان سے اتفاق کیا اور اس قرارداد پر دستخط کر دیئے۔ پاکستان کے سیکرٹری اوقاف ٹی ایچ ہاشمی صاحب نے بھی اس قرارداد پر دستخط کئے لیکن اتنا اختلاف کیا کہ انہیں ان تجاویز کے مذہبی حصہ سے اتفاق ہے لیکن انہیں اس تجویز سے اتفاق نہیں کہ قادیانیوں کو ملازمتوں میں لینے پر پابندی لگائی جائے۔اس کی جگہ انہیں غیر مسلم قرار دینا کافی ہوگا۔اس پر کمیٹی کے صدر جناب ڈاکٹر مجاہد الصواف نے کہا کہ علماء کے فتوے کے پیش نظر سعودی حکومت نے ایک شاہی فرمان کے ذریعہ اس بات پر پابندی لگادی ہے کہ قادیانی سعودی عرب میں داخل ہوں یا انہیں یہاں پر ملازمت دی جائے۔اس طرح یہ قرارداد منظور کر لی گئی۔ پاکستان کی طرف سے اوقاف کے فیڈرل سیکرٹری تجمل ہاشمی صاحب نے رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد پر دستخط کئے تھے۔اور ہم نے ایک کتاب کی تالیف کے دوران ان کا انٹرویو بھی لیا۔اور جب ان سے اس بابت یہ سوال کیا گیا تو ان کا کہنا یہ تھا:

''میرے لحاظ سے کسی کو کہہ دینا کہ یہ مسلمان ہے یا نہیں مسلمان۔یہ میں نہیں سمجھتا ہوں۔ میں تو کسی کو نہیں کہہ سکتا کہ وہ میرے سے بہتر مسلمان ہے یا نہیں مسلمان ہے۔''

پھر انہوں نے یہ بھی کہا کہ ''کوئی کسی کو نہیں کہہ سکتا کہ وہ مسلمان ہے کہ نہیں ہے۔''

اس کے باوجود یہ امر قابل توجہ ہے کہ ان کا یہی کہنا تھا کہ ان کو حکومت نے نہیں کہا تھا کہ وہ اس قرارداد پر دستخط کریں۔اس کے باوجود جبکہ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ کسی شخص کو یہ حق نہیں کہ وہ یہ کہے کہ دوسرا شخص مسلمان ہے یا نہیں پھر بھی انہوں نے اس قرارداد پر دستخط کر دیئے۔اور اس کے علاوہ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ رابطہ عالم اسلامی کی اور اس کی قراردادوں کی کوئی اہمیت بھی نہیں تھی۔ پھر بھی انہوں نے پاکستان کے داخلی معاملہ پر بیرونِ ملک جا کر اس بحث میں حصہ لیا اور ایک ایسی قرارداد پر دستخط بھی کر دیئے جس کے مطابق پاکستان کی آبادی کے ایک حصہ کا اقتصادی اور معاشی بائیکاٹ بھی کیا جانا تھا۔البتہ ان کا یہ کہنا تھا کہ سعودی حکومت کے پاس پیسہ تھا اور وہ اس کے بل بوتے پر ایسی کانفرنسیں کراتے تھے یا کتابیں لکھوا کر اور انہیں خرید کر یا پھر ویسے ہی علماء کی مدد بھی کرتے تھے۔

[اس انٹرویو کی آڈیو ریکارڈنگ محفوظ ہے]

اس پس منظر میں یہ امر قابلِ حیرت نہیں کہ 1978ء میں بھی رابطہ عالمِ اسلامی نے کراچی میں یہ قرارداد منظور کی۔

رابطہ عالم اسلامی کا سرپرست کون ہے؟

جسٹس شوکت عزیز صدیقی صاحب کے فیصلہ میں اس قرارداد کو معتبر بنانے کے لئے رابطہ عالمِ اسلامی کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے۔

"Rabeta-e-Alam-i-Islami, an international non-government and non-partisan body representing Muslims of the world." (page 75)

ترجمہ: رابطہ عالم اسلامی ایک ایسی بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیم ہے جو کسی پارٹی سے وابستہ نہیں اور تمام دنیا کے مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہے۔

سب سے پہلے تو یہ بات قابل ذکر ہے کہ رابطہ عالم اسلامی کو تمام دنیا کے مسلمانوں کا نمائندہ کس نے اور کب مقرر کیا ہے؟ کبھی بھی اسلامی کانفرنس پر بھی یہ قرارداد منظور نہیں کی گئی کہ رابطہ عالم اسلامی کی تنظیم تمام مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔دوسری بات یہ کہ خواہ اس تنظیم کے لٹریچر میں کچھ بھی لکھا ہو، یہ ایک معلوم حقیقت ہے کہ یہ تنظیم سعودی عرب کی حکومت کے عطایا پر کام کر رہی ہے۔اور یہ تنظیم کئی ملین ڈالر سعودی حکومت سے لے کر کام کرتی ہے۔اور اس کی پالیسی وہی ہوتی ہے جو کہ سعودی عرب کی حکومت کی ہوتی ہے۔اس کا ہیڈ کوارٹر بھی سعودی عرب میں ہے اور رابطہ عالم اسلامی نے آج تک کوئی ایسی پالیسی نہیں اپنائی جو کہ سعودی عرب کی حکومت کی پالیسی نہ ہو۔

[http://www.pewforum.org/2010/09/15/muslim-networks-and-movements-in-western-europe-muslim-world-league-and-world-assembly-of-muslim-youth/ accessed on 2.9.2018]

اور ایک طویل عرصہ سے یہ تنظیم جماعت احمدیہ کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث ہے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ تفرقہ کا جو سفر جماعت احمدیہ سے شروع کیا جاتا ہے وہ کبھی بھی جماعت احمدیہ کے خلاف محدود نہیں رہتا بلکہ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کا کام ایک منصوبے کے تحت آگے بڑھایا جاتا ہے۔تو قابل غور یہ پہلو ہے کہ یہ تنظیم رابطہ عالم اسلامی کیا صرف احمدیوں کے خلاف نفرت انگیزی میں ملوث رہی ہے یا اس تنظیم نے دوسرے فرقوں کے خلاف بھی فتنہ پروری کی ہے۔

اہل تشیع کے خلاف
رابطہ عالم اسلامی کی سرگرمیاں

ذیل میں جو تفاصیل بیان کی جائیں گی ان کے ثبوت ایسی معتبر تحریروں سے دیئے جائیں گے جن کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔حقیقت یہ ہے کہ یہی تنظیم شیعہ فرقہ کے خلاف بھی نفرت انگیزی کی مہم میں اہم کردار ادا کرتی رہی ہے۔اس کے لئے رابطہ عالم اسلامی نے بھارت کے عالم منظور نعمانی صاحب کو تیار کیا کہ وہ شیعہ احباب اور ان کے قائد خمینی صاحب کے خلاف فتاویٰ کفر تیار کر کے شائع کریں۔منظور نعمانی صاحب رابطہ عالم اسلامی کی شوریٰ میں رہے تھے اور ان سے یہ کتاب بھی رابطہ عالمِ اسلامی نے مالی مدد دے کر شائع کرائی تھی۔اس سلسلہ میں پاکستان کے معروف صحافی اور مصنف خالد احمد صاحب کی کتاب کا حوالہ بھی درج کیا جا رہا ہے۔کہا جاتا ہے کہ ہر مجرم کا ایک طریقہ واردات ہوتا ہے۔کچھ فرق ضرور ہوتا ہے لیکن جب بھی یہ مجرم کوئی واردات کرتا ہے تو اس میں کچھ ایسے پہلو ہوتے ہیں کہ یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ جرم کس نے کیا ہے۔جماعت احمدیہ کے خلاف رابطہ عالمِ اسلامی نے کس طریق پر نفرت انگیزی کی یہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔اس کتاب میں شیعہ فرقہ کے خلاف کس طرح نام نہاد فتاویٰ کفر کی بنیاد بنائی گئی۔ذیل میں عقائد اور صحیح اور غلط کی بحث میں پڑے بغیر اس کتاب کے چند حوالے درج کئے جاتے ہیں۔منظور نعمانی صاحب کی کتاب کی معیّن عبارتیں ملاحظہ کریں

1۔"ائمہ اور امامت کے پورے سلسلہ پر ایمان لایا جائے جو اثنا عشری مذہب کی اساس و بنیاد ہے اور جو عقیدہ توحید اور ختم نبوت کے بالکل منافی ہے۔" [ایرانی انقلاب از منظور نعمانی۔ناشر حاجی عارفین اکیڈی کراچی دسمبر 1987 صفحہ 291] یہ کتاب پہلے لکھنو (بھارت) میں ''ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت'' کے نام سے شائع کی گئی تھی۔اور پھر اسی کتابت کے ساتھ پاکستان لا کر نام میں ذرا تبدیلی کے ساتھ شائع کی گئی۔

2۔"خمینی صاحب صحابہ کرام بالخصوص خلفائے ثلاثہ کے بارے میں انتہائی گھناؤنے اور ناپاک رائے رکھتے ہیں۔وہ ان کے اسلام و ایمان کے بھی منکر ہیں۔" [ایرانی انقلاب از منظور نعمانی۔ناشر حاجی عارفین اکیڈی کراچی دسمبر 1987 صفحہ 291-292]

3۔"شیعت اسلام کے اندر سے تخریب کاری اور مسلمانوں میں اختلاف شقاق پیدا کرنے کے لئے یہودیت اور مجوسیت کی مشترکہ کاوش سے اس وقت وجود میں آئی تھی جب یہ دونوں قوتیں طاقت کے بل پر اس کی برق رفتاری سے پھیلتی ہوئی دعوت کو روکنے میں ناکام رہی تھیں۔" [ایرانی انقلاب از منظور نعمانی۔ناشر حاجی عارفین اکیڈی کراچی دسمبر 1987 صفحہ 292-293]

4۔"عقیدہ امامت ہی کے لازمی نتائج میں سے ہیں جن میں سے سر فہرست تحریف قرآن کا عقیدہ ہے۔" [ایرانی انقلاب از منظور نعمانی۔ناشر حاجی عارفین اکیڈی کراچی دسمبر 1987 صفحہ 291]

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کتاب کا مقدمہ ابوالحسن علی ندوی صاحب نے لکھا تھا۔ وہ رابطہ عالمِ اسلامی کی standing committee کے رکن تھے اور انہیں 1980ء میں شاہ فیصل ایوارڈ ملا تھا۔جب 1978ء میں کراچی میں رابطہ عالم اسلامی کے ایشیا ریجن کا اجلاس ہوا تو اس میں ابوالحسن علی ندوی صاحب بحیثیت نائب صدر شریک ہوئے تھے اور انہوں نے اس اجلاس سے خطاب بھی کیا تھا۔اور جماعتِ احمدیہ کے خلاف مذکورہ قرارداد منظور کرنے میں شامل تھے۔

احمدیت کے خلاف رابطہ عالم اسلامی کی قراردادوں میں بلکہ 1974ء میں ہونے والی پاکستان کی قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی کی کارروائی کے دوران بھی اسی قسم کے الزامات جماعت احمدیہ کے خلاف لگائے گئے تھے۔مثال کے طور پر جو کہ وہ نعوذ باللہ ختم نبوت کے منکر ہیں، صحابہ کی توہین کرتے ہیں، اپنے علاوہ دوسروں کو مسلمان نہیں سمجھتے، اور یہودیوں کے اور بیرونی طاقتوں کے ایجنٹ ہیں، قرآن کریم میں تحریف کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

خالد احمد صاحب اپنی کتاب Sectarian War میں تحریر کرتے ہیں کہ اس کتاب کے مختلف زبانوں میں تراجم کرا کے شائع کئے گئے۔اور ان کتب کو دنیا میں سعودی عرب کے سفارت خانوں نے تقسیم کیا۔اس کے بعد 1986ء میں پاکستان کے بہت سے مدرسوں نے جو سعودی عرب سے فیاضانہ مالی مدد لیتے تھے شیعہ احباب کے ارتداد کے فتاویٰ دے دیئے۔ ان فتاویٰ کو نعمانی صاحب نے ایک جلد میں علیحدہ شائع کرایا۔اور یہ فتاویٰ پاکستان میں شیعہ احباب کے قتل و غارت کا باعث بنے۔

(Sectarian War, by Khaled Ahmad, published by Oxford Pakistan Paperbacks 2013.p 95-92 ,300)

یہاں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ جب بھی جماعت احمدیہ کے خلاف تعصب کی آگ بھڑکائی جاتی ہے اس کے شعلے پورے معاشرے پھیلتے ہیں۔اور جلد ہی دوسرے فرقوں کے خلاف واقعات بھی سامنے آنے لگتے ہیں۔چنانچہ پاکستان بننے کے معاً بعد جب احرار اور جماعت احمدیہ کے مخالفین کے دوسرے گروہ جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات بھڑکانے میں مصروف تھے، اسی وقت شیعہ سنّی اختلافات اور دوسرے فرقوں میں اختلافات بھی شدید ہونا شروع ہو گئے تھے۔ چنانچہ 1953ء کے فسادات پر تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں لکھا ہے:

"اس مرحلہ پر فرقہ وار مناقشوں نے اور بھی زیادہ مکروہ شکل اختیار کر لی۔کئی مقامات پر شیعہ سنّی اختلافات پیدا ہونے اور بڑھنے لگے۔"

[رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب 1953 صفحہ 35]

1978ء میں
کون سے جہاد کی تیاریاں ہو رہی تھیں

رابطہ عالمِ اسلامی کی اس قرارداد میں مذہبی تنگ نظری کو فروغ دینے کے علاوہ اس بات کا ذکر نمایاں تھا کہ جماعت احمدیہ جہاد کی منکر ہے۔

سوال یہ ہے کہ اچانک جولائی 1978ء میں جہاد کی کیا ضرورت پیش آ گئی کہ اس کی آڑ میں جماعت احمدیہ پر حملے کئے جا رہے تھے۔اور اس کانفرنس کے بعد کہاں جہاد کیا؟ گیا اور کس کو خوش کرنے کے لئے کیا گیا؟ اور اس کے کیا نتائج نکلے؟

کیا یہ ضرورت بڑی مغربی طاقتوں سے مقابلہ کرنے کے لئے پیش آئی تھی؟ یا مغربی طاقتوں کی خدمت کرنے کے لئے پیش آئی تھی؟ اور ان کی جنگ میں ان کی مدد کرنے کے لئے پیش آئی تھی؟

بجائے سیاسی نتائج اخذ کرنے کے ہم صرف چند حقائق پیش کر دیتے ہیں۔پڑھنے والے آزادانہ طور پر اپنا نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔

اپریل 1978ء میں نور محمد ترکئی صاحب کی قیادت میں کمیونسٹ گروہ نے صدر داؤد کا تختہ الٹ دیا۔یعنی رابطہ عالم اسلامی کی اس کانفرنس سے صرف تین ماہ قبل۔ظاہر ہے یہ بات امریکی حکومت اور اس کے اتحادیوں کے لئے پریشان کُن تھی۔اس سے قبل کہ سوویت یونین افغانستان میں فوجیں داخل کرتا امریکہ کی حکومت افغانستان میں کمیونسٹ حکومت کے خلاف محاذ بنانے والے مجاہدین کے گروہوں کی مدد شروع کر چکی تھی۔اور ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ ایسا عمداً کیا گیا تھا کہ سوویت یونین افغانستان میں اپنی افواج داخل کر لے اور افغانستان سوویت یونین کا ویتنام ثابت ہو۔

(Robert Worley(2015)."Cold War Strategies".Orchestrating the Instruments of Power: A Critical Examination of the U. S. National Security System. University of Nebraska Press. p. 159)

(Ali Riaz(2008).Faithful Education: Madrassahs in South Asia. Rutgers University Press. p. 104)

سوویت یونین نے دسمبر 1979ء میں افغانستان میں فوجیں داخل کر لیں۔اور پھر افغانستان میں ایک دہائی کی خانہ جنگی کا آغاز ہوا۔اس خانہ جنگی میں جسے اُس وقت 'افغانستان جہاد' کہا جاتا تھا، امریکہ نے سی آئی اے کی وساطت سے جنرل ضیاء صاحب کی حکومت اور جنگ

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

الحمدللہ آج سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ ایک اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔

جلسہ سالانہ کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرماتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے اور نہ ہی یہاں جمع ہونا کسی دنیاوی مقصد اور تعداد دکھانے کے لئے ہے یا دنیا پر کوئی دنیاوی اثر ڈالنے کے لئے ہے۔ بلکہ یہاں آنے والوں کو، یہاں جمع ہونے والوں کو خالصۃً لِلّٰہ جمع ہونا چاہئے تا کہ جہاں اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانے والے ہوں، اپنے علم اور روحانیت میں اضافہ کرنے والے ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کے بارے میں علم حاصل کرنے والے اور ان حقوق کو ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

جلسہ سالانہ کے میزبانوں اور کارکنان اور اسی طرح جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کے لئے قرآن وحدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے نہایت اہم نصائح

ہر کارکن بھی اور ہر احمدی بھی جو جلسہ میں شامل ہو رہا ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا عملی نمونہ دکھا کر تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے، خوبصورت تعلیم دکھانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ پس اس لحاظ سے آپ سب شامل ہونے والے بھی اور ڈیوٹی دینے والے بھی ایک خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں۔

صرف جلسہ میں شامل ہو کر آپ مہمان نہیں بن جاتے۔ اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے، آپ کی باتوں پر عمل نہیں کر رہے، آپ کے جلسہ کے مقصد کو پورا نہیں کر رہے تو آپ ہزار بار کہتے رہیں کہ ہم جلسہ پر آئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں، آپ مہمان نہیں ہیں۔ کیونکہ آپ کے عمل ثابت کر رہے ہیں کہ آپ کی وہ حرکتیں نہیں ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی فرمودہ مورخہ 07 ستمبر 2018ء بمطابق 07 تبوک 1397 ہجری شمسی بمقام DM Arena کالسروئے (Karlsruhe)، جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

الحمدللہ آج سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ ایک اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔

جلسہ سالانہ کیا ہے؟ ہم سالوں سے سنتے آرہے ہیں بلکہ جب سے کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کا آغاز ہوا، ہے سوا سو سال سے زیادہ عرصہ پہلے سے یہی سنتے آرہے ہیں کہ جلسہ سالانہ کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرماتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے اور نہ ہی یہاں جمع ہونا کسی دنیاوی مقصد اور تعداد دکھانے کے لئے ہے یا دنیا پر کوئی دنیاوی اثر ڈالنے کے لئے ہے۔ (ماخوذ از شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395) بلکہ یہاں آنے والوں کو، یہاں جمع ہونے والوں کو خالصۃً لِلّٰہ جمع ہونا چاہئے تا کہ جہاں اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانے والے ہوں، اپنے علم اور روحانیت میں اضافہ کرنے والے ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کے بارے میں علم حاصل کرنے والے اور ان حقوق کو ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہے کہ یہاں بعض لوگ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتے تو ہیں لیکن حاصل کچھ نہیں کرتے سوائے اس کے کہ کچھ دوستوں کو مل لیا اور کچھ شغل کی باتیں ہو گئیں۔ ایسے لوگ پھر مسائل بھی کھڑے کرتے ہیں۔ بعض نوجوانوں اور بچوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بھی بنتے ہیں۔ بعض بڑی کریہہ قسم کی حرکتیں بھی کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔ ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اور ہر وقت دیکھ رہا ہے۔

پس سب سے پہلی بات جو مَیں آج کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ ہر ایک کو ذہن میں یہ بات اچھی طرح راسخ کر لینی چاہئے کہ یہ جلسہ خالصۃً روحانی جلسہ ہے۔ اس کا انعقاد اس لئے کیا جاتا ہے تا کہ ہم تقویٰ میں بڑھیں اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور اس میں ترقی کریں۔ بعض غیر مہمانوں کے سامنے تو پردہ پوشی ہو جاتی ہے۔ ان کے سامنے کچھ احتیاط بھی ہو جاتی ہے اور کچھ اللہ تعالیٰ بھی پردہ پوشی فرماتا ہے کہ چند ایک کے غلط رویّوں اور حرکات سے جماعت کی بدنامی نہ ہو۔ تو بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا آج پہلی بات جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ جلسہ کا مقصد کیا ہے؟ تو وہ مقصد یہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تقویٰ پیدا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے مدّعا اور مقصد کو بیان فرماتے ہوئے شامل ہونے والوں کے لئے فرمایا کہ ''اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دُوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو''۔ (شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

پھر آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ''تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گُناہ سے بچنا۔'' فرمایا ''تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شُبہ بھی ہو۔ اس سے بھی کنارہ کرے۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 321۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اس سے بھی بچو۔

اب ہر ایک اپنا جائزہ لے تو خود ہی اپنا محاسبہ ہو جائے گا کہ کیا اس تعریف کے مطابق ہم باریک در باریک گناہ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟ اور جس بات میں برائی کا شبہ بھی ہو اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟ اس بات کا پھر ہر کوئی اگر محاسبہ کرے اور اس بات پر عمل کرنے والا ہو، محاسبہ کرنے کے بعد یہ دیکھے کہ واقعی ہم عمل کرنے والے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرنے والے ہوں تو تب ہمیں سمجھنا چاہئے کہ ہم نے جلسہ پہ آنے کے مقصد کو پورا کر دیا یا پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ورنہ تقریریں سننا اور وقتی جوش دکھانا اور نعرے لگانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ بعض نعرے لگا رہے ہوتے ہیں اور

ان کے چہروں کے تاثرات اور ہنسی سے یہ پتہ لگ رہا ہوتا ہے کہ کوئی دلی جوش نہیں ہے بلکہ صرف نعرہ برائے نعرہ لگ رہا ہے۔ پہلے تو یہ تاثرات اور حرکات چُھپ جاتی تھیں لیکن اب کیمرے کی آنکھ بغیر پتہ لگے بغیر کسی کے علم میں لائے ان کی حالتوں کے بارے میں بتا دیتی ہے اور پھر یہ مستقل محفوظ ہو جاتی ہے۔ پہلے تو یہ پروگرام صرف ایم ٹی اے پر ہی ہوتے تھے۔ اب سوشل میڈیا پر بھی ہوتے ہیں وہاں بھی شکلیں نظر آ جاتی ہیں۔ نظر آ رہا ہوتا ہے کہ کس کے چہرے پر کیسا تاثر ہے۔

پھر ایک اور معیار انسان کی اندرونی حالت اور تقویٰ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ''تقویٰ کا اثر اسی دُنیا میں متقی پر شروع ہو جاتا ہے۔ یہ صرف اُدھار نہیں، نقد ہے۔'' فرمایا کہ ''بلکہ جس طرح زہر کا اثر اور تریاق کا اثر فوراً بدن پر ہوتا ہے۔'' زہر انسان پی لے یا کوئی دوائی کھالے اس کا اثر انسان پر ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے بلکہ فوری بعض دفعہ ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ ''اسی طرح تقویٰ کا اثر بھی ہوتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 324۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) تو یہ معیار آپ نے بیان فرمایا۔ پس یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو اور اس کا اثر ظاہر نہ ہو رہا ہو۔ تقویٰ پر چلنے والا کبھی برائی کے قریب جا ہی نہیں سکتا۔ اس کے خیالات بھی پاک ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہر کوئی اپنا جائزہ خود لے سکتا ہے۔

آپ نے ایک موقع پر فرمایا: ''مَیں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گُم ہو چکی ہے۔..'' اللہ تعالیٰ کی معرفت رہی نہیں دنیا میں گم ہو گئی دنیا کی چیزوں نے غلبہ پا لیا اللہ تعالیٰ کی طرف رجحان کم ہو گیا۔ نعرہ یا عہد تو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ہے لیکن بہت سارے ایسے مواقع آ جاتے ہیں کہ دنیا مقدم ہو جاتی ہے اور دین پیچھے چلا جاتا ہے فرمایا ''اور وہ حقیقی تقویٰ وطہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اسے دوبارہ قائم کرے۔'' (ملفوظات جلد 7 صفحہ 278-277۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) مقصد کیا ہے جماعت کا؟ کہ وہ تقویٰ اور طہارت جو اس دنیا میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔ پس جو اللہ تعالیٰ کی منشائ کے مطابق تقویٰ اور طہارت کو قائم کرنے کی کوشش کرے گا وہی کامیاب ہوگا۔ وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں حقیقی احمدی ہے اور وہی اس جلسہ کے مقصد کو پورا کرنے والا ہے۔

جن دوسری دو باتوں کی طرف آج مَیں توجہ دلانا چاہتا ہوں ان پر عمل بھی اسی صورت میں ہوگا اور ہو سکتا ہے جب دلوں میں خوفِ خدا ہو اور تقویٰ ہو اور جلسے پہ آنے کے مقصد کو پورا کرنے کی خواہش ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر شامل ہونے والے میں کیا خصوصیات پیدا ہونی چاہئیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے بعد اس میں نرم دلی بھی پیدا ہو۔ ایک دوسرے کے لئے دل نرم ہوں۔ آپس کی محبت ہو۔ بھائی چارہ ہو۔ عاجزی ہو۔ انکساری ہو اور سچائی کے اعلیٰ معیار قائم ہوں۔

جلسہ میں شامل ہونے والوں کے دو طبقے ہیں یا دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ یہاں ہمارے جلسہ میں شامل ہونے والے نہیں کہنا چاہئے بلکہ جلسہ کا جو انتظام ہے ایک اس کے تحت ایک طبقہ ہے اور ایک وہ لوگ جو شامل ہونے کے لئے آ رہے ہیں۔ بہرحال یہ دو قسم کے لوگ ہیں اور ان دونوں قسموں کے لوگوں میں یہ خصوصیات پیدا ہونی ضروری ہیں۔ نہ ہی وہ ان باتوں سے بری ہو سکتے ہیں جو ڈیوٹیاں دے رہے ہیں، خدمت کر رہے ہیں کارکنان ہیں۔ نہ وہ جو شامل ہونے والے ہیں۔ دونوں کو ان معیاروں پر اپنے آپ کو پرکھنا ہوگا۔ جو میزبان ہیں ان کو بھی اور جو مہمان ہیں ان کو بھی۔ ان دونوں میں تقویٰ ہوگا تو یہ خصوصیات پیدا ہوں گی۔ پس اس حوالے سے دونوں کو مَیں ان کی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف کچھ توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اگر دونوں میں یہ خصوصیات پیدا ہو جائیں تو جلسہ کا ماحول بھی خوشگوار ہوگا اور جلسہ پر آنے کا مقصد بھی پورا ہوگا۔ ڈیوٹی دینے والے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ ہم نے ڈیوٹیاں دیں ہم رضا کار ہیں تو ہم نے کوئی بہت بڑا مقصد حاصل کر لیا یا اللہ کو راضی کر لیا۔ ہاں راضی کر لیا اللہ تعالیٰ کو اگر ان باتوں پر عمل بھی ساتھ ساتھ کیا۔ نہ ہی شامل ہونے والے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم بڑی دُور کا سفر طے کر کے آئے ہیں تو ہم نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا۔ ہاں راضی اس صورت میں کر لیا جب اللہ تعالیٰ کی معرفت پیدا ہو اور حقوق العباد کی طرف توجہ پیدا ہو۔

سب سے پہلے مَیں کارکنان یا میزبانوں کو توجہ دلاؤں گا کہ اپنے اندر یہ خصوصیات خاص طور پر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے جذبات کو کنٹرول رکھیں۔ ہر حال میں مہمان کا خیال رکھنا ہے۔ نرم زبان استعمال کرنی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ عہدیداروں کو اور کارکنوں کا سب سے زیادہ پہلا فرض بنتا ہے کہ نرم زبان استعمال کریں۔ عہدیداروں اور کارکنوں کا سب سے پہلا فرض بنتا ہے کہ عاجزی دکھائیں۔ ہر حال میں مہمان کا خیال رکھنا ہے۔ عہدیداروں کو بھی، کارکنان کو بھی نرم زبان استعمال کرنی ہے۔

پھر کارکنان کے آپس کے تعلق ہیں اس میں بھی محبت اور اخلاص اور بھائی چارہ ہونا چاہئے مہمانوں کے لئے بھی اور آپس کے تعلقات میں بھی۔ عہدیدار اور ماتحت کام کرتے ہوئے ایک دوسرے کی بات پر غصہ میں آ گئے تو مہمانوں پر اور خاص طور پر غیر مہمانوں پر جو یہ سنتے ہیں کہ احمدیوں کے جلسہ میں سب آپس میں محبت اور پیار سے رہتے ہیں اور کسی قسم کے غصہ کا اظہار نہیں کرتے یا نہیں ہوتا، جب اس قسم کی باتوں کو دیکھیں گے فسادوں کو دیکھیں گے یا کہیں بھی دو اشخاص کو اونچا بولتا ہوا دیکھیں گے تو ان پر غلط اثر ہوگا۔ کارکنوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب اپنے آپ کو چند دن کی خدمت کے لئے پیش کر دیا اور خدمت بھی وہ جو بڑا اعلیٰ مقام رکھتی ہے، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت ہے اس میں اپنے رویّے پھر ایسے رکھیں کہ نہ کسی مہمان کو تکلیف پہنچے، نہ ایک دوسرے کو جو کارکن ہیں ایک دوسرے سے تکلیف پہنچے۔ جلسہ کی تربیت کا یہ حصہ ہے کہ افسروں نے بھی اور ماتحتوں نے بھی اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا ہے۔ پارکنگ ہے، ٹریفک کنٹرول سے لے کر کھانا پکانے اور صفائی کرنے والے کارکنان تک ان سب کو اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ان دنوں میں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔ (البقرۃ:84) یعنی لوگوں سے نرمی سے بات کیا کرو۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے اخلاق کے معیار قائم کرنے کے لئے بتائی ہے۔ یہ ایک عمومی ہدایت ہے۔ ایک مومن سے ہر وقت ہی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ لیکن ان خاص حالات میں جبکہ آپ نے اپنے آپ کو جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے، وہ مہمان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں، وہ مہمان جو اپنی علمی اور عملی اور روحانی حالتوں کے بہتر کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں ان کی عملی تربیت تو کارکنان اپنے رویّے سے بھی کر سکتے ہیں اور کریں گے۔ پس اس لحاظ سے آپ لوگ جو کام کرنے والے ہیں دوہرے ثواب کے مستحق ہو رہے ہیں۔ ایک تو جلسہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر کے اور دوسرے اپنے اچھے اخلاق سے دوسروں کی تربیت کر کے۔ دوسروں کو بھی احساس دلا کر کہ جلسہ پر ہر آنے والا اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے والا ہونا چاہئے۔ اگر کسی نے غلط رنگ میں یا سختی سے بات کر دی اور غلط بات کرنے والا جب یہ دیکھے گا کہ کارکن اس کا جواب نرمی سے اور عمدہ اخلاق سے دے رہے ہیں تو یہ عملی نمونہ خود بخود دوسرے کو اس کی غلطی کا احساس دلا کر عملی تربیت کرنے والا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میزان میں حُسنِ خلق سے زیادہ وزن رکھنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی حسن الخلق حدیث 4799) وزن کرو، تکڑی میں تولو تو اعلیٰ اخلاق جو ہیں ان کا وزن سب سے زیادہ ہوگا کیونکہ اعلیٰ اخلاق ہی ہیں جو دنیا کے فسادوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ اعلیٰ اخلاق ہی ہیں جو پھر اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی لے جاتے ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ بعض حالات میں حقوق العباد حقوق اللہ سے بڑھ جاتے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 10 صفحہ 290۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعلیٰ اخلاق جو ہیں ان کی وجہ سے جذبات پر کنٹرول ہوگا صبر کا مظاہرہ ہوگا دوسرے کی غلط بات کا بھی نرمی سے جواب دینے کا حوصلہ پیدا ہوگا۔ انسان کے بہت سے دوسرے گناہ ہیں یہی اعلیٰ اخلاق پھر ان گناہوں کی معافی کا ذریعہ بھی بن جاتے ہیں۔

پس پہلی بات ہر کارکن کو اپنے پلے باندھ کر اس پر عمل کرنے والی جو ہے وہ یہی ہے کہ اس کے اخلاق اعلیٰ ہوں۔ پس دیکھیں کہ کتنا سستا سودا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس طرح ان لوگوں کو خاص طور پر نواز رہا ہے جو اس کی خاطر صرف اپنی زبان بند رکھتے ہیں اور چہرے پر مسکراہٹ رکھتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ ڈیوٹی کے بوجھ کی وجہ سے یا فلاں شخص کے انتہائی غلط رویّے کی وجہ سے، کسی شخص کے انتہائی غلط رویّے کی وجہ سے مجھے بھی غصہ آ گیا تو ہمیں ہمیشہ اپنے آقا و مولا اور مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنا چاہئے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے اُسوۂ حسنہ ہیں۔ کون سی تکلیف تھی جو آپ کو نہیں پہنچی۔ کون سی پریشانی تھی جو آپ کو نہیں ہوئی یا جن کی وجوہات آپ کے لئے پیدا نہیں کی گئیں۔ انسان کے تصور میں جتنے بھی کوئی سخت حالات اور پریشانیاں اور تکلیفیں ہو سکتی ہیں ان سب سے زیادہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پریشانیوں اور تکلیفوں سے گزرے ہیں اور برداشت کی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود صحابہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تبسّم فرمانے والا نہیں دیکھا۔ (سنن الترمذی ابواب المناقب باب قول ابن جزء ما رایت احداً اکثر تبسماً... الخ حدیث 3641) ہم نے آپ سے زیادہ کسی کو مسکرانے والا نہیں دیکھا۔ مسکراہٹ ہر وقت آپ کے چہرہ مبارک پر ہوتی تھی۔ یہ ہے نمونہ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

پھر آپؐ نے یہ بھی فرمایا اور یہ بات فرما کر ہمیں ہوشیار کیا کہ جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا۔ وہ خیر سے بھی محروم کیا گیا۔ (سنن الترمذی ابواب البر والصلۃ باب ما جاء فی الرفق حدیث 2013) اگر

تمہارے اندر نرمی نہیں تو پھر تم خیر سے بھی محروم ہو گئے۔ یہ کارکنوں کے لئے بھی ہے۔ لوگوں کے لئے بھی ہے۔ بہت سارے لوگ آپس میں ایک دوسرے سے الجھ پڑتے ہیں پھر ہر خیر سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو سال کے بعد جو موقع عطا فرما رہا ہے اس میں ہر ایک کو اور خاص طور پر کارکنان کو حسن خلق کے معیار، اپنی نرمی کے معیار، اپنے چہروں پر مسکراہٹوں کے اظہار پہلے سے بڑھ کر کرنے چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جو مہمانوں سے حسن خلق کے اظہار کے لئے ہمیں نصیحت فرمائی ہے اسے بھی ہر کارکن کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ:

"مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے"۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ406۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کو عمومی ہدایت دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ "دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔"

(ملفوظات جلد6 صفحہ226۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس مہمانوں کی مہمان نوازی میں کسی قسم کی تخصیص نہیں ہونی چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ جاننے والوں کے ساتھ بہتر سلوک ہو رہا ہو اور جن کو نہیں جانتے ان کا صحیح خیال نہ رکھا جا رہا ہو یا ان سے رُوکھے طریقے سے مل رہے ہوں۔

اس دفعہ یہاں افریقہ سے اور بہت سے دوسرے ممالک سے بھی کافی تعداد میں مہمان آئے ہیں۔ پہلے تو ایسٹ یورپ کے اور یورپ کے علاقے کے آتے تھے، ہر آنے والے کو خوشگوار اور اچھی یادیں جلسہ سالانہ جرمنی اور یہاں کے مہمان نوازی کرنے والوں کی لے کر جانا چاہئے اور یہ آپ لوگوں کا جو کام کرنے والے ہیں ان کے رویّوں پر منحصر ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور پھر خاص طور پر جو غیر از جماعت مہمان آتے ہیں ان کے لئے ہر کارکن بھی اور ہر احمدی بھی جو جلسہ میں شامل ہو رہا ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا عملی نمونہ دکھا کر تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے، خوبصورت تعلیم دکھانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ پس اس لحاظ سے آپ سب شامل ہونے والے بھی اور ڈیوٹی دینے والے بھی ایک خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں۔

ہر شعبہ کے کارکن کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا شعبہ اہم ہے۔ جیسا مَیں نے کہا کہ ٹریفک کنٹرول کا کام ہے یا پارکنگ کا شعبہ ہے۔ رجسٹریشن اور سکیننگ کا شعبہ ہے یا کھانا پکانے کا یا کھانا کھلانے کا شعبہ ہے۔ صفائی اور نظافت کا شعبہ ہے یا ڈسپلن قائم کرنے کا شعبہ ہے۔ ہر شعبہ صرف مہمانوں کی خدمت ہی نہیں کر رہا ہوتا بلکہ خاموش تبلیغ بھی کر رہا ہوتا ہے۔ پس اپنی ڈیوٹیوں کی اس اہمیت کو بھی سمجھیں۔ ڈسپلن میں بھی ضروری نہیں ہوتا کہ چہرے پر سختی طاری کریں تو تب ہی اثر ہو گا۔ عورتوں میں خاص طور پر یُوکے کے جلسہ میں بچیاں ڈسپلن قائم کرتی رہی ہیں اور مسکراتے چہروں کے ساتھ قائم کرتی ہیں۔ کسی نے مجھے بتایا کہ فلاں بچی جو لجنہ میں شامل ہو گئی ہے وہ بھی ہمیں شرمندہ کر دیتی تھی کہ جب بھی بات کرنے لگو یا عورتیں بیٹھ کے آپس میں ایک دوسرے سے بات کرنے لگیں تو مسکراتے چہرے کے ساتھ خاموش رہنے کا کارڈ لے کر آگے کر دیتی تھی۔ منہ سے کچھ نہیں بولنا۔ اگر تو سلجھے ہوئے لوگ ہیں تو یقیناً وہ ڈیوٹی والوں کے توجہ دلانے سے خاموش ہو جائیں گے۔ اور اگر جاہل اور بدخلق ہیں اور خاموش نہیں ہوں گے یا پھر بعض ایسے بدخُلق بھی ہوتے ہیں جو یہ کہہ کر ڈیوٹی والے کا منہ بند کرا دیتے ہیں کہ ہمیں پتہ ہے کہ اب خاموش ہونا ہے۔ پھر ایسے لوگوں کو خاص طور پر عورتوں کو، ان نوجوان لڑکیوں کو، کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی انچارج کو کہہ دیں وہ خود ان کو سمجھا دیں گی۔ لیکن لڑکیوں کا کام نہیں ہے کہ بڑی عمر کی عورتوں سے الجھیں خواہ وہ کسی جگہ بھی ہوں۔

اسی طرح پر خاص طور پر کھانے کی جگہ پر خیال رکھیں کہ اگر کوئی بے وقت بھی آ جاتا ہے اور اس کی مجبوری ہے بیمار ہے یا بچہ رو رہا ہے، اس کو ضرورت ہے تو جس حد تک ان کی مدد ہو سکتی ہے وہ کرنی ہے۔ اگر نہیں کر سکتی تو خاموشی سے خوش اخلاقی سے اور خوشی سے جواب دیں۔ اگر کوئی سخت الفاظ استعمال بھی کر لیتا ہے تو خاموش ہو جائیں۔

اسی طرح مَردوں اور عورتوں کے غسل خانوں میں جو صفائی کا انتظام ہے وہاں بھی خیال رکھنا چاہئے۔

ان باتوں کی طرف مَیں نے کل کارکنان کو ہدایات دیتے ہوئے بھی توجہ دلائی تھی۔ ڈیوٹی احسن رنگ میں اور اس معیار کے مطابق دینے کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں یہ ضروری ہے کہ عاجزی اور انکساری پیدا ہو۔ دل میں دوسروں کے لئے محبت پیدا ہو، اس کے جذبات ہوں اور اگر یہ ہو گا تو آپ کی ڈیوٹیاں بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوں گی۔

اسی طرح آنے والے مہمانوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے۔ شروع میں بھی مَیں ان کو کہہ چکا ہوں کہ آپ کا یہاں آنے کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں اور پھر اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنی ہے۔ آنے والے مہمانوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس جلسہ میں اس لئے شامل ہو رہے ہیں جیسا کہ مَیں ذکر کر آیا ہوں کہ دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ اپنی علمی، عملی اور روحانی حالت کو بہتر کرنا ہے۔ پس اگر یہ مقصد سامنے ہو گا تو کسی قسم کی رنجش اور شکایت دوسروں سے اور خاص طور پر کام کرنے والوں سے، کارکنان سے پیدا ہی نہیں ہو گی۔ یہ ڈیوٹی دینے والے بہت سے ایسے ہیں جو نوجوان ہیں، سکولوں میں پڑھ رہے ہیں، کالج یونیورسٹیوں میں پڑھ رہے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو اچھے شعبوں میں کام کرنے والے ہیں۔ یہ ڈیوٹی صرف اس لئے دے رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان آ رہے ہیں۔ پس آپ جو شامل ہونے والے ہیں ان کو بھی اپنے آپ کو اس معیار پر لانے کی ضرورت ہے جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہونے کا اہل بنانے والے ہوں۔ صرف جلسہ میں شامل ہو کر آپ مہمان نہیں بن جاتے۔

اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے، آپ کی باتوں پر عمل نہیں کر رہے، آپ کے جلسہ کے مقصد کو پورا نہیں کر رہے تو آپ ہزار بار کہتے رہیں کہ ہم جلسہ پر آئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں، آپ مہمان نہیں ہیں۔ کیونکہ آپ کے عمل ثابت کر رہے ہیں کہ آپ کی وہ حرکتیں نہیں ہیں۔

پس شامل ہونے والے بھی اپنے آپ کو ان باتوں سے بری الذمہ نہ سمجھیں۔ آپ کو بھی اپنے رویّے ٹھیک کرنے ہوں گے اور یہ کام کرنے والے جو ہیں اُن سے تعاون کریں۔ بیشک یہ لوگ آپ کی خدمت پر مامور ہیں لیکن آپ کی طرف سے بھی اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ یہ نوجوان جو ایک جذبہ کے تحت خدمت کے لئے آتے ہیں ان سے مہمانوں کو بھی حسنِ سلوک کرنا چاہئے۔ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے تا کہ ان میں خدمت کا شوق اور جذبہ جو ہے وہ مزید ابھرے اور قائم رہے۔ یہ نہیں کہ مہمانوں کے رویّوں کی وجہ سے آئندہ سال وہ ڈیوٹیوں سے بھاگنا شروع ہو جائیں۔

پھر جرمنی کے رہنے والے مہمانوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ایک لحاظ سے مہمان ہیں اور ایک لحاظ سے میزبان بھی ہیں۔ جو جرمنی سے باہر سے آنے والے ان کی خاطر انہیں قربانی دینی چاہئے کیونکہ جو جرمنی میں نہیں رہتے اور باہر سے آ کر جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں وہ اب مہمان بن گئے اور یہاں کے رہنے والے میزبان بن گئے۔ پس ان کی خاطر آپ لوگوں کو قربانی دینی چاہئے۔ بیٹھنے کے لئے جگہ دینی ہے، کھانا کھانے کے وقت اگر جگہ کی تنگی ہے وہاں جگہ دینی ہے یا اور کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہے تو آپ سب کا فرض ہے کہ ان کی مدد کریں۔ زبان وغیرہ کے مسئلہ کی وجہ سے بعض دفعہ مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں بھی ضرورت ہو مدد کریں۔ یہ صرف ڈیوٹی دینے والوں کا کام نہیں ہے کہ مدد کریں بلکہ یہاں کے رہنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان کی مدد کریں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق آپس کی محبت اور بھائی چارے کا اظہار ہے۔

اسی طرح غیر از جماعت مہمان جو آئے ہوئے ہیں ان کو بھی جیسا کہ مَیں نے کہا ہر احمدی کو اپنا نیک نمونہ دکھانا چاہئے۔ آپ سب کے نمونے دیکھ کر ہی غیروں کو اسلامی معاشرے کے خوبصورت نظارے نظر آئیں گے۔ جہاں ہر احمدی عاجزی نرمی آپس کی محبت اور بھائی چارے کی مثال قائم کر رہا ہو گا وہ نظارے لوگوں کو نظر آئیں گے۔ پس مردوں اور عورتوں دونوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

کھانے کے بارے میں اگر کہیں کوئی کمی بیشی ہو جائے تو برداشت کرنا چاہئے۔ اصل غذا جس کے لئے آپ لوگ یہاں آئے ہیں روحانی اور علمی غذا ہے۔ پس اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں یہ ضروری ہے۔ اسی طرح بازاروں میں بھی اس وقت جائیں جب اس کا وقت ہو۔ میرا خیال ہے عموماً شعبہ تربیت جو ہے وہ بازار تو کھولتا ہی اس وقت ہے جب جلسہ کا سیشن نہ چل رہا ہو۔ لیکن بعض دفعہ لوگ زور دیتے ہیں کہ نہیں ہم نے جانا ہے ہمیں بھوک لگی ہے۔ ان کے انتظام کے لئے پہلے مَیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں شعبہ مہمان نوازی کو انتظام رکھنا چاہئے۔ پھر عورتوں کا بازار ہے اس میں بھی اور مردوں کے بازار میں بھی جلسہ کے تقدّس اور ماحول کو ملحوظ رکھیں۔ یہ نہیں ہے کہ صرف جلسہ گاہ میں بیٹھ کر ہی جلسہ کا تقدّس ہو۔ اس سارے پریمیسز (Premises) میں آ گئے، اس علاقے میں آ گئے جہاں ٹینٹ لگے ہوئے ہیں کیمپ لگے ہوئے ہیں مارکیاں لگی ہوئی ہیں یا ہال ہیں یہ سب جلسہ کی جگہ ہے یہاں بھی آپ لوگوں کو جلسہ کے تقدس کو قائم رکھنا چاہئے۔ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا کا جو قرآن کریم کا حکم ہے، جو مَیں نے پہلے بتایا، یہ صرف کارکنوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ہر مسلمان کے لئے ہے اور خاص طور پر ہر احمدی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

میں نے کارکنوں کوتو کہا ہے کہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ اور کسی قسم کی بد خلقی نہ دکھائیں کل بھی کہا اور آج بھی کہا لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ان کے صبر کو آپ لوگ آزماتے رہیں اور ایسے حالات پیدا کریں جس سے بدمزگی کے حالات پیدا ہو جائیں۔ جہاں جہاں جس شعبہ کا متعلقہ کارکن بھی آپ سے کسی بات کا مطالبہ کرے یا ہدایت کرے اعلیٰ خلق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی بات کو مانیں اور تعاون کریں۔ پس قرآنی حکم کہ اچھے اخلاق سے پیش آئیں ہر شامل ہونے والے کے لئے یہ قرآنی حکم ہے۔

جلسہ کے اوقات میں جب پروگرام ہو رہے ہوں تو سوائے اس کے کہ کسی مجبوری سے اٹھ کر جانا پڑے جلسہ کی کارروائی سنیں۔ ہر تقریر میں ہر احمدی کے لئے کوئی نہ کوئی ایسی بات ہوتی ہے جو اس کی زندگی بہتر کرنے کے کام آ سکتی ہے۔

اسی طرح جلسہ کے دوران بھی اور چلتے پھرتے بھی ان دنوں میں ذکر الٰہی درود اور استغفار پڑھتے رہیں کہ یہ دعائیں اور ذکر الٰہی اور درود ہر ایک کے ذاتی حالات کی بہتری کا بھی ذریعہ ہے اور جماعتی حالات کی بہتری کا بھی ذریعہ ہے اور اُمّت مسلمہ جس دَور سے گزر رہی ہے اس کے لئے بھی بہتر حالات کے لئے دعا کریں۔

اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا جاتا ہے۔ صرف نماز میں ہی شاید کروڑوں مسلمان درود پڑھتے ہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے زیادہ حالات دینی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی، دنیاوی لحاظ سے بھی، مسلمانوں کے بدتر ہیں۔ اس لئے کہ یہ درود صرف رسماً پڑھے جاتے ہیں۔ نمازیں وہ نمازیں ہیں جو ہلاکت کا باعث ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ایسی نمازوں کو پھر اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے والوں کے منہ پر مارتا ہے۔ پس ایسے میں خالص ہو کر اخلاص کے ساتھ اور وفا کے ساتھ اور اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرتے ہوئے احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں اور اسلام کی ترقی کے لئے دعا کریں۔ ان ملکوں میں آ کر صرف اپنی دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے والا نہ بن جائیں بلکہ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ درود کے علاوہ ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس جلسہ کے مقصد کو پورا کرنے والا اور اس کی برکات سے ہمیں حصہ لینے والا بنائے۔ یہ سفر جو نیک مقصد کے لئے ہے اس کا فیض ہمیں ہمیشہ پہنچتا رہے اور ہماری نسلوں میں بھی تقویٰ پیدا ہو۔ اور ہر وہ بات جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اس سے ہم بچنے والے ہوں اور ہماری اولادیں اور نسلیں بھی ان سے بچنے والی ہوں۔ ہمارے مال میں برکت ہو اور ہم یا ہماری نسلیں مال کمانے کا ایسا ذریعہ نہ اپنائیں جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں ناپسندیدہ اور غلط ہو اور یا پھر حرام مال کے زُمرہ میں آتا ہو۔ عورتیں اپنے بچوں اور خاوندوں کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں دین پر قائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایسے ابتلا سے بچا کر رکھے جس سے دین ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔ ہمیشہ صراط مستقیم پر چلنے والے ہوں۔ ذکر الٰہی اور چلتے پھرتے دعاؤں کے ساتھ اس بات کا بھی خاص خیال رکھیں کہ ان دنوں میں خاص طور پر اور عموماً بعد میں بھی نماز باجماعت کی پابندی ہو اور خاص طور پر یہاں رہنے والے فجر کی نماز میں ضرور شامل ہوا کریں بلکہ یہاں تہجد کا بھی انتظام ہوتا ہے اس کے لئے بھی ضرور جاگیں اور شامل ہوں۔ اسی طرح کارکنان ڈیوٹی کے اوقات میں اگر نماز باجماعت نہیں پڑھ سکتے تو ڈیوٹی کے فوراً بعد نماز باجماعت کا اہتمام کریں یا وقت ایسے رکھیں کہ اپنی اپنی جگہوں پر ڈیوٹی سے پہلے نماز باجماعت پڑھ لیں۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی رضا کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی روح کو سمجھتے ہوئے اس کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ روح کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہی بیان کر دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''جب تک ہماری جماعت تقویٰ اختیار نہ کرے نجات نہیں پا سکتی۔ خدا تعالیٰ اپنی حفاظت میں نہ لے گا۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 458۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں ''گھروں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو۔ صدقہ وخیرات دو۔ گناہوں سے بچو تا اللہ تعالیٰ رحم کرے''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 459۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ جلسہ کے فیوض سے فیض حاصل کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں جو آپ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں ان سے حصہ پانے والے ہوں اور اِن دنوں میں بھی حصہ پانے والے ہوں اور بعد میں بھی ہم ان کے وارث بنتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ نیکیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

ایک انتظامی بات جو پہلے مَیں نے نہیں کی تھی اب وہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ سیکیورٹی کے لحاظ سے بھی اپنے دائیں بائیں ہمیشہ ہر ایک کو نظر رکھنی چاہئے۔ شامل ہونے والوں کو بھی ڈیوٹی والوں کو بھی۔ جو عملہ بھی اس کام کے لئے متعین ہے ان سے مکمل تعاون کریں۔ اگر کوئی چیز دیکھیں تو فوری طور پر ان کو اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شامل ہونے والے کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور کسی قسم کا ایسا واقعہ نہ ہو جو کسی قسم کا کسی کو نقصان پہنچانے والا ہو۔

☆...☆...☆

ضروری اطلاع

قارئین الفضل انٹرنیشنل نوٹ فرمالیں کہ خطبہ جمعہ 31/اگست 2018ء کا متن جو اِس شمارہ میں طبع ہونا تھا انشاء اللہ آئندہ کسی شمارہ میں طبع کیا جائے گا۔ شمارہ ھٰذا میں خطبہ جمعہ 07/ستمبر 2018ء کا متن شائع ہوا ہے۔ (مدیر)

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 14/اگست 2018ء بروز منگل 12 بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ محمودہ اقبال صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل محمد اقبال صاحب مرحوم (سلاؤ۔ یوکے) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرمہ محمودہ اقبال صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل محمد اقبال صاحب مرحوم (سلاؤ۔ یوکے)

11/اگست 2018ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں کرم الٰہی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت خوش الحانی سے کرتیں اور اکثر جماعتی کتب زیر مطالعہ رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرمہ شرین بٹ صاحبہ (معاونہ صدر برائے پریس اینڈ میڈیا) کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرم کے اے عبد المنیف صاحب (مربی سلسلہ) ابن مکرم کے ابو بکر صاحب مرحوم۔ انڈیا

11/اگست 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کینسر کے مرض میں مبتلا تھے اور جنوری 2018ء سے کیرالہ کے ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ 2013ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے شاہد کی ڈگری حاصل کر کے فارغ ہوئے اور صوبہ تامل ناڈو میں خدمت بجا لا رہے تھے۔ خدمت دین کا بہت جوش تھا اور ایک قابل اور محنتی مربی سلسلہ تھے۔ پسماندگان میں والدہ کے علاوہ تین بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔

1۔ مکرم عبد الحق کاہلوں صاحب (دار الفضل۔ کنری۔ عمر کوٹ۔ سندھ)

25 مئی 2018ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1974ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ اپنی مجلس میں بطور منتظم تجنید خدمت کی توفیق پائی۔ نماز باجماعت کے پابند ایک دعا گو اور مخلص انسان تھے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

3۔ مکرم طاہر احمد نسیم صاحب (سینئر استاد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

4 جون 2018ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سرکاری ملازمت سے فراغت لے کر پہلے افریقہ میں اور پھر نصرت جہاں اکیڈمی میں بطور استاد خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔

4۔ مکرمہ حاکم بی بی صاحبہ (بنت مکرم سلطان علی صاحب۔ کھوکھر غربی گجرات)

31 جون 2018ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نمازوں کی پابند، جماعتی کاموں میں شوق سے حصہ لینے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ چندوں کی ادائیگی بروقت کیا کرتی تھیں۔

☆...☆...☆

✵... مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 15/اگست 2018ء بروز بدھ 12 بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ رشیدہ باسمہ صاحبہ (سٹن۔ یوکے) اہلیہ مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر مرحوم مبلغ سلسلہ و سابق نائب وکیل التبشیر ربوہ کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ رشیدہ باسمہ صاحبہ (سٹن۔ یوکے) اہلیہ مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر مرحوم مبلغ سلسلہ و سابق نائب وکیل التبشیر ربوہ

9/اگست 2018ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت مولوی رحیم بخش صاحب کی پوتی اور حضرت عبد الرحیم صاحب کی نواسی اور محترم آغا عبد اللہ خان صاحب صاحب کی بیٹی تھیں۔ آپ شادی کے بعد محترم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر کے ساتھ 1963ء میں سیرالیون شفٹ ہو گئیں اور چند سال وہاں گزارنے کے بعد ربوہ آ گئی تھیں۔ ربوہ میں اپنے گھر کو بچوں کی تربیت اور لجنہ کے اجلاسات کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ 2011ء میں بیٹے کے پاس یوکے شفٹ ہو گئی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، غریب پرور، خلافت کی شیدائی، خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد سے انتہائی محبت کرنے والی،

اطاعت گزار، نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ہمشیرہ کے علاوہ ایک بھائی، ایک متبنیٰ بیٹا اور کثیر تعداد میں عزیز و اقارب یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب :

1۔ مکرمہ سعیدہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف صاحب (آنبہ نوریہ ضلع شیخوپورہ)

27 جولائی 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ولی محمد صاحبؓ کی پوتی اور قاضی دین محمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ پارٹیشن کے بعد آپ کے والد اپنے خاندان کو لے کر قادیان سے سے ہجرت کر کے ربوہ منتقل ہو گئے تھے۔ شادی کے بعد گاؤں آنبہ نوریہ میں زندگی گزاری اور اس دوران مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی ۔ 18 سال مقامی مجلس کی صدر لجنہ بھی رہیں ۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، غریب پرور، ہمسائیوں سے حسن سلوک کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ناصر احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ مالی اور مکرم انصر محمود صاحب مربی سلسلہ پنڈ بیگوال (اسلام آباد) کی والدہ تھیں۔

2۔ مکرم محمد قاسم ایاز صاحب (رحیم یار خان۔ حال ربوہ)

2/ اپریل 2018ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ شروع میں احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ 1954ء میں جماعت کے خلاف مظاہروں میں بھی شامل ہوتے رہے۔ پھر خود ہی بیعت کی اور والد نے گھر سے نکال دیا۔ جس کے بعد ہجرت کر کے ربوہ آگئے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت صابر و شاکر، بہت ہمدرد اور رحم دل انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ: اسلام آباد (پاکستان) کی ہائی کورٹ کا فیصلہ

.......................از صفحہ نمبر 4

کرنے والے افغان گروہوں کو اربوں ڈالر کی مدد دی۔ امریکہ نے کامیابی سے اپنے اہداف حاصل کر لئے اور افغانستان کو سوویت یونین کا ویتنام بنا دیا۔ لیکن اس ساری جنگ میں پاکستان کو شرکت کرنے کی جو بھاری قیمت دہشتگردی اور مذہبی تنگ نظری کی صورت میں ادا کرنی پڑی اس کا قرضہ سُود در سُود پاکستان ابھی تک ادا کر رہا ہے۔ اور خدا جانے یہ منحوس سلسلہ کب تک چلے گا؟ خدا پاکستان کو تمام مشکلات سے نجات دے آمین۔

تمام سیاسی بحثوں سے گریز کرتے ہوئے ہم ایک بات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس عدالتی فیصلہ کے صفحہ 76 پر جلی حروف سے لکھا ہے:

"Qadianism is the step– daughter of British Imperialism it survives only under its guardianship and protection."

ترجمہ: قادیانیت برطانوی استعمار کی سوتیلی بیٹی ہے اور صرف اس کی سرپرستی اور حفاظت میں زندہ رہ سکتی ہے۔

ہر ایک کو اپنی رائے کا حق ہے خواہ ہم اُس سے متفق ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن یہاں یہ ذکر ضروری ہے کہ جب اس کے فوراً بعد پاکستان میں مغربی طاقتوں خاص طور پر امریکہ کی مدد کا سیلاب اُمڈ آیا تو وہ ان گروہوں کو دی گئی جو جماعتِ احمدیہ کی پُرتشدد مخالفت کے داعی تھے۔ اور پاکستان کی اس حکومت کو دی گئی جو کہ جماعتِ احمدیہ کی سب سے زیادہ مخالف تھی۔

اس موضوع پر پاکستان میں ہونے والی بہت سی تحقیق سامنے آچکی ہے۔ اُس دور میں جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں اور جس کے آغاز پر رابطہ عالمِ اسلامی کی یہ قرارداد 1978ء میں منظور کی گئی تھی اور اس میں یہ واویلا بھی کیا گیا تھا کہ احمدی جہاد کے قائل نہیں ہیں اور مغربی طاقتوں کے اشاروں پر مسلمانوں کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اُس وقت مغربی طاقتیں اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے خود ایک بین الاقوامی جہاد کی حوصلہ افزائی کر رہی تھیں اور مالی طور پر بھی نواز رہی تھیں۔ اور پاکستان اور سعودی عرب دونوں مکمل طور پر ان کا ساتھ دے رہے تھے۔ اور یہ سب کچھ جماعتِ احمدیہ کے اشد مخالفین جنرل ضیاء الحق صاحب اور سعودی عرب کے شاہی خاندان مل کر کر رہے تھے۔ اور یہ سب کچھ مغربی طاقتوں خاص طور پر امریکہ کی حکومت کے باہمی تعاون اور مشترکہ منصوبہ بندی سے ہو رہا تھا۔ چنانچہ اُس وقت کے امریکہ کے صدر کارٹر کے مشیر برائے نیشنل سیکیورٹی Zbigniew Brzezinski اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے پاکستان آکر جنرل ضیاء صاحب سے ملاقات کی اور افغانستان میں سوویت یونین کی مخالفت میں منصوبہ پر مذاکرات کئے۔ جنرل ضیاء الحق صاحب نے ہی یہ مشورہ دیا کہ فی الحال بہتر یہ ہوگا کہ پاکستان بظاہر امریکہ سے ذرا فاصلہ رکھے اور دنیا کو یہی نظر آئے کہ مسلمان ممالک اس معاملہ میں پاکستان کی مدد کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس مشورہ کے بعد Zbigniew Brzezinski سعودی عرب گئے اور شاہ خالد کو اس منصوبے پر آمادہ کر لیا۔ اور خود برزنسکی صاحب لکھتے ہیں کہ اس وقت کی سعودی حکومت امریکہ کی بہت زیادہ حامی تھی ۔ اور اس وقت سعودی عرب کے دفاع کو بہتر بنانے کا منصوبہ مکمل طور پر امریکہ کی حکومت کے اراکین ہی بنا رہے تھے۔

(Power and Principle, by Zbigniew Brzezinski, published by Weidenfeld and Nicolson 1983 p 449, 454)

ایک اور پہلو کے ذکر کے بغیر یہ بات ادھوری رہ جائے گی۔ اُس وقت 'جہاد' کی اہمیت اتنی تھی کہ خود امریکی صدر کے قومی سلامتی کے مشیر برززنسکی (Zbigneiw Brzezinski) پاکستان آکر مجاہدین کو یقین دلاتے تھے کہ ہمیں معلوم ہے کہ تمہیں خدا پر گہرا ایمان ہے اور تم ضرور کامیاب ہو گے کیونکہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اور سامنے کھڑے ہوئے نام نہاد مجاہدین یہ تقریر سن کر بچوں کی طرح تالیاں پیٹ رہے ہوتے تھے۔ یہ تقریر یُوٹیوب پر موجود ہے اور ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ اس کا لنک ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

(https:// www.youtube.com/watch v=A9RCFZnWGE0)

جیسا کہ یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ رابطہ عالمِ اسلامی کی تنظیم جو یہ الزام لگا رہی تھی کہ نعوذُ باللہ جماعتِ احمدیہ صرف مغربی استعماری طاقتوں کی حفاظت اور سرپرستی میں کام کر سکتی ہے، وہ خود سعودی عرب کی مالی مدد اور سرپرستی کے تحت کام کر رہی تھی اور اب تک کر رہی ہے۔ اور اُس وقت یعنی 1978ء کے آخری نصف میں جب سعودی عرب کو یہ خطرہ ہوا کہ ایک مسلمان ملک ان پر حملہ کر سکتا ہے، تو خود سعودی عرب امریکہ کی حفاظت کا مرہونِ منت تھا۔ سابق صدر کارٹر بیان کرتے ہیں کہ اس وقت امریکہ نے 1978ء میں اپنی ایئر فورس کے جہاز سعودی عرب میں متعیّن کئے ہوئے تھے تا کہ اُن کی حفاظت کر سکیں۔ اس پس منظر میں رابطہ عالم اسلامی کا جماعت احمدیہ پر یہ الزام مضحکہ خیز تھا۔ اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ خود جماعتِ احمدیہ کے خلاف الزام لگانے والے اپنے لئے مغربی طاقتوں کی حفاظت کے محتاج تھے۔

(Keeping Faith, by Jimmy Carter, published by Bantam Books November 1982.P 559)

مذہبی مدرسوں کا کردار

چنانچہ مغربی طاقتوں کی سرپرستی میں چلنے والے اس جہاد کے لئے لڑنے والے بھی تو چاہیے تھے۔ اس کا انتظام بھی کیا گیا۔ چنانچہ 1970ء کی دہائی کے آخر میں پاکستان میں دینی مدارس کی تعداد 900 تھی جن میں 30000 طلباء موجود تھے۔ جب اس جہاد کا اعلان کیا گیا تو ان مدارس میں تعداد میں ناقابلِ یقین حد تک اضافہ ہوا۔ چنانچہ اس موضوع پر اب بہت سے ریسرچ پیپر سامنے آچکے ہیں کہ پاکستان میں ان مدرسوں کا فروغ Operation Cyclone کا حصہ تھا۔ یہ وہ آپریشن تھا جو صدر کارٹر کے دور میں ہی افغانستان میں سوویت یونین کے اثر کو روکنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ پہلے اس کے لئے پانچ سو ملین ڈالر مختص کئے گئے اور بعد میں ایک مرحلہ پر چار ارب ڈالر بھی اس آپریشن کو آگے بڑھانے کے لئے دیئے گئے۔ اور اس کے مقاصد میں ایک یہ بھی تھا کہ پاکستان میں جہادی کلچر کو فروغ دیا جائے۔ اور ان مدرسوں کا قیام اس کا ایک اہم حصہ تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں دیکھتے دیکھتے پاکستان میں مدرسوں کی تعداد حیران کُن حد تک بڑھ گئی۔ بہت سی تحقیقات میں سے ایک کا حوالہ درج کیا جا رہا ہے جو انٹرنیٹ پر موجود ہے اور اس سے ان حقائق کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔

(Ali Riaz.)2005).Global jihad, sectarianism and the madrassahs in Pakistan.)RSIS Working Paper, No. 85).Singapore: Nanyang Technological University.)

اور ان مدارس کی سرپرستی وہ عرب ممالک بھی کر رہے تھے جو کہ مغربی طاقتوں کے اتحادی تھے۔ اور افغانستان کی جنگ ختم ہونے کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور 2008ء میں ایک تخمینہ کے مطابق ان کی تعداد 45000 تک پہنچ گئی ہے اور ان میں چالیس لاکھ سے زیادہ طلباء تعلیم پا رہے ہیں۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے مغربی طاقتوں نے تو اپنے اہداف حاصل کر لیے۔ افغانستان کو سوویت یونین کا ویتنام بنا دیا گیا۔ لیکن اس کے لئے جو لاکھوں لوگ دونوں اطراف سے مارے گئے وہ یا تو افغانستان کے تھے یا پاکستان اور کسی حد تک دوسرے مسلمان ممالک کے تھے۔ بڑی طاقتوں نے اس 'جہاد' کے لئے ازراہ شفقت صرف اسلحہ اور ڈالر عطا کئے تھے۔ جب یہ جنگ ختم ہوئی تو تقسیم کیا ہوا اسلحہ اور تیار کئے ہوئے جنگجو پاکستان کے لئے وبالِ جان بن گئے۔ اور دہشت گردی کا وہ خوفناک سلسلہ شروع ہوا جس کی قیمت پاکستان آج تک ادا کر رہا ہے۔

(World Powers Rivalry in Afghanistan and Its Effects on Pakistan by Muhammad Karim. The Dialogue Vol XII no 3 .p 247–261)

جماعتِ احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ واقعی جماعتِ احمدیہ کسی ایسے 'جہاد' کا حصہ نہیں رہی، جس کو چلانے کے لئے ایڈ (Aid) کے ڈالروں کی اور جس میں نصرت الٰہی کی خوش خبری دینے کے لئے برزنسکی صاحب کی ضرورت پڑے۔ جماعتِ احمدیہ ایک غریب جماعت ہے۔ اس کی تاریخ کا خلاصہ درج ذیل آیت ہے

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (آل عمران 174)

ترجمہ: [یعنی] وہ لوگ جن سے لوگوں نے کہا تمہارے خلاف لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں پس ان سے ڈرو تو اس بات نے ان کو ایمان میں بڑھا دیا۔ اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

تاریخی واقعات کا مطالعہ کرتے ہوئے ہم بارہا یہ منظر دیکھتے ہیں کہ ایک عمل یہ نعرہ لگا کر شروع کیا جاتا ہے کہ قادیانی 'بیرونی طاقتوں' کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں اور اس طرح عالمِ اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اور بعد میں یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ جماعت کے مخالفین کے اس عمل سے انہی بیرونی طاقتوں کی مدد مقصود تھی جن کے آلہ کار ہونے کا الزام جماعتِ احمدیہ پر لگایا جا رہا تھا۔ یہی صورت ان مدرسوں میں عسکریت کے آغاز کو فروغ دینے کے معاملے میں نظر آتی ہے۔

چنانچہ مجاہد حسین صاحب اپنی کتاب ''پنجابی طالبان'' میں تحریر کرتے ہیں کہ سب سے پہلے پاکستان کے مدرسوں میں عسکری تربیت دینے کا کام 1973ء میں شروع کیا گیا۔ اور مسعود علوی صاحب نے ملتان میں ایک تنظیم جمیعت المجاہدین کی بنیاد رکھی۔ اور اس کا سب سے پہلا نشانہ احمدی ہی تھے۔ جب مفتی محمود صاحب سرحد کے وزیرِ اعلیٰ بنے تو انہوں نے تحریکِ ختمِ نبوت کے راہنما خواجہ محمد احمد خان کے ساتھ کنیاں میں مدرسوں کے ان طالب علموں کی عسکری صلاحیتوں کا مظاہرہ دیکھا۔ انہی مسعود علوی صاحب نے اسد کے بعد خالدیہ نام کا مدرسہ قائم کیا جس میں عسکری تربیت لازمی تھی۔ افغانستان میں مدرسوں کی طرف سے جو پہلا دستہ بھجوایا گیا وہ مسعود علوی صاحب نے ہی بھجوایا تھا۔ اس کے بعد مختلف مدرسے Operation Cyclone کی بھرپور اعانت و خدمت کرتے رہے۔ [پنجابی طالبان مصنفہ مجاہد حسین صاحب۔ ناشر سانجھ مارچ 2011 صفحہ 98–99]

اسرائیل اور بڑی طاقتوں کے ساتھ سازباز کون کر رہا تھا؟

جیسا کہ حوالہ درج کیا گیا تھا کہ 1978ء میں رابطہ عالمِ اسلامی کی اس قرارداد میں احمدیوں پر صیہونیت

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

سے بھی وابستہ ہونے کا الزام لگایا گیا تھا۔تاریخ کا ہر طالب علم یہ جاننا پسند کرے گا کہ اُس وقت مسلمان ممالک اور اسرائیل میں کیا معاملات چل رہے تھے۔اس کے بعد ہی ہم اس الزام کے بارے میں رائے قائم کرسکیں گے۔یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ ان حقائق کو بیان کرنے کا مقصد یہ نہیں کہ کسی ملک یا کسی سیاستدان کے فیصلوں پر تنقید کی جائے۔ہر ملک کے قائدین آزاد ہیں وہ جیسا پسند کریں فیصلے کریں اور وہ اس کے بارے میں صرف اپنے ملک کے منتخب نمائندوں اور ملک کے عوام کو جوابدہ ہیں۔یہاں صرف کچھ حقائق پیش کئے جارہے ہیں جن سے ہمیں اس الزام کو پرکھنے میں مدد مل سکتی ہے۔

جس وقت کراچی میں یہ کانفرنس ہوئی اور اس میں جماعتِ احمدیہ پر صیہونیت کی اندھا دھند پیروکار ہونے کا الزام لگایا گیا۔اس دور میں امریکہ کے زیرِ سرپرستی یہ کوششیں ہورہی تھیں کہ عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان معاہدے ہو جائیں اور عرب ممالک اسرائیل کو تسلیم کرکے اس سے سفارتی تعلقات قائم کرلیں۔عرب ممالک میں سے اکثر کی رائے تھی کہ تمام عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان اکھٹی مفاہمت ہو اور ایک ساتھ عرب ممالک کے مطالبات تسلیم کرلئے جائیں۔لیکن اسرائیل اور امریکہ کی کوشش تھی کہ اسرائیل کے عرب ممالک سے علیحدہ علیحدہ صلح کے معاہدے ہوں اور اس کوشش کے خلاف اکثر عرب دنیا میں شدید ردِعمل پایا جاتا تھا۔مصر کے انورالسادات اس بات کے حامی تھے کہ مصر اور اسرائیل میں علیحدہ معاہدہ ہوجائے۔اور یہ معاہدہ آخر میں ستمبر 1978ء میں Camp David Accord کی صورت میں سامنے آیا۔اور اس کی وجہ سے انورالسادات صاحب کو ملک کے اندر اور عرب ممالک کے اکثر حصہ کی ناراضگی مول لینی پڑی اور آخر میں انہیں قتل بھی کر دیا گیا۔

اس وقت یہی ظاہر کیا جارہا تھا کہ سعودی عرب باقی عرب عوام اور عرب ممالک کی حکومتوں کی طرح اس معاہدے کے سخت خلاف ہے۔اور اس معاہدے کے بعد بھی اس معاہدے کے خلاف بظاہر سعودی عرب کا شدید ناراضگی والا ردِعمل سامنے آیا۔لیکن آہستہ آہستہ شواہد سامنے آتے گئے کہ یہ سب کچھ صرف دکھانے کے لئے تھا۔پسِ پردہ سعودی عرب ان مذاکرات اور اس معاہدے کی پوری حمایت کررہا تھا اور امریکہ کی حکومت سے تعاون کر رہا تھا۔چنانچہ اُس وقت کے امریکی صدر کے مشیر برزنسکی صاحب لکھتے ہیں کہ جب اس سلسلہ میں فروری 1978ء میں مصر میں صدر کارٹر اور صدر انورالسادات کی ملاقات ہونے سے قبل ہی سعودی عرب میں امریکہ کے صدر اور سعودی فرمانروا میں ملاقات ہوچکی تھی۔اور سعودی لیڈروں کو اعتماد میں لیا جا چکا تھا۔اس کے بعد برزنسکی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُس وقت سعودی حکومت سے ایک Secret Pledge حاصل کرلیا تھا کہ اسرائیل اور مصر کے معاہدے کے بعد سعودی عرب مصر کے خلاف ایسی پابندیاں نہیں لگائے گا جو اسے نقصان پہنچا سکیں۔اور سابق امریکی صدر کارٹر اپنی کتاب Keeping Faith میں لکھتے ہیں کہ اس معاہدے کے فوراً بعد انہیں سعودی عرب کے بادشاہ شاہ خالد نے ان مذاکرات میں اپنی حمایت کا یقین دلادیا تھا۔اور اسی قسم کا پیغام سعودی ولی عہد شہزادہ فہد کی طرف سے بھی ملا تھا۔اور بعد میں CIA نے خفیہ دستاویزات declassify کیں تو ان سے بھی یہ چیز ثابت ہو گئی۔اگرچہ 1978ء کے معاً بعد یہی ظاہر کیا جا رہا تھا کہ سعودی عرب بھی دوسرے عرب ممالک کی طرح اسرائیل سے ہونے والے معاہدے کے شدید خلاف ہے۔

(Power and Principle, by Zbigniew Brzezinski, published by Weidenfeld and Nicolson 1983 p 239،240،286)

(Keeping Faith, by Jimmy Carter, published by Bantam Books November 1982.P408)

ظاہر ہے کہ اگر اُس وقت یہ راز فاش ہو جاتا کہ سعودی عرب کی حکومت ان مذاکرات کی حمایت کررہی ہے تو انہیں شدید ردِعمل کا سامنا کرنا پڑتا۔اور جس طرح صدر سادات پر امریکہ اور اسرائیل کے سامنے جھکنے کے الزامات لگ رہے تھے،سعودی عرب کی حکومت کو بھی انہیں الزامات کا سامنا پڑتا۔اور اُس وقت اکثر عرب دنیا اسے غداری قرار دے رہی تھی۔شاید اسی لئے حفظِ ما تقدم کے طور پر رابطہ عالمِ اسلامی نے یہی مناسب سمجھا ہو کہ شور مچا کر دوسروں پر یہ الزام لگا دیا جائے۔لیکن حقائق یہی تھے جو کہ درج کر دیئے گئے ہیں۔

اس پس منظر میں سعودی سرپرستی میں کام کرنے والی کسی تنظیم کا یہ الزام کہ احمدی نعوذُ باللہ صیہونیت کے پیرو کار ہیں ایک مضحکہ خیز الزام ہے۔اور اسے سنجیدگی سے بھی نہیں لیا جاسکتا۔ان حقائق کی روشنی میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ جب کوئی شخص یا کوئی تنظیم یا کوئی گروہ جماعتِ احمدیہ پر یہ مغربی طاقتوں کا یا اسرائیل کے ایجنٹ ہونے کا الزام لگاتا ہے تو اس شخص،گروہ یا تنظیم کی تحقیقات ہونی ضروری ہیں کہ کہیں وہ خود تو اس قسم کی سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہے۔

(جاری ہے۔باقی آئندہ)

☆...☆...☆

بقیہ: جلسہ سالانہ جرمنی۔قدم بقدم

.........................از صفحہ نمبر 17

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری سنائی کہ جماعت جرمنی نے اپنے پچاس فیصد چندہ دہندگان کو نظام وصیت میں شامل کرکے اپنا ٹارگٹ پورا کردیا ہے جو حضور نے جماعت جرمنی کو دیا تھا۔ اس جلسہ کی حاضری 28 ممالک سے تشریف لائے ہوئے 26 ہزار سے زائد مہمانوں پر مشتمل تھی۔اس جلسہ کے مہمان مقرر قادیان سے تشریف لائے ہوئے مکرم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد تھے۔جلسہ کے انتظامات کے لئے 5 ہزار سے زائد رضا کار دن رات مصروف عمل رہے۔

(اخبار احمدیہ جرمنی ستمبر 2007ء صفحہ اول)

ہر چند کہ گزشتہ کئی سال سے جلسہ کی تقاریر بالخصوص حضور انور کے خطابات ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں رواں نشر کئے جارہے تھے تاہم اس جلسہ کے دوران مکمل کارروائی اور دیگر پروگرام بھی جلسہ گاہ میں قائم کئے گئے عارضی ٹرانسمیشن سٹیشن کے ذریعہ سے نشر کئے جانے لگے۔اس کے بعد سے ہر جلسہ پر یہی معمول چلا آرہا ہے۔

(غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ)

....

خلافت جوبلی کا جلسہ

2008ء کے سال ہونے والا جلسہ سالانہ صد سالہ خلافت جوبلی سے منسوب تھا۔ چنانچہ جلسہ کی تمام تقاریر خلافت سے متعلق مختلف عناوین پر تھیں۔اس جلسہ میں 40 ممالک سے 37 ہزار مہمانوں نے شرکت کی۔9 زبانوں میں تقاریر کا رواں ترجمہ پیش کیا گیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے لوائے احمدیت لہرایا پھر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ دوسرے روز مستورات سے اور تیسرے روز اختتامی خطاب فرمایا۔ امسال ربوہ سے ناظر اصلاح و ارشاد مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب مہمان مقرر تھے۔ علاوہ ازیں ناظر اعلیٰ پاکستان محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور وکیل التعلیم تحریک جدید مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب بھی تشریف لائے تھے۔جلسہ کے انتظامات خوش اسلوبی سے انجام دینے کے لئے 5 ہزار سے زائد کارکنان نے خدمت کی توفیق پائی۔

(اخبار احمدیہ جرمنی اگست و ستمبر 2008ء صفحہ 1 و 4)

جماعت احمدیہ جرمنی کا 34واں جلسہ سالانہ 14 تا 16 اگست 2009ء کو من ہائم کی مئی مارکیٹ میں منعقد ہوا جس میں 44 ممالک سے آئے ہوئے 32 ہزار سے زائد شمع خلافت کے پروانوں نے شرکت کی۔ امسال مہمان مقرر ناظر تعلیم ربوہ مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب تھے۔ جملہ تقاریر کے 9 زبانوں میں رواں ترجمہ کا پہلی مرتبہ جدید آلات کے ذریعہ انتظام کیا گیا تھا۔

(اخبار احمدیہ جرمنی ستمبر 2009ء صفحہ اول)

26 تا 28 جون 2010ء کو ہونے والا جلسہ جرمنی سانحہ لاہور کے فوراً بعد احباب جماعت کے کسی بھی جگہ پر اتنی بڑی تعداد میں اجتماع کا پہلا موقع تھا۔اس اعتبار سے اگر ایک طرف ہر آنکھ اشکبار تھی تو دوسری طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ولولہ انگیز خطابات سے ہر احمدی کے دل میں ایک خاص جذبہ جوش مار رہا تھا۔ چنانچہ اس موقع پر حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی نظم دشمن کو ظلم کی برچھی سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی نظم دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! خاص طور اپنے اختتامی خطاب سے پہلے پڑھوائیں۔ ان نظموں کو سن کر حاضرین کا جوش قابل دید تھا۔ حضور انور کے خصوصی ارشاد پر محترم امیر صاحب جرمنی نے اسی سانحہ کے حوالے سے شہادت کے موضوع پر تقریر فرمائی نیز مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب مرحوم نے بھی اس موقع کے لئے اپنے جذبات کو جرمن نظم میں ڈھالا۔ اس سال جلسہ کے لئے مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ بطور مہمان مقرر تشریف لائے تھے۔

(اخبار احمدیہ جرمنی اگست و ستمبر 2010ء صفحہ 1 و 2)

گزشتہ 15 برس سے من ہائیم کی مئی مارکیٹ میں جلسہ سالانہ جرمنی کا انعقاد ہوتا چلا آرہا تھا، جیسا کہ مندرجہ بالا اعداد و شمار سے واضح ہے کہ حاضری میں ہر سال مسلسل اضافہ ہوتا چلا جارہا تھا، اسی اعتبار سے انتظامات میں بھی وسعت لانی پڑتی تھی۔ جس کی وجہ سے بالآخر اتنی بڑی یہ جگہ بھی چھوٹی پڑ گئی اور وَسِّعْ مَكَانَكَ کے الہامی حکم پر عمل کرنے کا ایک دفعہ پھر وقت آ گیا کیونکہ حاضری بڑھتے بڑھتے 2010ء کے جلسہ میں 25 ہزار سے زیادہ ہوگئی تھی۔

....

نئی اور بہت بڑی جلسہ گاہ کارلسروئے کنونشن سنٹر

(Karlsruhe Messegelände)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 24–26 جون 2011ء کو جرمنی کا 36واں جلسہ سالانہ پہلی دفعہ جرمنی کے شہر کارلسروہے کے کنونشن سنٹر Messegelände DM Arena میں منعقد ہوا۔ یہ جگہ فرانکفورٹ سے جانب جنوب 160 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس کنونشن سنٹر میں ایک جیسے چار بڑے ہال ہیں اور ہر ہال 12500 مربع میٹر رقبہ کا ہے جس میں 16000 لوگوں کے لئے گنجائش ہے۔علاوہ ازیں کئی ہزار مربع میٹر پر مشتمل بہت سے چھوٹے بڑے ہال، گیلریاں اور کمرے ہیں۔ یہ کمپلیکس ہر قسم کی جدید سہولتوں سے آراستہ، صاف ستھرا اور نہایت خوبصورت ہے۔ان چار ہالوں میں سے دو ہالوں کو مردانہ وزنانہ جلسہ گاہوں کے طور پر استعمال کیا گیا جبکہ باقی دونوں ہالوں کو مردوں اور خواتین کے کھانے اور رہائش کے علاوہ جماعتی دفاتر کے لئے استعمال کیا گیا۔ اس کمپلیکس کے عین درمیان میں ایک وسیع سبزہ زار ہے جہاں پرچم کشائی کے لئے چبوترہ بنایا جاتا ہے اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں کے لئے بھی اس جگہ خوبصورت ماحول میسر آجاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ کی رہائش اور دفاتر بھی اسی کمپلیکس کے اندر ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضور انور بڑی سہولت سے جلسہ کے دوران مختلف پروگراموں کے لئے تشریف لاتے ہیں اور اپنا فیض شاملین جلسہ میں بانٹتے ہیں، الحمدللہ۔

جماعت جرمنی کے اس 36 ویں جلسہ سالانہ کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت جرمنی تشریف لائے اور اپنے روح پرور خطابات سے نوازا، طلبہ و طالبات کے ساتھ علیحدہ علیحدہ طویل نشستوں میں بھی رونق افروز ہوئے اور نو احمدیوں کو بھی شرف ملاقات بخشا۔ اس سال حضور انور ایدہ اللہ کی خصوصی اجازت سے مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب نے ربوہ سے تشریف لاکر اور مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے کینیڈا سے تشریف لاکر خطاب فرمایا۔ اس جلسہ کے موقع پر ایک اہم تقریر "خلافت سے زندہ تعلق" کے موضوع پر مکرم مولانا منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی تھی۔

اس کی کل حاضری 26,872 (چھبیس ہزار آٹھ سو بہتّر) تھی۔ جو 44 مختلف ممالک سے بسوں اور پبلک ٹرانسپورٹ کے علاوہ اپنی ذاتی گاڑیوں میں بھی تشریف لائے تھے۔ان ذاتی گاڑیوں کی تعداد شعبہ پارکنگ کے مطابق 13680 تھی۔ ان مہمانوں کی ضیافت کے لئے کھانے کی کل 912 دیگیں تیار کی گئیں۔

(اخبار احمدیہ جرمنی جولائی اگست 2011ء صفحہ 59 تا 65)

اس وسیع جگہ پر جلسہ سالانہ گزشتہ سات سال سے بڑی کامیابی اور خوش اسلوبی کے ساتھ منعقد کیا جارہا ہے اور حاضرین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ہر سال انتظامات میں وسعت لائی جارہی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال 42 ویں جلسہ سالانہ کے لئے بہت سے اِنتظامات اس کمپلیکس کے سامنے سڑک کی دوسری جانب پارکنگ میں کرنے پڑے۔ چنانچہ لنگر خانہ اور کھانے کی مارکیاں اس میدان میں لگائی گئیں، بازار تو پہلے سے ہی اسی میدان میں لگایا جاتا تھا۔ اس طرح سے 1500 کے قریب پرائیویٹ خیمہ جات کے لئے اَور بھی دور کا میدان مخصوص کرنا پڑا۔ غرضیکہ 41 ہزار سے زائد حاضری کے لئے اب یہ جگہ بھی چھوٹی ہوچکی ہے اور یہ اعداد و شمار دراصل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئیوں پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ چنانچہ اب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت جرمنی کو حدیقۃ المہدی کی طرح کوئی کھلی جگہ تلاش کرنے کی ہدایت فرمائی ہے تا کہ اپنی ضرورت کے مطابق انتظامات میں وسعت کی جاسکے۔ اللہ کرے کہ پیارے آقا کی خواہش اور منشاء کے عین مطابق جماعت جرمنی کو جلد ایسی جگہ عطا فرمادے۔ آمین۔

☆...☆...☆

جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کی

خدمت دین و خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں

عظیم الشان اور روزافزوں ترقیات اور الٰہی نصرت وتائید کے روشن نشانات سے معمور

خلافت خامسہ کے مبارک دَور کے پندرہ سال

(چند جھلکیاں اعداد وشمار کے آئینہ میں)

فضل الرحمان ناصر۔استاذ جامعہ احمدیہ یُوکے + اویس احمد نصیر۔مربی سلسلہ

قسط نمبر 3

کتب اور لٹریچر کی اشاعت میں وسعت

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام نے اپنی تصنیف ’’فتح اسلام‘‘میں اعلائے کلمہ اسلام کے لئے جومنصوبہ پیش فرمایا تھااس کی ایک شاخ کتب اورلٹریچر کی اشاعت بھی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی 2003ء کے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی تقریر میں فتح اسلام کے اس عالمی منصوبہ کی اس شاخ کاذکرکرتے ہوئے فرمایا کہ

’’ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ شاخ بھی خوب ثمرآورہورہی ہے۔تمام عالم اسلام میں جماعت احمدیہ وہ واحدمسلم جماعت ہے جودنیا کی متعدد زبانوں میں اسلام کے حقیقی پیغام کی اشاعت کررہی ہے اوراس کی توفیق پارہی ہے۔بنی نوع انسان کواسلام کے محاسن سے آگاہ کرکے ان کے لئے امن وعافیت کاحصار قائم کررہی ہے ۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کواس حصارمیں آنے کی توفیق عطافرمائے ۔خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت کالٹریچر اپنے علمی معیاراور پیغام کی صداقت وقوت وشوکت کے اعتبارسے پاک وسعید فطرت دلوں پرغیرمعمولی اثر پیدا کرتاہے اوربہت سے لوگوں کی ہدایت کاموجب بنتاہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل۔5 ستمبر 2003)

نیز حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی موقع پراہل علم اورزبان دانوں کوکتب کےتراجم کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کی تحریک کرتے ہوئے ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ کےفضل سے جماعت میں زبان دانوں کی کمی نہیں۔نیزفرمایا

’’آج میں ان لوگوں سے درخواست کرتاہوں جن کی انگریزی زبان اچھی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کے اس قلمی جہاد میں شامل ہوں اوراپنانام مرکز کوپیش کریں تاکہ آپ کوانگریزی زبان میں تراجم کے لئے کچھ کتب مہیا کی جاسکیں اورپھروہ مکمل کرکے دیں۔ تاکہ جتنی جلدی اس کی اشاعت ہوسکتی ہے ہوسکے۔ امید ہےلوگ اپنے آپ کواس کے لئے پیش فرمائیں گے۔اہل علم اورزبان دانوں سے یہ درخواست ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل۔5 ستمبر 2003)

چنانچہ اس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کے مختلف کتب اورلٹریچر کےتراجم اوران کی اشاعت کے کام میں غیرمعمولی تیزی پیداہوئی۔ 2003ء سے2018ء تک اشاعت کے کام میں کس قدروسعت پیداہوئی اس کامختصرخاکہ پیش خدمت ہے۔

تراجم قرآن کریم کی اشاعت سن 2003ءتک جماعت احمدیہ مسلمہ کی طرف سےمختلف زبانوں میں شائع ہونے والےتراجم قرآن کی تعداد 56 تھی۔اس کے بعد اب تک19 زبانوں میں مزیدتراجم قرآن شائع ہوچکے ہیں ۔2017ءتک کی رپورٹ کے مطابق اب تراجم قرآن کریم کی کُل تعداد75 ہوچکی ہے۔

2017ءمیں ڈوگری زبان میں ترجمہ قرآن پہلی دفعہ قادیان سے تیارہوکرطبع ہوا۔ یہ زبان ہندوستان کے صوبہ جموں اورکشمیرمیں بولی جاتی ہے۔یہ ترجمہ تفسیرصغیر کے ترجمہ پرمشتمل ہے اوراس طرح اب 75 زبانوں میں قرآن کریم کےمکمل تراجم شائع ہوچکے ہیں۔ اسی طرح 2017ءمیں چینی زبان میں ترجمہ قرآن کی نظرثانی کرکےاسے دوبارہ شائع کیا گیا۔اسی طرح قرآن کریم کے جاپانی ترجمہ پرایک مخلص جاپانی احمدی محمداویس کوبایاشی صاحب نے بڑے اخلاص اورمحنت سے پانچ سال نظرثانی کا میں کام مکمل کیاہے۔یہ بھی شائع ہوچکاہے۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 2017)

خلافت خامسہ کے بابرکت دورمیں شائع ہونے والے 19 تراجم قرآن کریم کی سال وارفہرست

LANGUAGE	FIRST YEAR OF PUBLICATION
CATALAN, MAYANMAR (PART 1 TO 10	2003
KANADA, CREOLE	2004
UZBEC	2005
MORE	2006
FULA, MANDINKA, WOLOF	2007
BOSNIAN, MALAGASY, KYRGIS, ASHANTI, MAURE (NZ) (PART 1 TO 15)	2008
KRIOL	2010
YAO	2013
SINHALESE, BURMESE	2015
DOGRI	2017

جماعت احمدیہ مسلمہ کے شائع کردہ تراجم قرآن کریم کی قبولیت

جماعت احمدیہ مسلمہ کے شائع کردہ تراجم قرآن کریم کواللہ تعالیٰ بہت مقبولیت عطافرمارہاہے۔اس کا ذکر کرتے ہوئے جلسہ سالانہ 2016ءکے خطاب میں حضورانورایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا

’’قرآن شریف کی بھی اشاعت کی خدمت کی توفیق جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ دے رہاہے۔امیر صاحب ماریشس لکھتے ہیں کہ ایک غیر احمدی عربی پروفیسر ماریشس میں بک فیئر پرآئے اور بتانے لگے کہ جس ہوٹل میں وہ ٹھہرے ہیں وہاں کمرے میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ قرآن کریم دیکھنے کوملا۔کہنے لگے کہ میں قرآن کریم دیکھ کرسوچ میں پڑ گیا کہ کتنے مسلمان ملک اور کتنے ہی مسلمان فرقے دنیامیں ہیں لیکن قرآن کریم کی خدمت کی اگرکسی کوتوفیق مل رہی ہےتو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔‘‘(خطاب جلسہ سالانہ2016ء)

نیامینا ڈسٹرکٹ گیمبیاکے ایک عالم کوتبلیغ کی گئی اوراس کے ساتھ ملاقاتوں کاسلسلہ لمباچلتارہالیکن اس نے احمدیت قبول نہ کی ۔ایک دن اُسے قرآن کریم کافُولا زبان میں، جووہاں کی مقامی زبان تھی،ترجمہ دیا گیا۔جب اُس نےفولازبان کےساتھ قرآن کریم وصول کیاتو کہا کہ ہاں اب میں یقین کرتاہوں کہ جماعت احمدیہ سچی ہے کیونکہ ایک جھوٹاقرآن کریم کی خدمت اس طرح نہیں کرسکتا جیسا کہ جماعت احمدیہ کررہی ہے اورپھر اس نے بیعت کرلی۔(الفضل انٹرنیشنل3 جنوری 2014ء)

عراق سے تعلق رکھنے والے ایک پروفیسر جویانا یونیورسٹی میں استادہیں،اپنی اہلیہ کےہمراہ سٹال پرتشریف لائے ۔موصوف سعودی حکومت کی طرف سے اس کتاب میلہ میں خصوصی لیکچر کے لئے تشریف لائے تھے ۔ وہ جماعت کی طرف سےشائع کردہ جرمن ترجمہ قرآن کی شان میں رطب اللسان تھے۔ان کا کہنا تھا کہ جماعت احمدیہ بہت روشن خیال جماعت ہے ۔ان کا ترجمہ قرآن سب سے بہترین ہےاورساٹھ کی دہائی سے وہ اس سے مستفیض ہورہے ہیں ۔ ان کا کہنا تھا کہ ساٹھ کی دہائی میں انہوں نے اس ترجمہ کی عمدگی کے پیش نظراس ترجمہ کاایک بہت بڑاپیکٹ سعودی عرب بھجوایا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے جرمن ترجمۃ القرآن کاذکرکرتے ہوئے فرمایا

’’جماعت کاجرمن ترجمہ توبہت پسند کیاجاتاہے۔ شاید میں نے پہلے بھی بتایاتھا کہ جرمنی میں بعض غیراحمدی مدرسوں والے یاامام اورمساجدوالے ہمارے جرمن ترجمہ قرآن کریم کوخریدکرلے جاتے ہیں اوراُس کی جلد اتارکراُس کےاوپراپنی پرنٹ لائن لگاکراسی ترجمہ کوشائع کردیتے ہیں ، بلکہ بعض تو پرنٹ لائن بھی نہیں لگاتے صرف کور(cover)بدل دیتے ہیں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل9اگست 2013)

کتب حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے تراجم اوراشاعت

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کی کتب کی اشاعت اوران کےمختلف زبانوں میں تراجم کے کام میں بھی بڑی تیزی پیداہوئی اوراب تک اس سلسلہ میں جوکام ہواہےاس کاخلاصہ پیش خدمت ہے

2003ء

اسلامی اصول کی فلاسفی کاچیک(CHEK)ترجمہ ہوااور جرمنی میں طبع ہوا۔’مسیح ہندوستان میں‘ کے انگریزی ترجمہ Jesus in India کی نظرثانی کروائی گئی اوریہ ترجمہ کئی سالوں کی محنت کے بعدمکرم چوہدری محمدعلی صاحب نےتیارکیااوریہ طبع ہوا۔

2004ء

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰ ۃ والسلام کی تفسیر سورۃفاتحہ کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا۔ تذکرہ کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا۔ التبلیغ حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ الصلوٰ ۃ والسلام کی ایک عظیم الشان تصنیف ’آئینہ کمالات اسلام‘ کا ایک حصہ ہے جوعربی میں ہے اوراُسے علیحدہ طور پر ’التبلیغ‘ کےنام سے شائع کیا گیا۔’توضیح مرام‘ کاانگریزی ترجمہ شائع کیا گیا۔حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ الصلوٰ ۃ والسلام کی کتب اورملفوظات میں سےمختلف موضوعات کےتحت اقتباس لےکرEssence of Islamکے نام سے اُن کے انگریزی ترجمے پہلے کئے گئے تھے اب دوبارہ اُن پرنظرِ ثانی کرکےاوراصل اردومتن سے دوبارہ موازنہ کرکےکچھ درستیاں کی گئیں اورشائع ہوئے۔

2005ء

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کی عربی کتب کوعلیحدہ طبع کروانے کے پروگرام کے تحت دوسری کتاب ’’اَلْاِسْتِفْتَاء‘‘ شائع ہوئی۔ رسالہ الوصیت کو نئے سرے سےترجمہ کرکےشائع کیا گیا۔

2006ء

'مواہب الرحمن' شائع کی گئی ہے۔ 'آسمانی فیصلہ' اور 'گورنمنٹ انگریزی اور جہاد' کا انگریزی ترجمہ طبع ہوا۔ 'تجلیاتِ الٰہیہ' Divine Manifestation کے نام سے طبع ہوئی۔ 'القصیدہ' کا یوروبا میں ترجمہ شائع ہوا۔

2007ء

رسالہ الوصیت کا نارویجین اور برمی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا گیا۔ 'لیکچر سیالکوٹ'، 'ایک غلطی کا ازالہ' اور 'معیار المذاہب' کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا۔ 'ضرورۃ الامام' کا انگریزی ترجمہ The Need for the Imam شائع ہوا۔ 'برکات الدعا' کا انگریزی ترجمہ طبع ہوا۔

2008ء

'کشتی نوح، الوصیت، برکات الدعا، ضرورۃ الامام، مکتوبات احمد، پیغام صلح، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد' کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہوا۔

2009ء

روحانی خزائن کی پہلی بارہ جلدیں کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن پہلی بار شائع ہوا۔ تذکرۃ انگریزی زبان میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات اور رؤیا و کشوف کا مجموعہ ہے نظر ثانی شدہ ایڈیشن بہت خوبصورت جلد اور انڈیکس کے ساتھ شائع کیا گیا۔

2010ء

نجم الہدیٰ، منن الرحمن، اور حقیقۃ الوحی شائع ہوئیں۔ 'الوصیت' اڑیہ اور کنڑ اور سویڈش زبان میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی ہیں۔ 'برکات الدعا' اور 'دافع البلاء' کا سواحیلی زبان میں۔ 'ضرورت الامام' کا بوسنین زبان میں۔ 'مسیح ہندوستان میں' کا بوسنین زبان میں۔ 'تحفۃ الندوہ' کا انگریزی زبان میں۔ 'تریاق القلوب' کا عربی زبان میں۔ 'لیکچر لدھیانہ' کا رشین زبان میں۔ 'لیکچر لاہور' اور 'پیغام صلح' کا فرنچ زبان میں ترجمہ شائع ہوا۔

2011ء

رسالہ الوصیت کا رشین ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اسی طرح کشتی نوح، ایک غلطی کا ازالہ تامل میں، ضرورۃ الامام ملیالم میں، شہادۃ القرآن ہندی میں، شائع ہوئیں۔

2012ء

کتاب براہین احمدیہ کی پہلی اور دوسری جلد کا انگریزی میں ترجمہ شائع ہوا۔

2013ء

'ستارہ قیصریہ' کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا۔ 'براہین احمدیہ' پہلے چار حصے جو روحانی خزائن کی جلد اول ہے اور 'ایک غلطی کا ازالہ'، 'ضرورۃ الامام'، 'گورنمنٹ انگریزی اور جہاد' اور 'کشتی نوح' کے عربی تراجم شائع ہوئے۔ 'ایک غلطی کا ازالہ' رشین زبان میں شائع کی گئی ہے۔ 'اسلامی اصول کی فلاسفی'۔ 'ضرورۃ الامام'، 'تحفہ قیصریہ' سواحیلی زبان میں شائع ہوئیں۔ 'رسالہ الوصیت' دوران سال تین زبانوں میں جو وولف اور فولا اور مینڈینکا ہیں، شائع کیا گیا ہے۔

Morden Motor(UK)

Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

2014ء

انجام آتھم، آئینہ کمالات اسلام، نور القرآن کا عربی زبان میں ترجمہ شائع ہوا۔ براہین احمدیہ حصہ سوئم، ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی کا انگریزی اور جرمن ترجمہ شائع ہوا۔ پیغام صلح کا رشین اور مقدونین زبان میں ترجمہ شائع ہوا۔ دعوت الامیر، سبز اشتہار وغیرہ کا بنگالی زبان میں ترجمہ شائع ہوا۔ مواہب الرحمن مع اردو ترجمہ، مکتوبات احمد جلد سوم اردو، اتمام الحجۃ مع اردو ترجمہ، اعجاز المسیح مع ترجمہ۔ روحانی خزائن جلد پانچ (آئینہ کمالات اسلام)، روحانی خزائن جلد گیارہ (انجام آتھم)۔ نور القرآن ہر دو حصص کی اشاعت ہوئی۔

2015ء

قرآن مجید مع ترجمہ (سنہالی، میانمار)، World Crisis & the Pathway to Peace بوسنین، کروشین، ڈچ، فولا، منڈنکا، وولف، جرمن، اٹالین، سویڈش، اردو، کورین زبانوں میں۔ محسن انسانیت (عربی۔ جرمن)، دافع البلاء (انگریزی)، Sermon on the Mount (انگریزی)، A Present to the Prince of Wales، The Liberator of Women- Muhammad s.a.، Minorities in an Islamic State، حضرت ابوبکر صدیق (انگریزی)، حضرت صفیہ بنت عبدالمطلبؓ (انگریزی)، خطبات محمود جلد 31 تا 35، انوار العلوم جلد 25، راز حقیقت (جرمن)، کتاب التجوید (اردو، جرمن)، راز حقیقت (فارسی)، فتح اسلام (فارسی)، ضرورۃ الامام (فارسی)، تحفۃ الندوہ (فارسی)، ایک غلطی کا ازالہ (فارسی)، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد (فارسی)، اظہار حق (فارسی)۔

2016ء

کشتی نوح (Noah's Ark) کے نام سے، کشف الغطاء The truth unveiled کے نام سے، راز حقیقت The Hidden Truth کے نام سے انگریزی زبان میں شائع ہوئیں۔ محمود کی آمین کا انگریزی اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا صومالین ترجمہ شائع ہوا۔

2017ء

رسالہ البلاغ یا فریاد درد شائع کیا گیا۔ جس کا ایک حصہ اردو میں ہے اور دوسرا حصہ عربی میں۔ پیغام صلح، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، کشتی نوح، الوصیت فرنچ زبان میں شائع ہوئیں۔ سواحیلی ڈیسک کے تحت اسلامی اصول کی فلاسفی، استفتاء، لیکچر لاہور، معیار المذاہب، سناتن دھرم، پیغام صلح شائع کی گئیں۔

2018ء

براہین احمدیہ حصہ پنجم کا انگریزی ترجمہ مکمل ہوا۔ حقیقۃ الوحی، روئداد جلسہ دعا، اور ملفوظات جلد اول کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا۔

کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر تبصرے اور بیعتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ان کے شائع شدہ تراجم سے مستفید ہونے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"فرنچ گیانا کے ایک سیرین مہاجر ہیں بہاء الدین صاحب کہتے ہیں کہ میں نے شام کے مخدوش حالات کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ دیا اور طویل اور تھکا دینے والے سفر کے بعد اپنی اہلیہ اور بیٹے کے ہمراہ فرنچ گیانا پہنچا۔ یہاں پہنچ کر میری ملاقات یہاں کے مبلغین سے ہوئی۔ میں نے اپنی مشکلات کے حوالے سے ان سے ذکر کیا تو انہوں نے مجھے مشن ہاؤس میں ہی ایک کمرہ دے دیا۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے کبھی جماعت احمدیہ کا نام نہیں سنا تھا۔ چنانچہ مشن ہاؤس میں رہنا شروع کیا تو جماعت احمدیہ کے حوالے سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ چنانچہ میں نے عربی زبان میں ترجمہ شدہ کتب کشتی نوح، ضرورۃ الامام، الخلافۃ والنبوۃ، براہین احمدیہ، مکتوبات احمد اور حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کیا۔ شروع میں ان تحریرات نے مجھے اپنی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ پھر جلد ہی میں نے دیکھا کہ ان کتب کے مضامین بھی بہت گہرے ہیں۔ میں ویسے تو مسلمان ہوں لیکن میں سچے دل سے کہتا ہوں کہ جو علوم میں نے ان کتب سے سیکھے ہیں وہ کہیں اور نہیں دیکھے۔ یہ کتب پڑھ کر میں کہہ سکتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی تعلیمات کی سچائی میں کوئی بھی شک نہیں ہے اور جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سچے ہیں۔ موصوف کا تعلق بڑے پڑھے لکھے خاندان سے ہے اور اب یہ اپنے خاندان کو بھی احمدیت کے بارے میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ (خطاب جلسہ سالانہ 2016ء)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بیعت

مکرمہ نسیبہ صاحبہ از دمشق اپنے بیعت کے تفصیلی واقعہ میں بیان کرتی ہیں:

میں نے جماعت کی ویب سائٹ دیکھی اور اس پر موجود کتابوں کا مطالعہ کیا اور خدا تعالیٰ کی توفیق اور میری خوش قسمتی سے سب سے پہلے میں نے کتاب 'مسیح ہندوستان میں' کا مطالعہ کیا، پھر 'اسلامی اصول کی فلاسفی' اور 'مکتوب احمد' کا مطالعہ کیا اور اس کے علاوہ ویب سائٹ پر موجود کچھ اور مضامین پڑھے۔ خصوصاً ختم نبوت کے بارہ میں تفصیل سے پڑھا اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری تسلی کرا دی۔ میں نے ان کتب اور مقالات اور قصائد کا مطالعہ جاری رکھا اور ایم ٹی اے کے پروگرام بھی دیکھتی رہی حتی کہ خدا تعالیٰ نے چھ ماہ بعد مجھے اس مبارک جماعت میں شمولیت کی توفیق دے دی۔

(مصالح العرب جلد 2 صفحہ 369)

بیعت کے بغیر چارہ نہ رہا

مکرمہ حیاۃ حرز اللہ صاحبہ از تیونس بیان کرتی ہیں:

مجھے شروع سے ہی دینی لگاؤ ہے۔ اسی نقطہ نظر سے صوفیاء اور علماء کی کتب پڑھتی رہتی ہوں۔ لیکن کوئی خاص اندرونی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ صوفیاء کی جماعت میں چار سال شامل رہی لیکن کوئی روحانی فائدہ نہ ہوا۔ اسی دوران ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت سے تعارف ہوا اور جب انٹرنیٹ پر جماعت کی ویب سائٹ سے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھیں تو کیفیت بدل گئی اور بیعت کے بغیر چارہ نہ رہا۔ میری سب سے بڑی خواہش وصال الٰہی ہے۔ براہ کرم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے روحانی ترقی نصیب فرمائے۔ (مصالح العرب جلد 2 صفحہ 369)

مراکش کے ایک دوست مالکی سعید صاحب جو فرانس میں مقیم ہیں، کہتے ہیں کہ میں ایم ٹی اے دیکھتا تھا لیکن جماعت احمدیہ فرانس کے مشن میں کبھی نہیں گیا تھا۔ ایک دن میں نے مشن ہاؤس جانے کا سوچا۔ مشن ہاؤس میں فرانس میں موجود عرب ڈیسک کے انچارج سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'حقیقۃ الوحی' پڑھنے کے لئے دی۔ جب انہوں نے اس کتاب کو پڑھ لیا تو اُس کے کچھ دنوں کے بعد وہاں کے عرب ڈیسک کے انچارج کا ان کو دوبارہ فون آیا کہ ساری چیزیں پڑھنے اور دیکھنے کے بعد پھر آپ نے ابھی تک بیعت کیوں نہیں کی؟ کہتے ہیں میں نے کہا کہ میں بیعت کرنے والا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھایا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی سچے ہیں۔

(خطاب جلسہ سالانہ 2013ء)

روح کا علاج

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر بیان فرمایا۔

مراکش سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں، میں تاریخ اور جغرافیہ کا استاد ہوں اور باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے بڑی نعمتوں سے نوازا، ترقی بھی ہوگئی، مکان بھی ہیں لیکن میں نفس کی ضلالتوں میں پڑا رہا اور گناہوں میں گھرتا گیا۔ حتی کہ خدا تعالیٰ نے بیعت کی توفیق دی۔ میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو احساس ہوا کہ یہی میرے زخموں کا مرہم اور میری روح کا علاج ہے۔ مجھے تزکیہ نفس کی فکر پیدا ہوئی۔ اور پھر کہتے ہیں مجھے آپ کو اس غرض سے لکھنے کا احساس بیدار ہوا۔

(خطاب جلسہ سالانہ 2013ء)

اسلام کا صحیح تصور

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بیان فرمایا کہ ایک صاحب یمن سے لکھتے ہیں کہ ایک عرصہ سے ایم ٹی اے دیکھتا تھا۔ ایک صحافی اور محقق ہونے کے ناطے حقیقتِ حال جاننے کا شوق تھا لہٰذا جماعت کے مخالفین کی کتب بھی پڑھیں۔ میں نے دیکھا کہ ان میں جماعت پر ناروا الزام تراشی کی جاتی ہے، حتی کہ تکفیر کی جاتی ہے۔ مزید تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس میں وہی پرانے غلط الزامات کے سوا کچھ نہیں جیسا کہ دعویٰ وحی و نبوت اور انگریزوں کی مدح وغیرہ وغیرہ۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی دانی جیسے معجزات دیکھتا تھا۔ یہ بھی الٰہی معجزہ تھا کہ امام مہدی کو فارسی الاصل پیدا کیا گیا۔ ضروری نہیں کہ عربوں میں ہی مہدی آتا کیونکہ ہدایت اور نبوت صرف عربوں سے ہی مختص نہیں۔ دوسری دنیا کا کیا قصور ہے؟ اسلام کے آخری زمانے میں غریب ہوجانے کا میرے نزدیک ایک یہ بھی مطلب ہے کہ اس کی نشأۃ ثانیہ غیر عرب ملک سے شروع ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپ نے اسلام کا صحیح تصور دوبارہ پیش کیا ہے جس کو لوگوں نے بھلا دیا تھا یا بگاڑ دیا تھا۔ اسلام امن اور سلامتی کا نام ہے لیکن مسلمان آپس میں لڑ مر رہے ہیں۔ کوئی خونی مہدی کا انتظار کر رہا ہے تو کوئی مہدی کے غار سے نکلنے کا منتظر ہے۔ لیکن ایک جماعت احمدیہ ہے جو حقیقی مہدی کو مان کر اس کی پیروی کر رہی ہے۔

(خطاب جلسہ سالانہ 2013ء)

اسلامی اصول کی فلاسفی کے بارہ میں بعض تبصرے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی ایک غیر معمولی اثر انگیز کتاب ہے۔ جس کی روحانی تاثیرات ایک اعجازی رنگ میں ہر دور میں ظاہر ہوتی ہیں۔ آج بھی اس کا مطالعہ کرنے والے اس سے متاثر ہوتے ہیں اور بے اختیار اس کی تعریف کرتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک تبصرے جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمائے، آپ کے ہی الفاظ میں پیش ہیں۔ ایک موقع پر حضور انور نے فرمایا:

مراکش کے ایک ڈاکٹر عبدو صاحب ہیں وہ امیر صاحب کبابیر کے نام لکھتے ہیں کہ مجھے آپ کی طرف سے مرسلہ کتابیں ملی ہیں۔ مَیں نے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' ساری کی ساری پڑھ لی ہے۔ یہ بہت ہی گہری، غیر معمولی فائدہ بخش اور نہایت اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے۔ بلکہ علم المقاصد کے موضوع پر میں نے اسے نہایت خوبصورت اور عظیم ترین پایا ہے۔ کیونکہ اس میں مؤلّف نے شرعی احکام کے مقاصد اور ان کی علّت کے بارہ میں بعض ایسے نکات بیان فرمائے ہیں جو صرف انہی کا حصہ ہیں اور یہ کتاب مجبور کرتی ہے کہ میں مؤلّف کا شمار ان عظیم علماء میں کروں جنہوں نے شریعتِ اسلام کو ایک ملہم من اللہ کی نظر سے دیکھا ہے، نہ کہ ایک مقلّد کی نظر سے۔ اور کہتے ہیں کہ وہ ایک عارف باللہ کے دل کے ساتھ شریعت اسلامیہ کی گہرائیوں تک پہنچے ہیں، نہ کہ ایک ایسے دل کے ساتھ جو شریعت کے مقاصد کو سمجھنے سے عاری ہو۔ میں آپ سے یہ سچ کہنے سے نہیں رُک سکتا کہ اگر احکامِ شریعت کے فن سے بے بہرہ لوگوں کے فتنہ کا ڈر نہ ہو، یعنی ان لوگوں کے فتنہ سے جو اس شخص کی قدرومنزلت سے بے خبر ہیں تو میں اس کتاب کو یونیورسٹی میں مقاصدِ شریعہ کے طلباء کے نصاب کے طور پر مقرر کردوں۔

(خطاب جلسہ سالانہ 2007ء)

مالی کے ایک معلم لکھتے ہیں کہ مالی کے ایک دوست عربی پروفیسر ہیں۔ انہوں نے جماعت کا لٹریچر لینے سے انکار کر دیا۔ ایک دن خاکسار ان کے مدرسہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' چھوڑ آیا۔ چند دن کے بعد میں دوبارہ مدرسہ گیا تو اس نے کہا کہ اس کتاب کے ایک حصہ نے مجھے احمدیت کی طرف مائل کر دیا ہے۔ پھر اس نے کئی اور کتب مطالعہ کیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہو گئے ہیں۔ (خطاب جلسہ سالانہ 2007ء)

کینیڈا سے ہمارے مربی لکھتے ہیں کہ لیف لیٹس کی تقسیم کے لئے ہم گزشتہ سال گوئٹے مالا گئے تھے۔ پچھلے سال یہ جامعہ کینیڈا سے فارغ ہوئے ہیں۔ وہاں ایک نو احمدی جارج ولز (George Velazqez) نے بتایا کہ میں عیسائیت کے غلط عقائد کی وجہ سے متنفر ہو چکا تھا۔ میرے اندر ہر قسم کی برائی پائی جاتی تھی۔ شراب نوشی کی کثرت کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ ان حالات میں عیسائیت نے مجھے دہریہ بننے پر مجبور کر دیا۔ اسی دوران ایک مسلمان عورت سے میری ملاقات ہوئی۔ وہ جب بھی مجھے اسلام کی دعوت دیتی تو میں اس کو دھتکار دیتا۔ ایک دن میں جماعت احمدیہ کی مسجد گیا تو وہاں ایک احمدی دوست داریو (Dario) صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' پڑھنے کے لئے دی۔ اس کتاب کو پڑھ کر میرا وجود لرز گیا۔ اس کتاب نے مجھے اسلام قبول کرنے پر مجبور کر دیا اور اس کتاب کا مجھ پر احسان ہے کہ میں اس کتاب کو پڑھ کر احمدی مسلمان ہوں اور مجھے اس پر فخر ہے۔ (خطاب جلسہ سالانہ 2016ء)

ایک اور موقع پر حضور انور نے فرمایا۔

مصر کے ایک صاحب ہیں انہوں نے بیعت کی۔ کہتے ہیں کہ میں نے ویب سائٹ پر جماعت میں شمولیت کی خواہش کا پیغام بھیجا تو چند روز کے بعد جماعت احمدیہ مصر کے ایک دوست نے مجھ سے رابطہ کیا اور پھر جب ہماری ملاقات ہوئی تو اس نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' دی۔ یہ کتاب غیر معمولی تصنیف ہے۔ ایسے روحانی خیالات کو پڑھ کر روح وجد میں آ گئی اور یقین ہو گیا کہ اس کتاب کا مؤلف خدا کا فرستادہ ہے۔ چنانچہ میں نے اس احمدی دوست کو فون کر کے بیعت کا اظہار کیا۔ (خطاب جلسہ سالانہ 2016ء)

متفرق لٹریچر کی اشاعت

2003ء

رقیم پریس اسلام آباد سے 100229 اور افریقہ کے مختلف پریسوں سے 100270 کی تعداد میں کتب و جرائد شائع ہوئے۔

2004ء

رقیم پریس اسلام آباد سے 2 لاکھ 10 ہزار سے اوپر اور افریقہ کے مختلف پریسوں سے بھی دو لاکھ اکہتّر ہزار کے قریب کتابیں اور پمفلٹ، رسالے وغیرہ شائع ہوئے۔

2005ء

288 مختلف جماعتی کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ پندرہ مختلف زبانوں میں 9 لاکھ 71 ہزار سے زائد کی تعداد میں شائع ہوئے۔

2006ء

355 مختلف جماعتی کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ 22 زبانوں میں 6 لاکھ 52 ہزار 350 کی تعداد میں شائع ہوئے۔

2007ء

400 مختلف جماعتی کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ 29 زبانوں میں 14 لاکھ 598 کی تعداد میں شائع ہوئے۔

2008ء

621 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز وغیرہ 31 زبانوں میں طبع ہوئے جن کی تعداد اکیس لاکھ چوبیس ہزار تین سو سڑسٹھ (21,24,367) ہے۔

2009ء

523 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز 31 زبانوں میں 24 لاکھ 86 ہزار کی تعداد میں شائع ہوئے۔

2010ء

568 مختلف کتب، پمفلٹس، فولڈرز وغیرہ 28 زبانوں میں 38 لاکھ 30 ہزار 602 کی تعداد میں طبع ہوئے۔

2011ء

549 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز وغیرہ 38 زبانوں میں طبع ہوئے جن کی تعداد 76 لاکھ 78 ہزار 844 ہے۔

2012ء

569 مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز 45 زبانوں میں 2 لاکھ 74 ہزار 526 کی تعداد میں طبع ہوئے۔

2013ء

625 مختلف کتب، پمفلٹس، فولڈرز 57 لاکھ 70 ہزار کی تعداد میں شائع ہوئے۔

2014ء

665 مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ 43 زبانوں میں 61 لاکھ 52 ہزار کی تعداد میں طبع ہوئے۔

2015ء

761 مختلف کتب، پمفلٹ، فولڈرز وغیرہ 58 زبانوں میں فولڈر ایک کروڑ 23 لاکھ 74 ہزار 800 کی تعداد میں طبع ہوئے۔

2016ء

891 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈر وغیرہ 58 زبانوں میں فولڈر ایک کروڑ 56 لاکھ 20 ہزار 68 کی تعداد میں طبع ہوئے.

2017

69 مختلف کتب پمفلٹس، فولڈرز 59 زبانوں میں شائع ہوئے جن کی تعداد ستّر لاکھ بتیس ہزار ایک سو انیس (7032119) ہے۔

رقیم پریس یُوکے سے کل 6 لاکھ 26 ہزار 330 کتب شائع ہوئیں۔ افریقہ سے 3 لاکھ 26 ہزار 330 کتب شائع ہوئیں۔ اخبارات اور تربیتی لٹریچر 91 لاکھ 60 ہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔

2018ء

784 مختلف جماعتی کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ 63 مختلف زبانوں میں **ایک کروڑ 62 لاکھ 16 ہزار 407** کی تعداد میں طبع ہوئے۔

جماعتی لٹریچر کے متعلق تبصرے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

ڈینش کارٹونوں پہ جو میرے خطبات تھے اس کے بارہ میں مبلغ نائیجیریا لکھتے ہیں کہ اس کا انگریزی ترجمہ دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیا تو ایک دوست ڈاکٹر مشہود کو جب کتاب ملی تو اس نے (اسے) پڑھنا شروع کر دیا۔ (چھوٹی سی کتاب ہے پانچ خطبات ہیں۔) اور کہتے ہیں کہ ختم کر کے مجھے فون کیا کہ مَیں نے ساری کتاب پڑھ لی ہے۔ ان پانچ خطبات نے گہرا اثر چھوڑا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی کتاب میں نے پہلے نہیں دیکھی۔ جو قرآن، حدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پر مشتمل ہے۔ ہر مسلمان کو یہ کتاب پڑھنی چاہئے اور ہر غیر مسلم تک یہ کتاب پہنچنی چاہئے۔ انہوں نے مزید کتابیں مانگیں کہ میں دوسروں کو دوں گا اور الورین (Ilorin) کا ایک مقامی اخبار ہے، اس میں شائع کروانے کی کوشش کروں گا۔ نائیجیریا کے اخبار New Age نے قسط وار اسے شائع بھی کرنا شروع کر دیا اور تین قسطیں شائع بھی ہو چکی ہیں۔

(خطاب جلسہ سالانہ 2007ء)

حضور انور ایدہ اللہ بن بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میاں قمر احمد مبلغ بینن کہتے ہیں کہ امیر صاحب فلسطین اور صدر صاحب مصر کے دورے کے بعد خاکسار مدرسۃ الاسلامیہ العربیہ کے ڈائریکٹر امام موسیٰ سے ملنے گیا۔ موصوف رمضان کے تیس دن پورتونوو کے بڑے ریڈیو پر درس دیتے ہیں۔ موصوف امام نے بہت محبت سے استقبال کیا اور کہا کہ میرے پاس آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ آپ کے لٹریچر نے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ میں زبان سے تو احمدی نہیں مگر دل سے احمدی ہوں۔

(خطاب جلسہ سالانہ 2015ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یُوکے کے موقع پر فرمایا:

جرمنی سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے جرمنی کے بچوں کے ایک مشہور ڈاکٹر کو کتاب "Life of Muhammad" دی تو کہتے ہیں یہ کتاب پڑھنے کے بعد ڈاکٹر صاحب ایک دن کہنے لگے کہ میں نے ان خوبیوں اور اعلیٰ صفات کے لوگ کبھی نہ سنے اور نہ ہی دیکھے تھے۔ کہتے ہیں میں نے پوچھا آپ کو یہ کس نے بتایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں نے آپ کا دیا ہوا لٹریچر پڑھنے کے بعد آپ لوگوں کے بارے میں سب معلومات انٹرنیٹ سے بھی اکٹھی کی ہیں۔ (خطاب جلسہ سالانہ 2013ء)

لیف لیٹس کے بارے میں تبصرے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یُوکے کے دوسرے دن کے خطاب میں فرمایا۔

کرسٹین لوبن (Christine Laubin) نے لکھا: آپ کا لیف لیٹ لیٹر بکس سے ملا۔ پہلا صفحہ پڑھا جس پر Loyality, Freedom لکھا ہے۔ پھر لکھتی ہیں کہ روزانہ بیشمار خطوط آتے ہیں جن میں Take Away اور Pizza Hutt وغیرہ کے (یہاں جس طرح رواج ہے) خطوط آتے ہیں۔ لیکن آپ کا لیف لیٹ بہت زبردست اور سب سے علیحدہ اور دل کو چُھو لینے والا ہے۔ اس کو وصول کر کے بہت خوشی ہوئی۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی کمیونٹی اس کے ذریعے سے بہت دعائیں حاصل کرے گی اور ہمارے معاشرے میں یہ بہت مبارک کام ہے۔ (خطاب جلسہ سالانہ 2012ء)

Christina Dreher (ووکنگ) سے لکھتی ہیں کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا۔ مَیں نے کھولا تو کسی نے مجھے ایک لیف لیٹ love for all تھما دیا، چونکہ یہ مجھے جنک میل (Junk Mail) سے مختلف لگا، اس لئے حسب معمول ڈائریکٹ بِن میں جانے سے بچ گیا۔ میں نے اُسی وقت اس کو پڑھا۔ میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ بہت اچھا پیغام ہے اور میری خواہش ہے کہ ہر کوئی اس کو پڑھے۔ (خطاب جلسہ سالانہ 2012ء)

امن کا پیغام

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ہم فرانس کے شہر Tours میں پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے تو الجزائر کے ایک نوجوان کو جب پمفلٹ دیا تو اُس نے ہمارا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ کیا تم بجلی، پانی اور کھانا تقسیم کر رہے ہو؟ خاکسار نے اُسے کہا کہ یہ پانی تم نے پہلے نہیں پیا ہوگا۔ بعد میں ہم پمفلٹ تقسیم کرتے رہے۔ وہی نوجوان کچھ دیر بعد ہمارے پاس آیا، اس کے ساتھ اور بھی لڑکے تھے، وہ آ کر کہنے لگا کہ میں معافی چاہتا ہوں، مَیں آپ کو غلط سمجھا تھا، ہم سب لڑکے اس پمفلٹ کو آپ کے ساتھ تقسیم کریں گے۔ اس طرح اس نوجوان نے دیکھتے دیکھتے سارے پمفلٹ خاکسار کے ساتھ اس شہر میں تقسیم کر دیئے گئے۔ غیروں نے بھی ہاتھ بٹانا شروع کر دیا یہ دیکھ کر کہ امن کا پیغام ہے۔ (خطاب جلسہ سالانہ 2013ء)

خدا کا خاص فضل

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک معمر

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

داعی الی اللہ ابراہیم صاحب ہیں جن کی عمر 73 سال ہو چکی ہے۔ بڑے شوق سے تبلیغ کرتے ہیں۔ کئی کئی میل پیدل سفر کرکے تبلیغ کرتے ہیں اور جماعتی لیف لیٹس لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ دوران سال انہوں نے اکیلے ہی تین ہزار سے زیادہ لیف لیٹس تقسیم کئے۔ موصوف کا کہنا ہے کہ میں نے ساری عمر اپنی فیملی کا پیٹ پالنے کے لئے مختلف نوکریاں کی ہیں لیکن پھر بھی فیملی کا گزارہ نہیں ہو پاتا تھا۔ لیکن جب سے میں نے تبلیغ کے لئے وقت دینا شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھ پر خاص فضل ہوا ہے اور میری ضرورت سے بڑھ کر انعامات سے اللہ تعالیٰ مجھے نواز رہا ہے۔ (خطاب جلسہ سالانہ 2016ء)

اسلام کا حقیقی پیغام

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
سوئٹزرلینڈ سے ایک سوئس کو جماعتی لٹریچر لیف لیٹ دیا گیا تو وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے اس لیف لیٹ کو پڑھا جو میری پوسٹ میں ڈالا گیا تھا تو مجھے بیحد خوشی ہوئی کہ شکر ہے کہ اسلام کے اندر کوئی ایسی جماعت ہے جو اسلام کا اصل پیغام پھیلا رہی ہے۔ یہ تعریف صرف اس ای میل کی حد تک نہیں بلکہ میں آپ کی جماعت کا پیغام اپنے فیس بک پر بھی شائع کر رہا ہوں۔ آپ لوگوں پر سلامتی ہو۔ (خطاب جلسہ سالانہ 2016ء)

اسلام کی خوبصورت تعلیم

اسی طرح ہندوستان میں ایک عورت کے ہاتھ ہمارا لیف لیٹ آیا۔ کہنے لگی کہ مجھے لیف لیٹ باہر سڑک پر گرا ہوا ملا ہے۔ میں اس کے مضمون سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ اور اگر آپ لوگ یہ لیف لیٹ تقسیم کر رہے ہیں تو مجھے اس قسم کا مزید لٹریچر دیں۔ میں بھی اسلام کی اس خوبصورت تعلیم کا مطالعہ کرنا چاہتی ہوں۔
(خطاب جلسہ سالانہ 2016ء)

طاہر فاؤنڈیشن

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے 2003ء کے موقع پر دوسرے دن کے خطاب میں اس ادارے کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے اس ادارے کے درج ذیل مقاصد بیان فرمائے۔
"مختلف لوگوں نے توجہ دلائی ہے خود بھی خیال آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی جاری فرمودہ تحریکات ہیں اور غلبہ اسلام کے لئے آپ کے مختلف منصوبے تھے۔ آپ کے خطبات ہیں، تقاریر ہیں، مجالس عرفان ہیں۔ ان کی تدوین اور اشاعت کا کام ہے۔ تو یہ کافی وسیع کام ہے جس کے لئے الگ ادارہ کے قیام کی ضرورت ہے۔ تو کافی سوچ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ایک ادارہ "طاہر فاؤنڈیشن" کے نام سے قائم کیا جائے اور اس کے لئے انشاء اللہ ایک مجلس ہو گی، بورڈ آف ڈائریکٹر ہو گا، جو کہ بیس ممبران پر مشتمل ہو گا اور اس کی ایک سب کمیٹی لندن میں بھی ہو گی۔ کیونکہ دنیا میں مختلف جگہوں میں پھیلے ہوئے، مختلف زبانوں کے کام ہیں اور جہاں تک فنڈ کا تعلق ہے مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ تینوں مرکزی انجمنیں مل کر یہ فنڈ مہیا کریں گی لیکن کچھ لوگوں کی بھی خواہش ہو گی تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے جو کوئی اپنی خوشی سے، اپنی مرضی سے اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں، ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے، ان کو اجازت ہو گی، دے سکتے ہیں اس میں چندہ۔ تو دعا کریں جو کمیٹی بنے گی اس کو اللہ تعالیٰ کام کرنے کی توفیق بھی دے اور ہر لحاظ سے وہ کام جو حضور کی تحریکات کے ہیں جو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے ان کو مکمل کرنے کی توفیق ملے۔"
(الفضل انٹرنیشنل 19 ستمبر 2003ء)

اس ادارے نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ 1995ء تک 14 جلدیں شائع کی ہیں۔ اسی طرح خطابات طاہر جلد اول (تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت)، خطابات طاہر جلد دوم (افتتاحی خطابات جلسہ سالانہ 1982ء تا 2002ء)، خطابات طاہر جلد پنجم (اختتامی خطابات 1982ء تا 1988ء)، خطابات طاہر (عیدین)، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دورہ قادیان 1991ء، نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے شہدائے احمدیت کے بارہ میں تمام خطبات کو "شہدائے احمدیت" کے نام سے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے۔

نور فاؤنڈیشن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ادارہ 2005ء میں قائم فرمایا۔ جس کے قیام کا مقصد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی یاد میں کتب احادیث نبوی کا اردو ترجمہ کرنا تھا۔

نور فاؤنڈیشن کے تحت اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح مسلم کی 15 جلدیں معہ ترجمہ اور سنن ابن ماجہ کی پہلی جلد شائع ہو چکی ہیں۔ اس طرح اس ادارے کے تحت "شمائل ترمذی" کے حصہ کا بھی اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ کتب احادیث میں سے صحاح ستہ کی دیگر کتب کے تراجم پر بھی کام جاری ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

(جاری ہے۔ باقی آئندہ)

☆...☆...☆

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر 20

بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو انتیس ممالک سے تقریباً تین سو قوموں سے تعلق رکھنے والے چھ لاکھ سینتالیس ہزار آٹھ سو انہتر افراد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو قبول کرنے کی توفیق پائی اور احمدیت میں باقاعدہ طور پر شمولیت اختیار کی۔ الحمد للہ رب العالمین۔

اس کے بعد حضور انور بیعت کے الفاظ پڑھتے اور تمام حاضرین جلسہ یہاں پر اور دنیا بھر کے احمدی لائیو اس بابرکت تقریب میں شامل ہوتے ہوئے اپنی اپنی مساجد، سنٹرز اور گھروں میں حضور انور کی اقتدا میں یہ الفاظ دہراتے رہے۔ پہلے حضور انور نے عربی عبارت کے بعد انگریزی میں عہد بیعت دہرایا اور مختلف زبانوں کے مترجمین ساتھ ساتھ ترجمہ کرتے رہے۔ جبکہ دوسرے مرحلہ پر حضور انور نے عربی عبارت کے بعد صرف اردو میں الفاظ عہد بیعت دہرا کر حاضرین و ناظرین وسامعین سے بیعت لی۔

عالمی بیعت کے بعد تمام احباب نے حضور کی اقتدا میں اپنے مولیٰ کریم کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور پھر اپنے دفتر واپس تشریف لے گئے۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس کے آغاز سے قبل محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت معزز مہمانوں کی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ محترم معید حامد صاحب یوکے نے سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم امیر صاحب نے مختلف ممالک سے تشریف لانے والی ممتاز شخصیات میں سے بعض کو دعوت خطاب دی۔

جن معزز مہمانوں نے اس سیشن میں تقاریر کیں ان میں کونسلر سٹیو ماسٹرسن (Councillor Steve Masterson, Mayor of Rushmoor)، کونسلر برنڈیٹ خان (Councillor Bernadette Khan, Mayor of Croydon)، پروفیسر ڈاکٹر محمد صالح تاج الدین (Professor Dr. Muhammad Saleh Tajuddin, Lecture in Alauddin Islamic State University Indonesia)، مسٹر برنارڈ جوزف (Mr. Bernard Joseph Wagner, Mayor of the City of Belize)، امیر الدین محمود (Ameer Ud Din Muhammad, Mayor of Comoros Island)، کونسلر تھایالان (Councillor Thayalan, Mayor of Kingston)، ڈاکٹر رامی رانگھڑ (Dr Rami Ranger CBE)، آرماہ زولو جالاہ (Armah Zolu Jallah, Member of that Senate of Liberia)، مسٹر سٹیون (Steven, Member of provincial Parliament, Peace Village Canada)، عزت مآب پال سکالی (Rt. Hon. Paul Scully, MP for Sutton and Cheam, Vice Chair of APPG Ahmadiyya Muslim Community)، عزت مآب سر ایڈورڈ ڈیوی (Rt. Hon. Sir Edward Jonathan Davey, MP for Kingston and Surbiton) شامل ہیں۔ آخری مقرر کو حضرت امیر المومنین کی مبارک موجودگی میں اپنے تاثرات کا اظہار کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

تمام مقررین نے جماعت کی امن پسند تعلیمات کو سراہا۔ جماعت کے ماٹو 'محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں' کی تعریف کی اور اکثر نے ذکر کیا کہ احمدی دنیا میں جہاں بھی موجود ہیں معاشرہ کا صحتمند حصہ ہیں اور اپنے ملک اور علاقہ کی ترقی کے لئے بے لوث خدمات پیش کرنے والے ہیں۔ مقررین نے ذکر کیا کہ اسلام دہشت گرد اور شدت پسند مذہب نہیں اور اس بات کو جماعت احمدیہ کے نمونہ سے خوب خوب واضح کیا جا سکتا ہے۔

....

ان تقاریر کے بعد جلسہ کے اختتامی اجلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم راشد بن خطاب صاحب (کبابیر) نے سورۃ النحل کی آیات 91 تا 98 کی تلاوت کی اور محترم عطاء المومن زاہد صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا بیان فرمودہ اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ مکرم فرج عودہ صاحب نے ترنّم کے ساتھ پڑھنے کی سعادت پائی۔ اس عربی قصیدہ کا اردو ترجمہ مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کو پڑھنے کی سعادت ملی جو درج ذیل ہے:

مَیں صادق اور مصلح ہوں۔ اور میری دشمنی زہر اور میری صلح سلامتی ہے۔ مَیں باغ ہدایت ہوں۔ میری طرف وہ چشمہ آتا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا۔ میری روح خدا کی تقدیس کے لئے ایک کبوتر ہے۔ یا بلبل ہے جو خوش آوازی سے بول رہی ہے۔ مَیں تمہارے پاس بے وقت نہیں آیا۔ مَیں اس وقت آیا کہ ایک اندھیری رات تھی۔ دین کی ولایت بباعث قحط کے جو غالب آ گیا۔ خالی ہو گئی بعد اس کے جو وہ ایک باغ کی طرح تھی۔ کیا وہ قوم باقی ہے جو ہمارے دین کی خدمت کریں۔ اور کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ دین کو کس طرح مسمار کیا جاتا ہے۔ سو خدا نے مجھے بھیجا تا کہ مَیں اُس کے دین کو زندہ کروں۔ یہ سچ ہے پس کیا کوئی ہے جو اطاعت کرے۔ مخالف کی کوشش ہمارے امر میں باطل ہے۔ یہ خدا کی تلوار ہے جس میں رخنہ نہیں ہو سکتا۔

بعد ازاں مکرم مرتضیٰ منّان صاحب (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام 'بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے' میں سے چند اشعار مترنّم پڑھ کر سنائے۔

امن انعام کا اعلان

اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے امن انعام کا اعلان کیا جسے Ahmadiyya Muslim Prize for the Advancement of Peace کہا جاتا ہے۔ یہ

انعام جماعت احمدیہ یُوکے کے زیر انتظام منعقد ہونے والی امن سمپوزیم کے موقع پر دیا جاتا ہے۔ مکرم امیر صاحب نے کہا کہ یہ انعام 2009ء سے دیا جارہا ہے اور دنیا بھر میں امن کو فروغ دینے کے لئے منتخب شخصیات کو دیا جاتا ہے۔ امسال ڈاکٹر Fred Mednick صاحب کو یہ انعام دیا جائے گا۔ ڈاکٹر فریڈ میڈنِک اساتذہ کی بین الاقوامی تنظیم Teachers Without Borders کے بانی ہیں۔ آپ کو Ahmadiyya Muslim Peace Prize جماعت احمدیہ یُوکے کے زیر انتظام امن سمپوزیم 2019ء کے موقع پر دیا جائے گا۔

……………………

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں میڈلز اور اسناد کی تقسیم

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے درج ذیل طلباء میں میڈلز اور اسناد تقسیم فرمائیں۔

GCSE

Ref	Name	Jama'at	Qualification
1	Syed Arfin Ahmad Tajammal	Deer Park	1 Grade 9, 6 A*s 4 A's
2	Nasir Ahmed Buttar	Glasgow	8 A's in Scottish National 5 exams
3	Amir Saeed Bhatti	Jamia UK	5 A*s7 A's
4	Farhan Chughtai	Chessington	6 A*s5 A's
5	Zeeshan Rahman Bhutta	Reading	1 Grade 9 9 A*s
6	Mian Daanish Ahmad Ghaffar	Sutton	3 Grade 9's, 6 A*s and 2A's
7	Ibsham Ahmad Taufeeque Bhatti	Clapham	6 A*s 6 A's
8	Bilaal Yousaf Dar	Malden Manor	8 A*s2 A's
9	Hamza Maghfoor Ahmad	Mosque West	8 A*s 1 A
10	Tauseef Uddin	Huddersfield North	1 Grade 9 , 7 A*s 3 A's
11	Fardan Ali	Cheam	10 A*s 2 A's
12	Abdur Raheem Butt	Cheam	11 A*s
13	Hashir Ahmad Malik	Thornton Heath	7 A*s 3 A's
14	Akram Hameed Khan Ghauri	Bournemouth Southampton	2 Grade 9's, 7 A*s 2 A's
15	Muhammad Aaman Khan	Raynes Park	1 Grade 9 , 7 A*s 3 A's
16	Kashir Ahmed Raza	Fazl Mosque	1 Grade 9 , 4 A*s 6 A's
17	Jibran Ahmad Raja	Greenford	10 A*s
18	Muneeb Ur Rehman Maaz	Cardiff	5 A*s 6 A's
19	Rehman Amjad	Oldham	2 Grade 9's, 5 A*s 3 A's

Advanced Level

Ref	Name	Jama'at	Qualification
20	Farhan Saeed	Fazl Mosque	1 A*2 A's
21	Agha Rizwan Ullah	Wimbledon South	2 A*s, 1 A1 A at AS-Level
22	Haris Ahmed	Baitul Futuh South	1 A *2 A's
23	Talha Ahmed	Baitul Futuh South	2 A*s 1 A
24	Adnan Tahir Gondal	Clapham	3 A*s 1 A in Extended Project
25	Roshaan Bajwa	Fazl Mosque	2 A*s, 1 A 1 A at AS-Level
26	Wajahat Atthar Ahmed	Tooting	2 A*s 1 A
27	Rizwan Kafayit Cheema	Burton	3 A's1 B
28	Mirza Labeeb Ahmad	Deer Park	3 A's 1 A at AS-Level
29	Rashid Mubashir Talha	Jamia	3 A*s, 1 A 1 A at AS-Level
30	Danyal Ahmad Siddiqui	Birmingham South	2 A*s, 1 A 1 A in Extended Project
31	Syed Abdul Bari Rizvi	Leeds	1 A*, 2 A's 1 A at AS-Level
32	Tanzeel Ur Rehman	Hayes	3 A's 1 B
33	Bariz Nouman Haider	Stockport	2 A*s 1 A
34	Khurram Luqman Bhatti	New Malden	3 A's 1 A at AS-Level
35	Syed Yousaf Ahmad	Scunthorpe	2 A*s 1 A
36	Nabeel Ahmad Cheema	Coventry	1 A *2 A's
37	Arsam Mahmood	Mosque East	2 A*s 2 A's
38	Sameer Ur Rehman Khan	Birmingham South	1 A *2 A's
39	Behram Khan Saeed	Wolverhampton	1 A *2 A's
40	Sharjel Amir	Greenford	1 A *2 A's
41	Haris Ahmed	Mitcham	1 A *2 A's
42	Danial Ahmad Zafar Mirza	Worcester Park	3 A*s3 A's at AS-Level
43	Nafil Rehman Malik	Bournemouth Southampton	1 A*, 2 A's 1 A at AS-Level
44	Salman Nasir Buttar	Blackburn	1 A *2 A's

Degree

Ref	Name	Jama'at	Qualification
45	Raheel Ahmad Karim	Purley	Bachelor of Science, 1st Class Honours in Mathematics, Queen Mary University of London
46	Sabahat Ahmed	Newham	Bachelor of Science, 1st Class Honours, Physiology with Basic Medical Sciences, Kings College London
47	Asad Malik	Redbridge South	Bachelor of Science, 1st Class Honours, Biological Sciences (Neuroscience(, University of Leicester Top 2 in cohort
48	Faiq Khan	Middlesex	Bachelor of Science, 1st Class Honours in Mathematics, Queen Mary University of London
49	Osama Mahmood Hamid	Birmingham South	Bachelor of Science, 1st Class Honours, Medical Science with Cardiovascular Sciences, Imperial College London
50	Ahmad Kamal Mirza	Norbury	Bachelor of Science, 1st Class Honours in AccountingFinance, Buckinghamshire New University Top 2 in cohort
51	Hamza Hameed	Slough	Bachelor of Science, 1st Class Honours, Business Computing with Professional Practice, Brunel University London, Top 2 in cohort
52	Sarmad Ihsan Suhail	Thornton Heath	Bachelor of Science, 1st Class Honours, in Architecture, University College London
53	Anil Ahmed	Malden Manor	Master of Science with Distinction, Advanced Mechanical Engineering, Birmingham University
54	Khurram Razi Khan	Mosque West	Master of Science with Distinction in Management, University College London
55	Rizwan Saeed Asif	Shirley	Masters of Engineering with 1st Class Honours, University of Surrey
56	Basam Uz Zaman	Surbiton	Masters of Science with distinction in Engineering with Innovation Entrepreneurship, University College London
57	Muhammad Saad Nabeebaccus	Edinburgh	Masters of Physics with 1st Class Honours, University of Oxford
58	Mubarak Ahmad Waseem	Worcester Park	Masters of Law with distinction, International Dispute Resolution, Kings College London
59	Irfan Ahmed Quraishi	Worcester Park	Chartership of the Institution of civil engineers, C.Eng status
60	Dr. Daud Tai Shan Chau	Islamabad	Fellowship of Royal College of Surgeons
61	Dr Shakeel Ahmad	New Malden	Fellowship of Royal College of Psychiatrists

منتخب اشعار از کلام محمود

(درج ذیل اشعار جلسہ سالانہ یُوکے 2018ء کے اختتامی اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں پڑھے گئے)

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے — حاصل ہو تم کو دید کی لذّت خدا کرے
توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے — ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے
پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے — سرزد نہ ہو کوئی بھی شرارت خدا کرے
حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے — حاصل ہو مصطفیٰؐ کی رفاقت خدا کرے
مٹ جائے دل سے زنگِ رذالت خدا کرے — آ جائے پھر سے دَورِ شرافت خدا کرے
مل جائیں تم کو زُہد و امانت خدا کرے — مشہور ہو تمہاری دیانت خدا کرے
منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے — مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے
ٹوٹے کبھی نہ جامِ سخاوت خدا کرے — ٹُوٹے کبھی نہ پائے صداقت خدا کرے
احسان و لطف عام رہے سب جہان پر — کرتے رہو ہر اِک سے مروّت خدا کرے
بدیوں سے پہلو اپنا بچاتے رہو مدام — تقویٰ کی راہیں طَے ہوں بعجلت خدا کرے
پھیلاؤ سب جہان میں قولِ رسولؐ کو — حاصل ہو شرق و غرب میں سطوت خدا کرے
قرآنِ پاک ہاتھ میں ہو دل میں نُور ہو — مل جائے مومنوں کی فراست خدا کرے
دجّال کے بچھائے ہوئے جال توڑ دو — حاصل ہو تم کو ایسی ذہانت خدا کرے

81	Tahir Hafeez malik	USA	Bachelor of Science in Bioengineering, 4.03 GPA Rice University, Texas USA
82	Ihtisham Ahmad Joya	Canada	Grade 12, 95٪marks
83	Adnan Ahmed	Canada	Grade 12, 93٪marks
84	Adeel Mirza	Canada	85٪marks, Automation Technology, Centennial College
85	Aamir Munif	Canada	Bachelor of Science with Honours in Mathematics, 85٪marks, McGill University
86	Nasir Saeed	Canada	Two awards: 1–Bachelor of Arts in Applied Studies, 85٪Marks, Athabasca University 2 –CPA from Ontario
87	Aaqib Mahmood	Canada	Master of Arts, 88٪marks, York University
88	Saqib Mahmood	Canada	Master of Arts, 87٪marks, York University
89	Zeeshan Zakaria	Canada	Master of Engineering, Carleton University
90	Dr Aasil Chatha	Canada	MD, University of Ottawa
91	Dr Mirza Tahir Ahmed	Canada	PhD, Queen's University
92	Bushra Kainat	Canada	Grade 12, 96٪marks
93	Arslan Ahmet Onder	Turkey	15 A's in Year 12, Graduated Top in his Cohort
94	Hamza Haroon	UAE	Distinguished achievement in IGCSE
95	Muhammad Rizwan	Pakistan	8 A's in Edexcel O Levels
96	Usama Tanveer	Pakistan	MBA BankingFinance, Baha Uddin Zikria University Multan 1st position
97	Dr Muhammad Imran Khan	Pakistan	PhD Material ScienceEngineering, Tsukuba University Japan
98	Dr Abdul Qoyum Tjandranegata	Indonesia	PhD Chemical Engineering, University of Indonesia Achieved his PhD at the age of 73 and created a revolutionary formula for OilGas industry
99	Dr Musa Sekikubo	Uganda	PhD in Medicine, Infection Biology, Sweden

... ...

62	Dr Imran Ahmed	Leeds	Fellowship of Royal College of Physicians
63	Dr Mohammad Azhar Ashraf	Wimbledon South	Fellowship of Royal College of Anaesthesia
64	Dr Muzzafer Chaudery	Malden Manor	PhD in Surgery, Imperial College London
65	Dr Syed Hamid Safeer Ahmad	Balham	PhD in Civil Engineering, University of Salford

International

66	Kaleem Ahmad	Ireland	Bachelor of Arts, 1st Class Honours, MathematicsReligious Education University College Cork
67	Razi Ul Munim	Ireland	Bachelor of Science, 1st Class, Pharmaceuticals Biomedical Chemistry, Maynooth University Ireland
68	Hammad Saleem	Finland	Bachelor of Business Administration, 86٪marks, JAMK University of Applied Sciences
69	Basharat Ur Rehman	Finland	Masters of Engineering, 1st Class in Information Technology, Tampere University of Applied Sciences
70	Ataul Hayy Choudhry	Netherlands	Bachelor of Science, 1st Class in EconomicsBusiness Economics, Erasmus University, Rotterdam
71	Dr Abdul Haq Compier	Netherlands	Fellowship in Psychiatry, Vrije University, Amsterdam
72	Dr Abdul Rauf	Denmark	PhD in ElectricalElectronic Engineering, Aalborg University, Denmark
73	Agha Bilal Khan	Sweden	Secondary School Examination with 91٪Marks
74	Jazib Ahmad Shahid	Sweden	Secondary School Examination with 91٪Marks
75	Daramy Vandi Von Kallon	South Africa	PhD Physics, University of Cape Town
76	Hamid Tahir	Niger	Distinguished achievement in BEPC examination
77	Ashtti Ali sahiba	Niger	Distinguished achievement in BEPC examination
78	Basima Tariq sahiba	Kenya	Distinguished achievement in Senior School Certificate Examination
79	Naila Tariq sahiba	Kenya	O Level: 5 A*s, 2 A's, 2 B's
80	Dania Shafiq sahiba	New Zealand	NCEA Level 3 with Excellent Endorsement

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النحل آیت 91 کی تلاوت کی۔ اس کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اس آیت کے پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کے امن وسکون اور سلامتی کے لئے اور تباہی سے بچنے کے لئے تین بنیادی باتیں فرمائی ہیں۔ یعنی عدل اور احسان اور ایتاء ذی القربیٰ۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ان کی تفصیل مَیں گزشتہ سالوں کے خطابات میں بیان کر چکا ہوں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں اس آیت کے دوسرے حصہ میں موجود نواھی یعنی **الفحشاء، المنکر اور البغی** کی تفصیل بیان کرتے ہوئے قرآنِ کریم کی دیگر آیات، احادیثِ نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں ان نواہی کی مختلف اقسام، ان سے بچنے کے طریق، ان میں پڑنے کے نقصانات اور ان سے بچنے کے فوائد بیان فرمائے۔ حضورِ انور کے اس خطاب کا مکمل متن انشاء اللہ آئندہ الفضل انٹرنیشنل کے کسی شمارہ کی زینت بنے گا۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ اس اجلاس کا باقاعدہ اختتام فرمایا۔

…………………

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا کہ اس سال اس جلسہ میں 115 ممالک سے اڑتیس ہزار پانچ سو دس (38,510) افراد شامل ہوئے۔ گزشتہ سال یہ تعداد 37,393 ہزار تھی۔

…………………

بعد ازاں جماعت احمدیہ یوکے کے زیر انتظام مختلف گروپس نے عربی، انگریزی، پنجابی، اردو، فارسی اور بنگلہ زبانوں میں قصائد، دینی نغمات اور ترانے پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے اور احباب کرام کچھ دیر تک پر جوش اسلامی نعروں کے ساتھ اپنے جوش وخروش اور امامِ وقت سے اپنی والہانہ محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے رہے۔

اس طرح جلسہ سالانہ برطانیہ کی کارروائی انتہائی خیرو برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

☆…☆…☆

مختصر تاریخ جلسہ سالانہ جرمنی

جلسہ سالانہ جرمنی۔ قدم بقدم

محمد الیاس منیر۔ جرمنی

قسط نمبر 2

ناصر باغ سے مئی مارکیٹ تک

ناصر باغ بھی دیکھتے دیکھتے چھوٹا پڑ گیا گویا وَسِّعْ مَکَانَکَ کا الہامی حکم ایک مرتبہ پھر پورا کرنے کا وقت آ گیا۔ چنانچہ فرانکفورٹ کے نواح میں کسی بڑی جگہ کی تلاش میں جلسہ کی انتظامیہ فرانکفورٹ سے 90 کلومیٹر دور ایک معروف شہر من ہائم کی مائی مارکیٹ Maimarkt پہنچی تو اس کے وسیع و عریض احاطہ میں ہال اور دیگر سہولتوں کے پیش نظر اسی جگہ کو جلسہ گاہ بنانے کا فیصلہ کرنے پر مجبور ہوگئی۔ چنانچہ 8 تا 10 ستمبر 1995ء کو اسی جگہ جماعت احمدیہ جرمنی کا 20واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

مردانہ جلسہ گاہ مئی مارکیٹ کے مسقّف حصہ میں بنایا گیا جس کی وسعت کے پیش نظر فکر تھا کہ کیسے بھرے گا مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ پہلے روز ہی آخر تک بھر گیا۔ جلسہ کی مجموعی حاضری ۱۷ ہزار سے زیادہ رہی جس میں 30 ممالک کے افراد شامل تھے۔ لجنہ اماء اللہ کے لیے مارکی لگا کر جلسہ گاہ بنائی گئی تھی۔ اس کے علاوہ کھانے کے لئے بھی مارکیاں لگا کر وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا تھا۔ ایک حصہ پرائیویٹ خیمہ جات کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ گاڑیوں کے لئے بہت بڑی پارکنگ اس احاطہ سے باہر تھی۔ یہاں رجسٹریشن اور داخلہ کے لئے باقاعدہ انتظام کی وجہ سے حفاظتی انتظامات میں بہت سہولت ہوگئی۔ اسی طرح احاطہ کے اندر پختہ سڑکوں اور بیوت الخلاء کی سہولت بھی موجود تھی۔ ایک بہت بڑی سہولت یہ بھی تھی کہ حضرت امیر المومنین کی رہائش کے لئے بھی یہاں جگہ میسر آ گئی تھی جس کے نتیجہ میں حضور انور جلسہ گاہ میں رہائش رکھتے اور جہاں فرانکفورٹ سے جلسہ گاہ تک کے روزانہ کا سفر بچتا وہاں حضور اقدس کی جلسہ گاہ میں ہمہ وقت موجودگی سے احباب جماعت برکات جلسہ سے کئی گنا مستفیض ہوتے، تمام نمازیں حضور کی اقتداء میں ہوتیں، بہت سی ملاقاتیں جلسہ کے دوران ہو جاتیں اور کئی دیگر پروگراموں میں بھی حضور اقدس کے لئے بآسانی تشریف لانا ممکن ہو جاتا۔ غرضیکہ بہت سے پہلوؤں کے اعتبار سے یہ جگہ ہمارے جلسہ کے لئے بے حد موزوں ثابت ہوئی اور یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 16 سال (2010ء) تک بڑی سہولت اور کامیابی کے ساتھ جلسے منعقد ہوتے رہے۔

…………………

من ہائیم میں ہونے والے جلسوں کا مختصر تذکرہ

جلسہ سالانہ 15 تا 17 اگست 1997ء کی خاص بات حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بابرکت شمولیت کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض بزرگ ہستیوں کی جرمنی کے جلسہ میں شمولیت بھی تھی۔ ان بزرگان میں مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ، مکرم صاحبزدہ مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)، مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب، مکرم مرزا عمر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ شامل تھے۔ مجموعی حاضری 21 ہزار تھی جس میں 30 سے زائد ممالک سے تشریف لانے والے مہمان شامل تھے۔ اس جلسہ سے حضور انور رحمہ اللہ نے خطاب فرماتے ہوئے جماعت جرمنی کو سو مساجد منصوبہ کی یاددہانی کرائی اور اس کے لئے اپنی طرف سے نیز مرحومہ اہلیہ اور بچیوں کی طرف سے مجموعی طور پر ڈیڑھ لاکھ مارک کے وعدہ کا اعلان فرمایا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 12 ستمبر 1997ء صفحہ 16)

اگلے سال ہونے والے 23ویں جلسہ سالانہ 1998ء کے انتظامات کے لئے 62 شعبہ جات قائم کئے گئے تھے جن میں 4 ہزار کارکنان نے رضا کارانہ خدمات انجام دیں۔ حاضری 23 ہزار سے زائد تھی۔

جلسہ سالانہ 1999ء کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف نہ لا سکے۔ اس سال امیر و مبلغ انچارج غانا مکرم عبدالوہاب آدم صاحب مہمان خصوصی تھے۔ آپ نے ہی لوائے احمدیت لہرایا اور اپنے مخصوص لہجہ کے ساتھ اردو زبان میں خطاب کیا جو سامعین کے لئے خاص دلچسپی کا باعث بنا۔

سال 2000ء میں جلسہ سالانہ جرمنی کی سلور جوبلی کا سال تھا۔ اس جلسہ میں جرمنی سمیت 40 مختلف ممالک سے تشریف لائے ہوئے 33 ہزار مہمانوں نے شرکت کی۔ مہمان مقررین میں پاکستان سے محترم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب جبکہ لندن سے مولانا نصیر احمد قمر صاحب شامل تھے۔ اس موقع پر دس زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام بھی کیا گیا۔

…………………

مرکزی جلسہ سالانہ 2001ء کا جرمنی میں انعقاد

2001ء میں برطانیہ کے بہت سے علاقے Mouth Foot نامی بیماری کی زد میں تھے جس کی وجہ سے برطانیہ میں جلسہ سالانہ ملتوی کرنا پڑا۔ چنانچہ جماعت جرمنی کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مرکزی جلسہ سالانہ کی میزبانی کا شرف جماعت جرمنی کو عطا فرما دیا اور اس طرح سے اس سال جرمنی میں ہونے والا 21واں جلسہ سالانہ انٹرنیشنل مرکزی جلسہ قرار پایا۔ اس جلسہ میں ایک رپورٹ کے مطابق 60 سے زائد ممالک کے 48,600 افراد کی اس جلسہ میں شمولیت ہوئی۔ انٹرنیشنل جلسہ ہونے کی وجہ سے اس سال عالمی بیعت بھی جرمنی کے جلسہ میں ہی ہوئی۔ جس میں 300 سے زائد اقوام کے 8 کروڑ 10 لاکھ 6 ہزار سات سو اکیس افراد کی بیعت ہوئی۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ اس جلسہ کی تمام کارروائی براہِ راست تمام دنیا میں نشر کی گئی۔ اس جلسہ کے موقع پر جرمنی کے صدر عزت مآب یوہانس راؤ اور بہت سے حکومتی و غیر حکومتی عمائدین کے خیر سگالی کے پیغامات بھی موصول ہوئے جو اس جلسہ میں پڑھ کر سنائے گئے۔

(الفضل انٹرنیشنل جلد 8 شمارہ 36، 07/ستمبر 2001ء صفحہ اول)

اس مرکزی جلسہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ آخری مرتبہ جرمنی تشریف لائے تھے اور حضور رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ سے افتتاح فرمایا اور مرکزی جلسہ کی طرز پر دوسرے اور تیسرے روز خطابات فرمائے۔ اس سال قادیان سے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، ربوہ سے مکرم نواب منصور احمد خان صاحب اور لندن سے مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب اور مولانا نصیر احمد قمر صاحب نے بطور مہمان مقرر شرکت فرمائی۔

(احمدیہ جرمنی ستمبر 2001ء صفحہ اول و دوم)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جلسہ سالانہ 2002ء کے لیے اپنی شدید علالت کے باعث تشریف نہ لا سکے تھے جس کی وجہ سے جلسہ کا ماحول اداس رہا تاہم خلافت احمدیہ کے 23 ہزار پروانوں نے حضور اقدس کی صحت و درازئ عمر کے لئے پرسوز دعاؤں سے فضا کو معمور رکھا۔ اس سال قادیان سے مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب، ربوہ سے مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور لندن سے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے شرکت فرمائی اور حاضرین سے خطاب کیا۔

…………………

خلافت خامسہ کے مبارک دور کا پہلا جلسہ سالانہ جرمنی

22 تا 24 اگست 2003ء کو منعقد ہونے والا جماعت احمدیہ کا 28واں جلسہ خلافت خامسہ کے دور کا پہلا جلسہ تھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ویزہ کی مشکلات کے باوجود تشریف لا کر اپنے وجود باجود سے برکت بخشی اور 31 ہزار شاملین جلسہ کو اپنے خطابات سے نوازا۔ اِس جلسہ کے مہمان مقررین میں وکیل اعلیٰ تحریک جدید پاکستان مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اور وکالت تبشیر لندن میں متعین مبلغ سلسلہ مکرم اخلاق احمد انجم صاحب شامل تھے۔

2004ء کے جلسہ سالانہ جرمنی کا افتتاح بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ سے فرمایا، اس سے قبل حضور نے ایک مختصر تقریب میں حسب معمول و روایت لوائے احمدیت لہرایا۔ دوسرے روز حسب معمول لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا اور تیسرے روز حضور انور کے اختتامی خطاب سے جلسہ ختم ہوا۔ اس جلسہ میں ربوہ سے ناظر اصلاح و ارشاد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب اور کینیڈا سے مبلغ سلسلہ مکرم مبارک احمد نذیر صاحب نے بطور مہمان مقرر شرکت فرمائی۔ دوسرے روز جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک نشست بھی ہوئی جس میں حضور انور نے بھی خطاب فرمایا۔

30ویں جلسہ سالانہ جرمنی 2005ء کا عنوان "وصیت" تھا کہ امسال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ برطانیہ کے موقع پر احباب جماعت کو نظام وصیت کی طرف خصوصی توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ اس جلسہ میں پاکستان سے مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے تشریف لا کر "نظام وصیت کے ذریعہ نظام نو کی بنیاد" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ علاوہ ازیں محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ بھی امسال مہمان مقرر تھے۔

(غیر مطبوعہ ریکارڈ دفتر تاریخ جرمنی، فائل جلسہ)

جلسہ سالانہ جرمنی 2006ء اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی سے محروم رہا۔ تاہم اس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کے نام ایک محبت بھرا پیغام ارسال فرمایا۔ لندن سے مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب اور مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب نے تشریف لا کر خطاب فرمایا۔ اس جلسہ میں 29 ممالک کے 20 ہزار احباب نے شرکت کی۔

(اخبار احمدیہ جرمنی ستمبر 2006ء صفحہ 1 و 3)

31/ اگست و یکم اور 2 ستمبر 2007ء کو جماعت احمدیہ جرمنی کا 32واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

(مکرم فضل الٰہی صاحب انوری (مرحوم) نے ذیل کے اشعار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ جرمنی 2015ء میں تشریف آوری پر تحریر فرمائے تھے۔)

مریض عشق کی دُکھتی رگوں کو پھر قرار آیا	بصد شکر و عنایت عاشقوں کا غمگسار آیا
کِھلا ہے گلستانِ یار میں کوئی گُلِ رعنا	کہ بارے بزمِ حسن و ناز پر بھی اک نکھار آیا
نگاہوں میں چمک آئی دلوں پر چاندنی اُتری	جب اس ظلمت کدہ میں مُژدۂ صبح بہار آیا
بدل ڈالیں وہ جس کی آہ نے دنیا کی تقدیریں	فقیری پیرہن میں دیکھ وہ شاہِ دیار آیا
وہ جس کی آمد آمد کے لئے آنکھیں ترستی تھیں	بفیضِ رحمت باری وہ جانِ مرغزار آیا
"زمیں آنکھیں اُٹھا تیری دعائیں عرش تک پہنچیں	فلک آنکھیں جھکا اِقلیم دل کا تاجدار آیا" (1)
وہ فخرِ ملّتِ بیضا، فدائے نوعِ انسانی	وہ دینِ احمدِ مختار کا اک جانثار آیا
"نہیں راہ اس کی عالی بارگاہ تک خود پسندوں کو"	جو آیا ان کی محفل میں وہ بن کر خاکسار آیا
ہر اُس خوش بخت نے دنیا و دیں کی عظمتیں پا لیں	جو اِس درگاہِ عالی میں مجسّم انکسار آیا
یہاں عشق و وفا، جُود و سخا کے جام چلتے ہیں	سنا جس نے بھی وہ اس بزم میں مستانہ وار آیا
یہ نذرانہ عقیدت کا، یہ ہدیہ اپنی اُلفت کا	تری خدمت میں لے کے اے صنم اک نابکار آیا

(1) یہ شعر مکرم عبدالسلام اختر صاحب مرحوم کی اس نظم کا ہے جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی 1955ء میں یورپ سے واپسی کے موقع پر کہی تھی۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

محترم عبدالرشید ملک صاحب شہید

روزنامہ 'الفضل ربوہ' 8 ستمبر 2012ء میں محترم عبدالرشید ملک صاحب کا ذکرخیر اُن کی اہلیہ مکرمہ الف۔ وسیم صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

محترم عبدالرشید ملک صاحب نے 28/مئی 2010ء کو دارالذکر لاہور میں شہادت کی سعادت پائی۔ آپ حضرت عبدالحمید ملک رضی اللہ عنہ کے ہاں 20/اکتوبر 1946ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت مولوی مہر دین رضی اللہ عنہ آف لالہ موسیٰ 313/اصحاب میں شامل تھے۔ آپؓ کئی مرتبہ حضرت مسیح موعودؑ سے ملنے قادیان گئے تھے۔ ایک دفعہ سخت گرم موسم میں حضرت اقدسؑ سے ملاقات کے شوق میں پیدل سفر کر کے قادیان جارہے تھے کہ ایک لمحے کے لئے دل میں خیال آیا کہ واہ مہر دین! تم جس سے ملنے کی خاطر گرمی کی تکلیف برداشت کر کے جارہے ہو وہ تو پنکھے کے نیچے آرام فرمارہے ہوں گے۔ جب مولوی صاحب حضور کے گھر پر پہنچے تو حضورؑ کو گھر کے باہر ٹہلتے ہوئے پایا۔ حضورؑ نے فرمایا: آئیے مولوی صاحب! مَیں آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ مولوی صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور اسی وقت بیعت کرلی۔

محترم عبدالرشید ملک صاحب کے نانا حضرت ڈاکٹر ظفرحسن صاحب رضی اللہ عنہ کو جنگ عظیم اوّل میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے ہوئے گولی لگی تھی لیکن وہ اسی حالت میں اپنے کام میں مصروف رہے۔ اس بہادری پر گورنمنٹ کی طرف سے انعام سے نوازے گئے۔

محترم ملک صاحب کے والد محترم عبدالحمید ملک صاحب بہت عبادتگزار دعاگو، متقی، پرہیزگار اور خوددار انسان تھے۔ خاموش طبع تھے مگر زبان ہروقت ذکرالٰہی سے تر رہتی تھی۔ آپ کی والدہ مکرمہ سعادت بیگم صاحبہ بھی انتہائی نیک، عبادتگزار، دعاگو اور خدمت خلق کرنے والی خاتون تھیں۔ راولپنڈی میں لجنہ کی سیکرٹری اشاعت اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کے عُہدوں پر کام کیا۔

مکرم عبدالرشید ملک صاحب نے راولپنڈی سے میٹرک کرنے کے بعد پولی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ راولپنڈی سے الیکٹریکل انجینئرنگ کا ڈپلومہ کیا اور منگلا پاور ہاؤس میں ملازم ہوگئے۔ دورانِ ملازمت تعلیم بھی حاصل کرتے رہے۔ چنانچہ AMIE کا سرٹیفیکیٹ حاصل کرلیا تو 1973ء میں واپڈا میں سب ڈویژنل آفیسر بنادیئے گئے۔ 1976ء میں ایکسین متعیّن ہوئے اور مختلف مقامات پر اہم ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے چیف انجینئر NTDC کی حیثیت سے اگست 2008ء میں ریٹائر ہوئے۔

آپ اپنے وقت کو بہت کم دنیاوی مشاغل میں صرف کرتے۔ MTA کے پروگرام بہت شوق سے دیکھتے تھے۔ دفتر میں پابندیٔ وقت، سچائی اور ایمانداری کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ ہر ایک سے ہمدردانہ سلوک کرنا آپ کی عادت تھی۔ اپنے کاموں کے لئے کبھی کسی سے سفارش نہ کروائی مگر خود ہر ایک کی مدد کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ بہت سے ضرورتمندوں کو واپڈا میں بھرتی کرا کے روزگار مہیا کیا۔ ہمیشہ دینی خدمات میں حصّہ لیتے رہے۔ حلقہ اقبال ٹاؤن میں چارسال تک محاسب رہے۔ پھر حلقہ شمالی چھاؤنی میں شفٹ ہونے کے بعد 1994ء سے لے کر تاوقت شہادت سیکرٹری تعلیم القرآن اور سیکرٹری وصایا کے طور پر کام کرتے رہے۔ بچوں، بچیوں اور نوجوانوں کی قرآن کلاسز کا اہتمام کرتے۔ قرآن سیمینارز منعقد کرواتے۔ اپنے حلقے کی اصلاحی کمیٹی کے ممبر تھے۔ معاملہ فہم بھی تھے اور سمجھانے کا انداز بہت مؤثر تھا۔

جہاں بھی سرکاری دورہ پر جاتے وہاں جماعت سے رابطہ کر کے نمازیں اور جمعہ ادا کرتے۔ جلسہ سالانہ ربوہ میں ہمیشہ بڑے اہتمام سے شامل ہوتے۔ ہر مالی تحریک میں شامل ہوتے۔ موصی بھی تھے۔ یتامیٰ فنڈ کی تحریک میں ہمیشہ حصّہ لیا۔ اپنے بزرگان کا تحریک جدید کا چندہ بھی ادا کرتے۔ خلفاء سے انتہائی عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ اُن کی ہر تحریک پر والہانہ لبیک کہتے۔ فیصل آباد میں قیام کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اقتدا میں ربوہ جاکر جمعہ ادا کرتے۔ حضورؒ کی ہجرت کے بعد ہر خطبہ کی کیسٹ گھروالوں کو لاکر سناتے۔ بعدازاں سیٹلائٹ کے ذریعے خطبہ آنے لگا تو ساری فیملی کو لے کر مسجد میں جاکر خطبہ سنتے۔ پھر گھر میں بھی ڈِش لگوائی اور UPS کا اہتمام کیا تاکہ کبھی خطبہ سننے سے نہ رہ جائے۔

آپ اکثر کڑک ہاؤس میں نماز جمعہ ادا کرتے تھے۔ 28 مئی 2010ء کو کہنے لگے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ کبھی کبھی نماز جمعہ بڑی مسجد میں بھی ادا کرنا چاہئے۔ چنانچہ اُس روز دارالذکر چلے گئے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات آئی تو آپ نے فرمایا: ''یہ خیال اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اس لئے ڈالا تھا کیونکہ ان کو اتنے بڑے درجے سے جو نوازنا تھا۔''

مکرم عبدالرشید ملک صاحب اپنی ذات میں دعوتِ الی اللہ کا بہترین نمونہ تھے اور ہرممکن کوشش کرتے کہ احمدیت کی سچائی کے نُور کو پھیلائیں۔ کار میں خطبہ اور مجلس عرفان کی کیسٹس سنتے تاکہ غیراحمدی ڈرائیور بھی سن لے۔ بارہا مہمانوں کو ربوہ لے کر گئے اور مجالس سوال و جواب کروائیں۔ خدا کے فضل سے 12 پھل حاصل ہوئے۔

مضمون نگار رقمطراز ہیں کہ ہمارا گھر جنت کا بہترین نمونہ تھا۔ مَیں نے اپنے مرحوم شوہر کے ساتھ بہت آرام کی زندگی گزاری۔ وہ اللہ تعالیٰ اور پیارے رسول مقبول ﷺ کی رضا کو ہربات میں مدّنظر رکھتے تھے، ہر کام میں مجھے برابر کی اہمیت دیتے۔ میری پسند ناپسند اور آرام کا بہت خیال رکھتے۔ اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا بھی عبادت ہے لہٰذا میری ضروریات کا اس جذبہ کے تحت خیال رکھتے تھے۔ اور پوچھتے تھے کہ کیا تم گواہی دوگی کہ میں نے آپ کا پورا خیال رکھا۔ ہر نیکی کر کے میرے کھاتے میں ڈال دیتے تھے کہ یہ تمہاری وجہ سے کام کیا ہے۔ تین بیٹیاں تھیں جنہیں اعلیٰ دینی تربیت اور تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔ گھر میں باجماعت نماز کا اہتمام کرتے، انتہائی پُرسوز آواز سے تلاوت قرآن کرتے۔ اولاد سے انتہائی محبت کرتے۔ ایک شفیق باپ تھے۔ گھر کے اندر اور باہر بیوی اور بچیوں کے تحفظ کا اس قدر خیال رکھتے کہ ہرجگہ خود لے کر جاتے۔ نماز بہت خضوع وخشوع سے ادا کرتے۔ یوں محسوس ہوتا جیسے دنیا سے لاتعلق اور واقعتاً خدا کے حضور حاضر ہوں۔ انتہائی قناعت پسند اور خدا کی رضا میں راضی رہنے والے تھے۔ ہروقت خدا کے شکر اور حمد میں مصروف رہتے۔ دعا پر یقین انتہائی درجے کا تھا۔ بچے کسی خواہش کا اظہار کرتے تو خدا سے مانگنے کی تلقین کرتے۔ ایک دفعہ ایک بیٹی نے بچپن میں ایک جوتے کو خریدنے کی خواہش ظاہر کی جو قدرے مہنگا تھا۔ اُس نے سجدے میں اس کو پانے کے لئے دعا کی۔ جب آپ کو علم ہوا تو فوراً وہ جوتا لے دیا تاکہ دعا پر بچی کا یقین پختہ ہوجائے اور پھر جوتا دلانے کے بعد بچی کو خدا کا شکر ادا کرنے کو بھی کہا۔

محترم عبدالرشید ملک صاحب انتہائی نرم طبیعت کے مالک تھے۔ ہر ایک سے ہمدردی سے پیش آتے کسی کی تکلیف برداشت نہ کرتے کبھی کسی کو تکلیف نہ دیتے نہ اپنے ہاتھ سے نہ زبان سے کہ نہ معلوم وہ شخص خدا کے ہاں کتنا مقبول ہو۔ ہمیشہ دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھتے۔ کسی محفل میں اگر کسی شخص کی برائی سنتے تو فوراً اسے بھلا دیتے۔ بچوں کو بھی برائی بیان کرنے سے یہ کہہ کر منع کرتے کہ ان کی کوئی اچھائی بیان کرو۔

ان کی عاجزی کا یہ عالم تھا کہ شہادت سے کچھ دن قبل ان کی خالہ زاد بہن ملنے گھر تشریف لائیں۔ اُن کے ڈرائیور کو چائے کی پیالی ٹرے میں رکھ کر دینے خود باہر گئے۔ ڈرائیور فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔ یہ خاموشی سے اس کا انتظار کرتے رہے اور جب وہ فارغ ہوا تو اُسے چائے پیش کر کے اندر آئے۔ وہ غیراز جماعت تھا۔ آپ کی شہادت پر بہت غمزدہ ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے کبھی ان جیسا نیک شخص نہیں دیکھا۔

رشید صاحب جب کسی کے ہاں ملنے جاتے تو ان کو کم سے کم تکلیف دیتے یہاں تک کہ ایک وقت کا کھانا اگر اس گھر سے کھاتے تو دوسرے وقت باہر سے کھانا کھا آتے۔ کبھی خود سے کہہ کر چائے بھی طلب نہ کرتے اور جب کوئی ان کی خواہش پوری کرتا تو نہایت مشکور ہوتے۔

جنوری 2006ء میں ایک ٹرین کے حادثے کا شکار ہوئے۔ بڑی بہن ساتھ تھیں۔ ٹرین کا ڈبہ 50 فٹ گہری کھائی میں جاگرا۔ بہن وفات پاگئیں اور آپ کی ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ آئی۔ لیکن بہت ہمت اور حوصلہ کے ساتھ خود کھائی سے باہر آئے۔ جہلم کے قریب ایک ہسپتال سے فون کیا۔ گھر والے جب آپ تک پہنچے تو دیکھا کہ چہرہ لہولہان تھا۔ مسکرا کر تسلّی دی کہ میں ٹھیک ہوں۔ ہسپتال میں داخل ہوکر بھی اپنی تکلیف کی بجائے چھوٹی بہن کا خیال تھا جو عیادت کے لئے پاس تھیں۔ فکرمندی کا اظہار کیا کہ ابھی تک اُس نے کچھ نہیں کھایا پیا۔ پھر اُسے پاس بلا کر پیسے دیئے کہ جاکر کینٹین سے کچھ کھالو۔

رشید ملک صاحب نے اپنی جان کا نذرانہ بھی خدا کے حضور انتہائی حوصلہ اور صبر کے ساتھ پیش کیا۔ سانحہ کے دوران حالتِ سجدہ میں پاؤں پر گولی لگی۔ گھر والوں کو فون پر بتایا کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ اپنی تکلیف کا ذرّہ بھی اظہار نہ کیا اور اسی حالت میں خدا کے حضور حاضر ہوگئے۔ ان کی شہادت پر اپنوں اور غیروں، ہر ایک نے گہرے دُکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ اکثر کے منہ پر یہی الفاظ تھے کہ ''یہ انسان نہیں فرشتہ تھا۔''

... ❁ ... ❁ ... ❁ ...

مکرم ڈاکٹر محمد اسلم جنجوعہ صاحب

روزنامہ 'الفضل ربوہ' 13/ستمبر 2012ء میں مکرم رانا محمد ظفراللہ صاحب نے اپنے ماموں مکرم ڈاکٹر محمد اسلم جنجوعہ صاحب آف چک 98 شمالی سرگودھا کا مختصر ذکرخیر کیا ہے۔ مرحوم کا ذکرخیر قبل ازیں 6/جون 2014ء کے الفضل انٹرنیشنل کے اسی کالم میں شائع ہوچکا ہے۔

مکرم ڈاکٹر محمد اسلم جنجوعہ صاحب ایک معروف شخصیت تھے۔ سیکرٹری تبلیغ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ غریبوں کے انتہائی ہمدرد تھے۔ سرکاری سکول سے ریٹائرمنٹ لے کر گاؤں میں سکول کھولا ہوا تھا۔ آبادی چونکہ شہر سے دُور تھی اس لئے غریبوں کے لئے گھر پر ہی ڈسپنسری بنائی ہوئی تھی جس میں ہرقسم کا علاج موجود تھا اور دور دور سے آپ کے پاس مریض آتے تھے۔

خدا تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا بھی بہت رکھی تھی۔ کہتے تھے کہ میں کسی کو مٹی بھی دے دوں تو خدا اس میں بھی شفا رکھ دیتا ہے۔ کئی دفعہ صرف پانی کا ٹیکہ لگا دیتے تھے اور مریض اگلے دن ٹھیک ہوکر آ کر آپ سے ملتا تھا۔ 60 سال سے زائد عمر کے بوڑھوں کو مفت ادویات دیتے تھے۔ غرباء کے لئے ایک سایہ دار درخت تھے۔ خاکسار ایک دفعہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک مریض بغیر پیسے دیئے چلا گیا۔ مَیں نے پیچھے سے آواز دی تو مجھے ڈانٹا کہ کیوں بلا رہے ہو؟۔ مَیں نے کہا کہ اُس نے پیسے نہیں دیئے۔ آپ نے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ اس کے پاس پیسے ہیں؟!۔ غریب مریضوں کو مفت دوا کے ساتھ بارہا دودھ وغیرہ کے لئے کچھ پیسے بھی دیا کرتے تھے اور بعض مریضوں کو کرایہ بھی اپنی جیب سے ادا کردیتے۔ انتہائی خفیہ طور پر غریبوں کی مدد کرتے۔ اپنے کلینک کے ساتھ ایک سکول کھولا ہوا تھا جس میں بستہ اور کتابیں مفت دی جاتیں جبکہ غریبوں کے بچوں سے فیس بھی نہ لیتے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو کبھی مالی تنگی نہ دی۔ ہروقت آپ کے کلینک پر لوگوں کا رش لگا رہتا جن کو آپ بڑے احسن پیرایہ میں دعوت الی اللہ بھی کرتے تھے۔ آپ انتہائی ملنسار تھے۔ جب بھی خاکسار آپ کو ربوہ یا کہیں اَور لے کر جاتا تو گاڑی میں پٹرول ڈلوادیتے۔ پھلوں کی جو ٹوکریاں آپ کو بطور تحفہ ملتیں وہ اپنے مختلف عزیزوں کو بھجوادیا کرتے۔ آپ کو اسیرراہ مولیٰ رہنے کی بھی توفیق ملی۔ احمدی ہونے کی وجہ سے اخبارات میں آپ کے خلاف اکثر خبریں شائع ہوتی رہتی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے ہیں۔

... ❁ ... ❁ ... ❁ ...

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27/ستمبر 2012ء میں مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جو جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد واپس گھر پہنچنے کے حوالہ سے کہی گئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

کریں گے رخشاں تر اپنی زمینوں کو آسمانوں کو
کہ رزقِ نُور لے کے پلٹے طائر آشیانوں کو
یہ ایسی بزمِ مَے سے معرفت کے جام پی آئے
جہاں سب بھول جائیں شش جہت کے بادہ خانوں کو
خوشا اُس بزمِ عرفان سے سمیٹے ہم نے بھی گوہر
خوشا ہم جھولیوں میں بھر کے لائے ہیں خزانوں کو
ہم اپنے آقا کی خوشبو کو سینوں میں سمو لائے
جو مہکائے ہمارے آنگنوں کو، دل کے خانوں کو

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

September 21, 2018 – September 27, 2018

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday September 21, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Malfoozat: plague.
00:55	Yassarnal Qur'an
01:25	Inauguration of Baitul Wahid Mosque: Recorded on February 24, 2012.
02:25	In His Own Words
03:00	Spanish Service
03:25	Ashab-e-Ahmad
03:50	Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on September 17, 1996.
04:55	The Life Of Hazrat Imam Hussain (ra)
05:30	Prophecies In The Bible
06:00	Tilawat
06:10	Dars-e-Hadith: respecting the Imam.
06:40	Yassarnal Qur'an
07:10	Beacon Of Truth: Recorded on April 1, 2018.
08:00	Islami Mahino Ka Ta'aruf
09:00	Inauguration Of Baitul Aman Mosque: Recorded on March 04, 2012.
10:00	In His Own Words
10:30	The Prophecy Of Khilafat
11:00	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:50	Attractions Of Australia [R]
14:25	Shotter Shondhane: Rec. January 30, 2016.
15:25	Pakistan National Assembly 1974 [R]
16:30	Friday Sermon [R]
17:35	Noor-e-Mustafwi (saw)
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:25	Beacon Of Truth [R]
19:15	Noor-e-Mustafwi (saw) [R]
19:30	Inauguration Of Baitul Aman Mosque 2012 [R]
20:05	The Prophecy Of Khilafat [R]
20:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Friday Sermon [R]
22:35	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
23:00	Pakistan National Assembly 1974

Saturday September 22, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:40	Masjid Aqsa Qadian
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Inauguration Of Baitul Aman Mosque 2012
02:30	In His Own Words
03:00	Beacon Of Truth
03:50	Dars-e-Hadith
04:25	Friday Sermon
05:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat
06:10	Dars-e-Hadith: charity.
06:35	Al-Tarteel
07:05	Jalsa Salana Germany: Repeat of Flag hoisting ceremony on Jalsa Salana Germany Day 1. Recorded on September 7, 2018.
07:20	Friday Sermon: Recorded on September 7, 2018.
08:20	Jalsa Salana Germany: Repeat of Live Proceedings from Jalsa Salana Germany Day 1. Recorded on September 7, 2018.
10:35	Dua-e-Mustaja'ab
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	LIVE Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Khazain-ul-Mahdi
16:00	LIVE Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:40	Jalsa Salana Germany: Repeat of Flag hoisting ceremony on Jalsa Salana Germany Day 1. Recorded on September 7, 2018.
18:55	Friday Sermon: Recorded on September 7, 2018.
19:55	Jalsa Salana Germany 2018 [R]
22:05	Masjid Mubarak Rabwah
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Khazain-ul-Mahdi [R]

Sunday September 23, 2018

00:10	World News
00:30	Tilawat
01:00	Al-Tarteel
01:30	National Waqfeen-e-Nau Ijtema
02:30	In His Own Words
03:00	Aao Urdu Seekhain
03:25	Open Forum
04:05	Friday Sermon
05:30	Khazain-ul-Mahdi
06:00	Tilawat
06:20	Dars-e-Hadith: 'hospitality'.
06:35	Yassarnal Qur'an
07:05	Jalsa Salana Germany: Repeat of Live Proceedings from Jalsa Salana Germany Day 2. Recorded on September 8, 2018
09:05	Jalsa Salana Germany: Repeat of day 2 proceedings, including an address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His Helper) from the Ladies Jalsa Gah. Recorded on September 8, 2018.
10:50	Jalsa Salana Germany: Repeat of live proceedings of day 2, which includes introduction to Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on September 8, 2018.
11:20	Jalsa Salana Germany: An address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His helper) to German guests. Recorded on September 8, 2018.
12:20	Jalsa Salana Germany: Repeat of Live Proceedings from Jalsa Salana Germany Day 2. Recorded on September 8, 2018
14:20	In His Own Words
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Jalsa Salana Germany 2018 [R]
20:35	Jalsa Salana Germany: Repeat of day 2 proceedings, including an address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His Helper) from the Ladies Jalsa Gah. Recorded on September 8, 2018.
22:20	Jalsa Salana Germany 2018 [R]
22:50	Jalsa Salana Germany: An address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His helper) to German guests. Recorded on September 8, 2018.
23:50	Jalsa Salana Germany 2018 [R]

Monday September 24, 2018

02:30	In His Own Words
04:00	Friday Sermon: Rec. September 21, 2018.
05:30	Roots To Branches
06:00	Tilawat& Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel
06:55	Jalsa Salana Germany: Repeat of live proceedings of day 3. Rec. September 9, 2018.
09:40	Jalsa Salana Gemany: Repeat of live proceedings of day 3, including the Bai'at ceremony and the concluding address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His Helper). Recorded on September 9, 2018.
12:10	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:35	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on October 19, 2012.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Inauguration Of Baitul Atta Mosque: Recorded on March 17, 2012.
15:55	In His Own Words
16:30	International Jama'at News
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Jalsa Salana Germany 2018 [R]
21:15	Jalsa Salana Gemany: Repeat of live proceedings of day 3, including the Bai'at ceremony and the concluding address delivered by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (may Allah be His Helper). Recorded on September 9, 2018.
23:45	Seerat Hazrat Masih Ma'ood (as)

Tuesday September 25, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat& Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Inauguration Of Baitul Atta Mosque 2012
02:30	In His Own Words
03:00	International Jama'at News
03:55	Rencontre Avec Les Francophones
05:00	Seerat Hazrat Masih Ma'ood (as)
05:20	Jalsa Salana Speeches
05:30	Madikeri
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat: the need for the Imam.
06:25	Yassarnal Qur'an
06:50	Liqa Ma'al Arab: Recorded on March 13, 1996.
07:55	Story Time
08:30	What Is Bai'at
08:45	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on December 12, 2015.
09:45	In His Own Words
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:25	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. September 21, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2015 [R]
16:05	In His Own Words [R]
16:35	Pakistan In Perspective [R]
17:05	Islamic Jurisprudence: purpose of marriage in Islam.
17:40	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:30	Rah-e-Huda: Recorded on September 22, 2018.
20:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2015 [R]
21:10	In His Own Words [R]
21:45	Maidane Amal Ki Kahani
22:30	Liqa Ma'al Arab [R]

Wednesday September 26, 2018

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam 2015
02:25	Pakistan In Perspective
03:00	Islamic Jurisprudence
03:35	What Is Bai'at
03:55	Liqa Ma'al Arab
05:15	Urdu Adab Ka Manzar Nama
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel
07:00	Question & Answer Session: Rec. Mar. 26, 1995.
09:00	Huzoor's Jalsa Canada Address To Ladies: Recorded on June 28, 2008.
10:00	The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw)
10:20	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. September 21, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Huzoor's Jalsa Canada Address To Ladies 2008 [R]
16:00	In His Own Words
16:35	Na'atia Mosha'airah
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Lumière Sur Hadiths
19:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Canada Address To Ladies 2008 [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Rohaani Khazaa'in
22:00	Question And Answer Session [R]

Thursday September 27, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Canada Address To Ladies 2008
02:25	In His Own Words
03:00	Na'atia Mosha'airah
04:00	Question And Answer Session
05:30	Rohaani Khazaa'in
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat: oneness of God.
06:25	Yassarnal Qur'an
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. August 18, 1996.
08:05	Islamic Jurisprudence: the significance of the postures in Salat.
08:40	Inauguration Of Baitul Ghafoor Mosque: Recorded on March 18, 2012.
10:00	Tasheez-ul-Azhan
10:20	Qur'an Sab Se Acha
11:00	Japanese Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
12:55	Friday Sermon: Rec. September 21, 2018.
14:00	Live Shotter Shondhane
16:05	Friday Sermon [R]
17:10	Tasheez-ul-Azhan [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
19:00	Open Forum
19:35	Ashab-e-Ahmad
20:05	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words
21:35	Qur'an Sab Se Acha [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30	Prophecies In The Bible

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's (may Allah be his helper) Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603

Fax: (020) 8544 7611

Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 | Friday 21 September 2018 | Issue No. 38

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 52ویں جلسہ سالانہ 2018ء کی مختصر رپورٹ

’احمدیت۔امن کا حصار‘ کے موضوع پر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی تقریر

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عالمی بیعت کی بابرکت اور اثرانگیز تقریب۔

اس سال دنیا بھر میں 129 ممالک سے 300/اقوام سے تعلق رکھنے والے چھ لاکھ سینتالیس ہزار آٹھ صد انہتر (647,869) افراد کی احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت۔

نبی اکرم ﷺ کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے حقیقی مسلمان بننے کے لئے قرآن کریم میں مذکور تین بنیادی برائیوں فحشاء، منکر اور بغی سے بچنے کی نصیحت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب

ناظم رپورٹنگ جلسہ گاہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن

اتوار 5/اگست 2018ء

(حصہ دوم)

اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یُوکے کی ’احمدیت۔امن کا حصار‘ کے موضوع پر انگریزی زبان میں تھی۔

مقرر موصوف نے کہا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد اسلام کی حقیقی تعلیم سے دنیا کو دوبارہ متعارف کروانا اور پوری دنیا کو امّتِ واحدہ بنانا تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں انسان اور اس کے گمشدہ خدا کے درمیان تعلق پیدا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ جہاد بالسیف اب معطل ہے کیونکہ مذہب کی بنیاد پر اب کوئی جنگ نہیں لڑی جارہی۔

مقرر موصوف نے گلوبل پیس انڈیکس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ خراب حالات کی وجہ سے 2017ء میں دنیا کو 14.76 ٹریلین ڈالر کا معاشی نقصان ہوا۔ اور لگاتار چوتھے سال بھی دنیا میں امن و امان کی صورتِ حال بدتر ہوتی نظر آئی۔

مقرر موصوف نے اقوامِ متحدہ میں ویٹو کے ووٹ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امیر المومنین ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے یوروپین پارلیمنٹ والے خطاب میں فرمایا تھا کہ ویٹو کا ووٹ دنیا میں قیامِ امن میں روک بنا ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے اقوامِ متحدہ کے تمام ممالک برابر نہیں رہتے۔ نیز یہ کہ اس ووٹ کا استعمال ہر مرتبہ مظلوم کو ظلم سے بچانے کی خاطر نہیں کیا گیا۔ اکثر اوقات اس ووٹ کی وجہ سے ظالم کو ظلم و استبداد میں مدد دینے کا مکروہ فعل بھی سرزد ہوا۔ اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

مقرر موصوف نے کہا کہ افسوس اس بات کا ہے کہ دنیا میں قیامِ امن کی بے انتہا کوششوں کے باوجود امن کا فقدان ہوتا چلا جارہا ہے۔ اور اس کی وجہ بھی مہدیٔ دوراں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیان فرما گئے ہیں کہ دنیا اپنے خالق کو اور بعث بعد الموت کو بھلا بیٹھی ہے۔

مقرر موصوف نے کہا کہ اس دنیا کو ایک مخلص اور سچے لیڈر کی ضرورت ہے جو دنیا کو امن کی طرف لے جا سکے۔

مقرر موصوف نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے حوالہ سے بتایا کہ اصل اسلام کیا ہے۔ اور جب اسلام کی تعلیمات پر بہت حد تک عمل ہوتا تھا تو معاشرہ کس طرح جنت نظیر بن گیا تھا۔ اور مسلمانوں نے تحقیق اور تصنیف اور تجدید کے میدان میں بہت ترقی کی تھی۔ اور اسلام کی تعلیمات کا بہترین نمونہ ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء ﷺ کی ذاتِ بابرکات میں نظر آتا ہے۔

مقرر موصوف نے مشہور مستشرق خاتون کیرن آرمسٹرانگ کی کتاب سے بھی ایک حوالہ پیش کیا جس میں انہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیمات کی نشاندہی کی تھی۔

مقرر موصوف نے کہا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نوّے کے قریب کتب تصنیف فرمائیں اور ان کتابوں میں انسان کو اس کے خالق سے متعارف کروا کر اس سے تعلق استوار کرنے کی تعلیم دی۔ انہوں نے ذکر کیا کہ انڈیا میں طاعون کے پھیلنے کے بعد جب لوگ دھڑا دھڑ مر رہے تھے تو بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو متنبہ کیا کہ اپنے خدا کو پہچانو اور میری جماعت میں شامل ہو کر حقیقی اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس جماعت میں داخل ہونے کی برکت سے طاعون سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ احمدیت نے ’امن کا حصار‘ ہونے کا ثبوت دیا اور جو کوئی بھی اس جماعت میں سچے دل سے شامل ہوا، طاعون سے محفوظ رہا۔

مقرر موصوف نے مولوی محمد علی صاحب کے بخار میں مبتلا ہونے اور ان کے اس ڈر سے پریشان ہونے کہ انہیں طاعون نہ ہو گیا ہو کا واقعہ بیان کیا۔ نیز یہ بھی بیان کیا کہ کس طرح اللہ کے فضل اور مسیح پاک کے لمس کی برکت سے اس بگڑتے بخار کی حالت اچانک شفایابی سے بدل گئی اور مولوی محمد علی صاحب امن کے حصار کی برکت سے تندرست ہو گئے۔

مقرر موصوف نے حضرت مرزا برکت علی صاحبؓ کے حوالہ سے 1905ء کے ہولناک زلزلہ کا ذکر کیا کہ کس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ایک ہولناک زلزلہ آیا اور تمام احمدی اس زلزلہ میں جانی نقصان سے محفوظ رہے۔

اسی طرح مقرر موصوف نے عبدالکریم کے مشہور واقعہ کا بھی ذکر کیا۔ جسے ایک باؤلے کتے نے کاٹ لیا تھا۔ جب انہیں لاعلاج قرار دے دیا گیا اور کہا گیا کہ nothing can be done for Abdulkarim تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس نوجوان کی علمِ دین کے لئے کاوش سے متاثر ہو کر دعا میں لگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے اس لاعلاج مریض کو شفا سے نوازا۔

مقرر موصوف نے کہا کہ آج جماعت احمدیہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ جماعت کے پاس خلافتِ احمدیہ کی صورت میں عظیم الشان، مخلص اور سچی لیڈر شپ موجود ہے۔ آج ہمارے درمیان حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز موجود ہیں جو 22/اپریل 2003ء کو مسندِ خلافت پر متمکّن ہوئے۔ آپ اس وقت سے اب تک دنیا میں قیامِ امن، باہمی بھائی چارے اور اسلام کی عالمگیر پُرامن تعلیم کا پرچار کر رہے ہیں۔ حضورِ انور دنیا کے بیشتر ممالک کے دورہ جات کر چکے ہیں اور بیشتر ممبرانِ پارلیمنٹ اور پالیسی میکرز سے مخاطب ہو چکے ہیں۔ حضورِ انور کی زندگی کا مشاہدہ کر کے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح خلافتِ احمدیہ ایک نعمت کی صورت ہم میں موجود ہے۔ حضورِ انور کی ذاتِ بابرکات ازخود ایک ’امن کے حصار‘ سے کم نہیں۔ حضور پوری دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے روشناس کروا رہے ہیں۔ حضورِ انور نے 39ویں جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر فرمایا کہ خلافتِ احمدیہ کے قیام کا حقیقی مقصد یہی ہے کہ دنیا کے لوگ اپنے خالقِ حقیقی کو پہچان لیں اور اس کے سامنے جھکنے لگیں نیز یہ کہ دنیا میں امن، محبت اور بھائی چارہ کا دور دورہ ہو۔

....

اس اجلاس کی کارروائی 12 بجکر 37 منٹ پر ختم ہوئی۔

....

عالمی بیعت

اس تقریر کے معًا بعد جلسہ گاہ میں عالمی بیعت کی تقریب کے لئے دنیا بھر سے تشریف لانے والے مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے متعدد زبانیں بولنے والے نومبائع احمدی و دیگر احمدی ایک ترتیب کے ساتھ بیٹھنے لگے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بج کر 10 منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور ’السلام علیکم ورحمۃ اللہ‘ کی دعا دیتے ہوئے سٹیج کے سامنے کشادہ جگہ پر تشریف فرما ہوئے۔

عالمگیر بیعت کا بابرکت سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1993ء میں شروع فرمایا تھا۔ اس لحاظ سے اس سال جلسہ سالانہ یوکے پر ہونے والی 25ویں عالمگیر بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس خصوصی تقریب کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک متبرک کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔

بیعت لینے سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں